باپ

محمد مختار شاہ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

کتاب .... باپ
مصنف .... محمد مختار شاہ
پروف ریڈنگ .... سید محمد نثار گیلانی
بااہتمام .... اصغر علی بٹ
اشاعت اول .... جنوری 2000ء
مطبع .... شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
قیمت .... 150 روپے
10 امریکی ڈالرز
10 سعودی ریال

برقی خط پتہ: mukhtar0786@hotmail.com
ویب: www.islamic-information.com
www.yanabi.com
www.faizanemadina.com

Code: 6M05

گیلانی پبلیکشنز ○ لاہور

سیل: 0300-8489101, 0321-8489101

marfat.com

فہرست

عنوانات	صفحات
ہدیہ بحضور	6
انتساب	7
میرا باپ	8
حمد	11
نعت	12
لفظ باپ اور لغت	13
باپ	14
باپوں کا باپ	16
انگریزوں کا باپ	18
کس کس کو باپ کہہ سکتے ہیں؟	31
ابن الوقت / ابن السبیل	34
انگور کی بیٹی / گناہ کا باپ	35
اللہ باپ ہے؟	36
رب نے قرآن میں باپ کی قسم کھائی	36
باپ افضل کہ ماں؟ / باپ پہلے کہ ماں؟	37
باپ جیسا بھی ہو باپ ہی ہوتا ہے	38
باپ کا طعنہ	39
غریب باپ / باپ کی طرف سے حج	40
باپ کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی	41
باپ جنت کا درمیانی دروازہ	41
اللہ اور باپ	41
باپ کو تیز نظر سے دیکھنا / باپ کے بھائی کی عزت	42
باپ کے دوست کی عزت / باپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت	42
باپ کے فرائض	44
باپ اور جیب خرچ	47
ڈانٹ ڈپٹ	48
باپ بیٹے کو کیوں پسند کرتا ہے؟	52
باپ بیٹی سے نفرت کیوں کرتا ہے؟	53
بیٹی افضل کہ بیٹا؟	54
بیٹی بیٹے سے زیادہ باپ کی خدمت کرتی ہے	55

marfat.com

کیاباپ تمام بچوں سے یکساں پیار کر سکتا ہے؟ 56
باپ کو چاہیے کہ کسی بیٹے کو حقیر نہ سمجھے 57
باپ کی نصیحت / یہ قصور دلواکا ہے 58
باپ نے بیٹے سے کہا 59
باپ سے گذارش 66
باپ کا دل 67
بچے باپ سے دور کیوں رہتے ہیں؟ 68
یہ ایک نیک خصلت باپ کی بیٹی ہے 69
باپ نے مجاہدوں کا دھون بیٹے کو پلایا 70
ابو جی خدا جانے کھانا حلال ہے یا......؟ 70
ابو جی یہ کون لوگ ہیں؟ 73
راحل کا باپ 73
مثالی باپ بیٹا 75
عظیم باپ 76
باپ کی قربانی 78
باپ نے اپنی جان صدقہ دے دی 79
باپ کو بیٹے کے غم نے ختم کر دیا 80
ہم دی ہوئی چیز واپس نہیں لیتے 81
بیٹا باپ سے 50 برس بڑا 81
باپ بیٹے کی قبر سے لپٹ کر رو یا 83
ابراہیم علیہ السلام کا باپ 84
آزر چچا ہے باپ نہیں 86
یہ ضروری نہیں کہ باپ نیک ہو 87
باپ کا قتل 88
باپ بیٹے کی دشمنی 89
باپ سالا / باپ کے منہ پر طمانچہ 90
بیٹا باپ کا دشمن 91
باپ بیٹے کی جنگ / اپنے باپ کی عزت کرو 92
میں نے بھی اسی جگہ باپ کو مارا تھا 93
باپ کی دعا 93
باپ کی خدمت کا اجر 94
اعراف میں کون ہونگے؟ 95
باپ کی وفات کی مبارک......؟ 95

marfat.com

باپ کا بدلہ ... 96
اگر کوئی بیٹا باپ کا بدلہ نہ لے تو وہ حلالی نہیں ... 97
گیارہ لڑکوں کا باپ ... 99
حضورؐ باپ سے بڑھ کر ہیں / تیرا باپ تجھ پہ قربان ... 100
عقلمند باپ ... 102
میرا باپ بھی ہوتا تو قتل کر دیتا ... 103
اباجی آپ سے میرا کوئی تعلق نہیں ... 104
باپ نے تلوار سے سر قلم کر دیا ... 104
اپنے باپ کو سلام کرو ... 105
باپ کی سفارش ... 106
باپ کے کہنے پہ طلاق / میرا باپ عیسائی ہے ... 107
باپ بیٹے کے پیار کی لازوال داستان ... 108
کراؤناس ... 132
اے دیوتا میرے بچے سلامت رہیں ... 132
مردہ میاں بیوی ... 133
باپ ضمانت دیتا ہے ... 134
عجیب باپ ... 135
باپ ماں بن جاتا ہے ... 136
قدیم صوبہ معیر کا باپ / قدیم کچ مکرانی باپ ... 137
آئی یارک کا باپ ... 138
تاڑی باپ / سماٹرا کا باپ ... 139
مل جاوا کا باپ / سوڈانی باپ ... 140
امریکی باپ ... 141
لائسی باپ ... 142
نیوزی لینڈ کا باپ / قدیم چینی باپ ... 143
بدوی باپ ... 144
قدیم ہندوستانی باپ / جاپانی باپ ... 145
روسی باپ / قدیم مصری باپ / پاکستانی باپ ... 146
کونوں باپ ... 147
یااللہ مجھے باپ کے سامنے رسوا نہ کرنا ... 147
باپ کی دعا سے نبوت مل گئی ... 148
کیا آپ جانتے ہیں ... 149
آج کا باپ کل کا بچہ ... 158

marfat.com

ھدیہ بحضور:۔

عظیم باپ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے نام جس کے بیٹے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
جیسا دنیا میں کسی کا بیٹا نہیں ہے۔

marfat.com

انتساب:۔

رضی نیازی صاحب

کے والدگرامی محترم سخی نیازیؒ

صاحب کے نام جن کی تربیت نے انکو

مذہبی رجحانات کا حامل بنایا۔

marfat.com

میر لباپ

(اپنے باپ کی تعریف کرنے کو کس کا دل نہیں چاہتا۔ مگر بیٹا بیان کرے تو کچھ زیادہ یا کم بیان نہ کر دے میرے والد صاحب کا تعارف آپ انہی ہی کی زبانی سنیئے۔)

میرے بیٹے محمد مختار شاہ نے مجھ سے اپنے بارے میں لکھنے کو کہا جو کچھ یاد ہے۔ آپ کی نذر کرتا ہوں۔ میرا نام طالب حسین شاہ ولد غلام حسین شاہؒ ہے اور یہی نام میری جنم پرچی پہ درج ہے۔ میں یکم نومبر **1947**ء کو ملکوال محلہ کوٹلی خورد میں پیدا ہوا۔ میرے والد گرامی غلام حسین شاہ ولد غلام رسول شاہ انگریز دور میں ہی پولیس میں بھرتی ہو گئے۔ ہماری برادری کی اکثریت ملکوال ' **جھمبی** سر گودھا اور بولا میں ہے ملکوال میں سو دو سو گھر ہیں اور یہ تمام سید احمد ولی رحمتہ اللہ کی اولاد ہیں۔ ہمارا شجرہ نسب یہ ہے۔

طالب حسین شاہ بن غلام حسین شاہؒ بن غلام رسول شاہؒ بن چنن شاہؒ بن قاسم شاہؒ بن سید حسن شاہؒ بن سید شاہ محمدؒ بن سید رضا شاہؒ بن سید شمس الدین شاہؒ بن تصور شاہؒ بن عبداللہ شاہؒ بن محمد حنیف شاہؒ بن تقی شاہؒ بن ظہور الحسن شاہؒ بن باغ علی شاہؒ بن سید صالح شاہؒ بن سید عبدالسلام شاہؒ بن سید تاج محمود شاہؒ بن شیخ المشائخ پیر سید احمد ولیؒ بن سید محمد شاہؒ بن سید جعفر شاہؒ بن سید یحیٰی شاہ بن سید اصغر شاہؒ بن سید احمد شاہؒ بن سید ابراہیم شاہؒ بن سید عبدالمحضؒ بن سید حسن مثنیؒ بن سید السادات امام حسن علیہ السلام بن سید السادات حضرت علی علیہ السلام۔

ابتدائی تعلیم میں نے اپنی والدہ ماجدہ سیدہ بی بی سکینہؒ اور دادا حضور سید غلام رسول

marfat.com

شاہؒ سے حاصل کی۔ پھر والد صاحب نے گورنمنٹ رفیع الاسلام ہائی سکول ملکوال میں نویں تک پڑھا پھر دادا نے حکم دیا کہ تم علم دین حاصل کرو۔ چنانچہ میں ابا حضور کی مخالفت کے باوجود اپنی مرکزی مسجد کے خطیب سید عبدالرحمان شاہؒ کے بھائی سید حسین الدین شاہ صاحب کے مدرسہ ضیاء القرآن سبزی منڈی راولپنڈی چلا گیا وہاں کافیہ اور اصول شاشی تک پڑھا۔ پھر میری ملاقات لاہور کے ایک متبحر عالم مجذوب محمد زاہد صدیقی صاحب سے ہوئی جو سید یعقوب شاہ صاحب آف کیرانوالہ کے دوست تھے اور دلو خورد لاہور رہتے تھے۔ میں ان کے ساتھ لاہور چلا گیا وہ خود ہمہ اوست کے قائل تھے مجھ پر بھی مجذوبیت کا غلبہ ہو گیا کہ میں نے ان کی وجہ سے اپنا نام طالب حسین شاہ سے محمد زاہد صدیقی رکھ لیا۔ مجھ سے کوئی میرا نام پوچھتا تو میں یہی بتاتا کہ میں صدیقی ہوں۔ بلھے شاہ قصوری اپنے پیر سے اسقدر محبت کرتے تھے کہ کوئی پوچھتا تو فرماتے میں آرائیں ہوں۔ اب والد صاحب اور ناراض ہو گئے۔ میں گجرات مفتی احمد یار خانؒ کے پاس آ گیا یہاں میں نے تمام مروجہ کتب پڑھ ڈالیں۔ یہاں میں نے خود کو چھپا لیا مجھے کوئی نہ جانتا تھا کہ یہ ملکوال کا رہنے والا ہے۔ یہاں کچھ دیر خطابت کی پھر والد صاحب راضی ہو گئے فرمانے لگے لوگ سمجھتے ہیں تم صدیقی ہو حالانکہ یہ نام تو تم نے استادوں کی وجہ سے رکھا ہے۔ سید لکھا کرو تا کہ پتا چلا کہ صدیقی تمہارا تخلص ہے اور تمہاری ذات سید ہے۔ چنانچہ میں نے لکھنا شروع کیا تو لوگوں نے پراپیگنڈہ شروع کر دیا۔ یہ صدیقی ہے ساتھ سید کیوں لکھتا ہے ؟ اسی طرح مخالفوں نے خوب دل کی بھڑاس نکالی۔ گجرات سے فراغت کے بعد میں لاہور آ گیا یہاں جامع نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی اور مفتی محمد حسین نعیمیؒ سے بھی استفادہ کیا۔ وہاں سے درس نظامی کی سند لی۔ گڑھی شاہو میں ہی میرا بیٹا محمد مختار شاہ 1968ء میں پیدا ہوا۔ بعد فراغت درس نظامی

marfat.com

میں نے میٹرک شبلی کالج سے کیا۔ گورنمنٹ کالج،سول لائنز سے بی اے کیا۔ پنجاب سے ماسٹرز کیا۔ قاضی کورس کے دوران غزالی زماں علامہ سید سعید احمد کاظمیؒ سے اسباق پڑھے۔ جب سیالکوٹ جمعہ پڑھاتا تھا تو جمیعت العلماء پاکستان کا ضلع سیالکوٹ میں نائب صدر تھا۔ پھر لاہور خطابات شروع کئے تو نوابزادہ نصر اللہ خان کی P.D.P پاکستان ڈیموکریٹک پارٹی کا جوائنٹ سیکرٹری رہا۔

آٹھ سال تک پاک کالج اچھرہ میں بی اے کو انگلش اور اسلامیات پڑھاتا رہا۔

میں بھی لاہور جمعہ کے روز تین مساجد میں تقریر کرتا تھا۔ میرا بیٹا محمد مختار شاہ بھی تین مساجد میں تقریر کرتا ہے۔ لیکن حیران ہوں چھوٹے سے شہر میں قریب قریب مساجد میں خطبہ دیتا ہے اور لوگوں کا جم غفیر ہوتا ہے۔ یہ سب اللہ کا کرم ہے۔ مجھے فخر ہے۔ اپنے بیٹے پہ یہ بہت سی کتب کا مصنف بھی ہے اور اب تو اللہ کے فضل و کرم سے بیرون ممالک بھی تبلیغ کرنے جاتا ہے اگست 1996ء میں ایران۔ نومبر 1998ء میں سعودی عرب اور جون 1999ء میں امریکہ اور اکتوبر 1999ء میں دوبارہ سعودی عرب اور دوبئی گیا۔ اب 2000ء میں اللہ کے فضل و کرم سے دوبئی تبلیغ کے لئے اور سعودی عرب حج کے لئے جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے بچوں کو عالم دین بنائے

(آمین)

marfat.com

حمد

حمد و ثناء اللہ کی جو ہمارے باپ کا خالق ہے۔ جس
نے ہمارے باپ کو اور ہمیں مسلمان بنایا۔ جس نے ماں باپ
کو اپنی صفتِ ربوبیتؐ کا مظہر بنایا۔ وہ اللہ جس نے ہماری
نسل ایک نبی سے چلائی۔ یعنی ابو البشر کو مقامِ نبوت پہ فائز
کیا۔ جس نے ہمارے باپ آدم کے آگے فرشتوں کو جھکایا۔
اور ہمیں یہ حکم سُنایا

وقَضٰی ربُّکَ اَلّا تعبُدُوْا اِلّا اِیّاہ، وَبِالوَالِدینِ اِحْسَاناً

☆☆☆☆

marfat.com

نعت

صلوٰۃ و سلام اُس ذاتِ بابرکات پر جنھوں نے اپنی
اُمت کی باپ سے بھی بڑھ کے تربیت کی جنھوں نے اپنی
امت کو باپ کے درجات سے آگاہ کیا جنھوں نے بچیوں
کے باپوں کے درجات بلند فرمائے۔ جن کی وجہ سے باپ
بچیوں کے قتل جیسے گھناؤنے جرم سے رک گئے۔ صلوٰۃ و
سلام اُس ذات پر جن کو رب نے بچیوں کا حقیقی باپ بنایا۔

marfat.com

لفظ باپ اور لغت :۔

باپ کو عربی زبان میں "اب" کہتے ہیں یہ لفظ قرآن مجید میں مختلف اعراب کے ساتھ **119** مرتبہ آیا ہے۔ "اب" کی جمع "آباء" ہے اور یہ قرآن مجید میں **64** مرتبہ آئی ہے۔ "اب کا حقیقی معنی "والد" ہے لیکن مجازی طور پر اسے بھی "اب" کہہ دیتے ہیں جو

کسی شے کی ایجاد، ظہور یا اصلاح کا سبب بنے۔ (المفردات)

ا۔ مصلح	حضور ﷺ کو ابوہ کہتے ہیں
۲۔ ظہور	ابوالحرب (جنگ بھڑکانے والا)
۳۔ موجد	ابوان (ماں باپ)

مزید مثالیں ملاحظہ ہوں۔

ابو مَثْویٰ	(میزان)	ابو جامع	(دستر خوان)
ابو البَشَرْ	(آدم علیہ السلام)	ابو عَوْن	(نمک)
ابو عَذْرُ المِرْاۃ	(شوہر)	ابو الیَقْظَان	(مرغا)
ابو یَحْیٰ	(ملک الموت)	ابو مُرّۃ	(شیطان)
ابو مَرِیْنا	(مچھلی)		

(المنجد صفحہ 46)

marfat.com

باپ ؟ :۔

یہ تین حرفی لفظ ہے۔ یہ تین حرف نہ ہوں تو بچے کیلئے ایک حرف سیکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی ہستی اسے حرف آشنا کرتی ہے تاکہ اس کی زندگی پر حرف نہ آئے پھر وہ حرف شناس بن جاتا ہے۔باپ نہ ہو تو وہ حرف ناشنوا بن جائے۔ حرف گیری اور حرف اندازی سے یہی بچاتا ہے۔ یہ تین حرف نہ ہوں تو تم سے حرف نہ اٹھ سکے اور حرف و حکایت خوبصورت نہ ہو تو حرف آتا ہے۔ ان تین حرفوں کی عزت کرو ورنہ تم حرفِ غُدبَہ بن جاؤ گے‘ لفظ ماں اور باپ کے تین تین حرف ہیں‘ مگر بچہ ایک حرف آگے ہی ہوتا ہے۔

(ب + چ + چ + ہ = بچہ)

باپ گھر کی عمارت کا دروازہ ہے۔

باپ گھر کی عمارت کا ستون ہے۔

باپ گھر کی عمارت کی چھت ہے۔

دروازہ نہ ہو تو گھر میں کتے اور چور داخل ہو جاتے ہیں۔

چھت نہ ہو تو گھر بدلتے موسم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ستون نہ ہو تو چھت کے گرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

ہر زندہ شے کا باپ ہوتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے خَلَقَ کُلَّ شَیئِِ زَوجَین ”ہر شے کا (نر و مادہ) جوڑا بنایا“ یعنی پودوں کے بھی نر و مادہ ہوتے ہیں اور پھل پھول انکے ملاپ ہی سے لگتے ہیں اور جانوروں کے تو ماں باپ ہوتے ہی ہیں۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ پرندوں‘ درندوں‘ خزندوں‘ چرندوں اور انسانوں میں سے ہر ایک بچے کا باپ ہوتا ہے لیکن واحد انسان کا باپ ہے جو ان سب میں سے زیادہ عرصہ تک اپنے بچے کی دیکھ بھال کرتا

marfat.com

ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ مرتے دم تک۔ انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوق میں سے کچھ تو پیدائش سے پہلے ہی دور ہو جاتے ہیں۔ "کچھ"۔ کچھ عرصہ ساتھ رہتے ہیں جونہی وہ اڑنے یا چلنے کے قابل ہوئے تو یہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اب ان کا اولاد سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن انسان کا باپ جب تک مر نہیں جاتا۔ اولاد ہی کا خیال رکھتا ہے۔ جب تک باپ زندہ رہتا ہے اولاد کا دکھ سہتا ہے۔ باپ HOME STATE کا صدر بھی ہوتا ہے اور وزیر خزانہ بھی جس کی جیب سے بیوی اور بچوں کا خرچہ چلتا ہے۔ اس لئے فرانسیسی کہاوت ہے۔

A father is a banker provided by nature

باپ سورج کی مانند ہے۔ سورج گرم تو ہوتا ہے مگر نہ ہو تو اندھیرہ چھا جاتا ہے فصلیں کچی رہ جاتی ہیں۔ باپ کے مر جانے سے بھی گھر مشکلات کے اندھیرے میں گھر جاتا ہے۔ باپ کی سختی صرف بچوں کو پختہ کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے کہ اس نے ماں باپ میں سے اکثر باپ کو سخت طبیعت کا بنایا اگر ایسا نہ ہوتا تو بچے بےخوف و خطر شیطان کے پھندے میں پھنس جاتے۔ ماں کو چاند کی طرح ٹھنڈا اور باپ کو سورج کی طرح گرم۔ جس طرح ہماری زمین کا ایک ہی سورج اور ایک ہی چاند ہے۔ اسی طرح ہم میں سے ہر بچے کا ایک ہی حقیقی باپ ہے اور ایک ہی حقیقی ماں ہے۔ ماں چاند ہے تو باپ سورج۔ اور یہ بات تو آپ جانتے ہی ہیں کہ چاند سورج ہی سے روشنی لیتا ہے۔ ماں جنت ہے تو باپ دروازہ۔ ماں جنم دیتی ہے تو باپ زندگی دیتا ہے۔ ماں چلنا سکھاتی ہے تو باپ دوڑنا سکھاتا ہے۔ ماں کھڑا ہونا سکھاتی ہے تو باپ کھڑا رہنا سکھاتا ہے۔ ماں بچے کی حفاظت کرتی ہے تو باپ دونوں کی حفاظت کرتا ہے۔ ماں گھر سجاتی ہے تو باپ بناتا ہے۔ ماں کی گود مدرسہ ہے تو باپ عمارت ہے۔ ماں استاد ہے تو باپ ہیڈ ماسٹر۔ ماں کے قدموں تلے جنت ہے تو باپ ہی اسے جنت دیتا ہے۔

marfat.com

باپوں کا باپ :۔

مسلمانوں کے نزدیک تمام انسانوں کا باپ انسان ہی ہے۔

ساری نسل انسانی اسی سے چلی۔ اس کا نام آدمؑ اور اسے رب نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔

اس پہلے انسان کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے بنایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا و بدء خلق الانسان من طین ( )

تخلیق انسانی کی ابتداء مٹی سے ہوئی۔ مٹی سے شے بنانی ہو تو چار مدارج ہونگے۔

ا۔ سوکھی مٹی۔ ۲۔ گیلی مٹی۔ ۳۔ گوندھی ہوئی چکنی مٹی۔ ۴۔ بن جانے کے بعد کھنکھناتی ہوئی جھنگ مٹی۔ پہلے باپ کی تخلیق میں چاروں مدارج کا ذکر کیا۔

ا۔ صرف مٹی کا ذکر کیا

اِنَّ مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خَلَقَہ' مِنْ تراب (آل عمران 59) "آدم کو تراب سے پیدا کیا"

۲۔ گیلی مٹی کا ذکر کیا

طین پانی میں ملی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں (المفردات)

اذ قال ربك للملئكة انی خالق بشر من طین

"تمہارے رب نے کہا فرشتوں سے میں ایک بشر کو گارے سے پیدا کرنے والا ہوں" (ص ۷۱)

۳۔ گوندھی ہوئی چکنی مٹی

انا خلقنا ھم من طین لازب (صافات)

"ہم نے انکو چپکتے گارے سے پیدا کیا"

۴۔ چکنی مٹی سے تم ہر طرح کی شے بنا سکتے ہو بن جانے کے بعد وہ سوکھنے پہ

marfat.com

کھنکھناتی مٹی کی طرح ہو جاتی ہے۔ اس حالت کا یوں ذکر کیا۔

ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حمإ مسنون

"ہم نے انسان کو کھنکھاتے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے" (حجر ۲٦)

اب آپ کو آیات میں پہلے باپ کی تخلیق کے ذکر میں مختلف الفاظ آنے پر پریشانی نہیں ہوگی کہ کبھی تو کہا تراب سے پیدا کیا کبھی طین کہا کبھی طین لازب کہا اور کبھی صلصال کہا۔ سب سے پہلے عزرائیل علیہ السلام کے ہاتھوں مٹی منگوائی۔ اس پر پانی ڈالا پھر اسے گوندھ کر لیس دار بنایا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے کالب بنایا اور یہ کام جنت میں ہوا۔ مسند امام احمد جلد سوئم صفحہ 229 پہ ہے حضور ﷺ نے فرمایا۔ **لما صور الله آدم فی الجنة ترکه ماشاء الله**۔ ترجمہ :۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کا کالب جنت میں بنایا تو کچھ عرصہ چھوڑے رکھا" پھر اپنی روح پھونکی تو اس میں حرکت پیدا ہو گئی اس کا نام آدم رکھا۔ لفظ آدم قرآن مجید میں 25 مرتبہ آیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پہلے باپ کو خود علم سکھایا۔ اشیاء کے نام سکھائے۔ پہلا انسان ہی مہذب اور تعلیم یافتہ تھا اللہ نے اسے اپنا نائب بنایا اور فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پہلے باپ کی شکل وصورت کیسی تھی؟ ہمارے پاس فرمان مصطفی ﷺ ہے آپ اس سے اندازہ لگالیں۔ تہذیب الاسماء واللغات کی جلد اول صفحہ 96 پہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ **آنا اشبه الناس بابی آدم**۔ ترجمہ :"میں تمام لوگوں میں اپنے باپ آدمؑ سے زیادہ مشابہ ہوں" حضور ﷺ کا حلیہ مبارک تاریخ کی مستند کتب میں موجود ہے آپ حضور ﷺ کے حلیہ مبارک میں آدم علیہ السلام کی جھلک دیکھ سکتے ہیں۔ نہ معلوم کتنا عرصہ یہ باپوں کا باپ جنت میں سیر کرتا رہا پھر انکی

marfat.com

تنہائی کو دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس اکیلی جان سے ایک اور ہستی کو پیدا کیا۔

انگریزوں کا باپ :۔

انگریزوں نے تمام انسانوں کو بندر کی اولاد بنایا ہے وہ کیسے ؟۔ تحقیق غور سے پڑھیے **1884**ء میں ایک کمیشن تشکیل دیا۔ جس کا مقصد "زندگی کیسے شروع ہوئی" کا حتمی جواب حاصل کرنا تھا۔ جہاں اور بہت سے سائنسدانوں کے دلائل پر غور کیا گیا وہاں خاص طور پر لوئی پاسچر اور پوشے کے دلائل غور سے سنے گئے اور کمیشن اس نتیجے پر پہنچا۔ "ابتدائی جانداروں کی نسل بے جان غیر نامیاتی مادہ سے وجود میں آئی البتہ ایک عرصہ کے بعد یہ طریقہ پیدائش ختم ہو گیا اور اب زندگی ہی زندگی کو جنم دیتی ہے"

20ویں صدی کے ابتداء میں یہ سوال اُٹھا کہ وہ کونسے عوامل تھے جن کے ذریعے مردہ غیر نامیاتی مادہ زندگی میں تبدیل ہوا۔

جواب :۔ جب زمین پر ہزاروں سال تک بارشیں ہوتی رہیں نتیجتاً سمندروں نے جنم لیا۔ فضا کی میتھین اور امونیا گیس بھی سمندروں میں جمع ہو گئی۔ پھر ایمونیا گیس کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس میتھین گیس اور پانی پر الٹراوائلٹ اور کاسموس شعاعوں کی بمباری سے امینو ایسڈز کے مرکبات وجود میں آئے جو زندگی کے ابتدائی بلڈنگ بلاکس ہیں۔

امینو ایسڈز میں نمی اور شعاعوں کے عمل سے تبدیلیاں آئیں تو شوگر کے مرکبات وجود میں آئے آکسیجن، ھائیڈروجن، نائیٹروجن اور کاربن کے ہزارھا ایٹموں کے اجتماع سے پروٹینز کو وجود ملا۔ پروٹینز کے پیچیدہ مرکبات نے نیوکلیک ایسڈز کی شکلیں اختیار کیں۔ مختلف نیوکلیک ایسڈز کے مجموعے نے زندگی کا وہ نیوکلیک تیار کیا جس میں خود افزدگی کی صلاحیتیں موجود تھیں۔

marfat.com

دنیا میں سب سے پہلے آبی نباتات نے زندگی کی شکل اختیار کی حیات و موت کا عمل شروع ہوا پرانے پودے مرتے گئے اور نئے نئے پودے پیدا ہوتے گئے 80 کروڑ سال تک پودوں میں ارتقا ہوتا رہا۔ پھر سمندر کے اندر جراثیم پیدا ہوئے اور کچھ متنفس پودے سمندر میں پیدا ہوئے اور یہی پودے بعد میں مرجان اور کینچوے کی شکل اختیار کر گئے۔ سمندری کائی۔ بے ریڑھ اور رنگینے والے جانور وجود پذیر ہوئے ان آبی جانوروں نے آہستہ آہستہ پانی کے کناروں اور سمندر کے ساحلوں پہ بیٹھ کر زندگی کے کچھ لمحات گزارنے کی صلاحیت پیدا کی۔ یہ جانور 65 کروڑ سال تک ارتقاء کے منازل طے کرتے رہے۔ ان جانداروں کو جب ہوا نے براہ راست تقویت دی تو ان کے ارتقاء کی رفتار تیز ہو گئی تو مونگے۔ سوسن۔ اسفنج۔ شکم پائے۔ بازو پائے جیسے جانور نمودار ہوئے اور سمندروں میں جانداروں کا ایک جہان آباد ہو گیا۔ 25 کروڑ سال تک یہ ارتقاء کے منازل طے کرتے رہے سب سے پہلا جانور جو خشکی پر بھی رہنے کی صلاحیت رکھتا تھا وہ "جل تھیلا" تھا۔ یہ سمندر میں بھی رہتا تھا اور خشکی پر بھی' سمندری جانورں کے باہمی اختلاط سے بہت سے نئے نئے جانوروں نے جنم لیا۔

ان میں رینگنے والے جانور بھی تھے اسی دور میں ایسے جانور بھی پیدا ہوئے۔ جو پانی پہ تیرتے تھے کچھ ایسی مچھلیاں تھیں جو ہوا میں اڑتی تھیں۔ پروں والے جانوروں کی افزائش ہوئی تو پرندے عام ہوئے۔ بعد ازاں سب سے اہم جانور جو زمین پہ نمودار ہوا وہ (MAMMEL) تھا۔ ایک بہت بڑا پستان دار جانور اور یہ جانور اپنے نر کے محتاج تھے۔ یوں زمین پہ جانوروں کی زندگی کا آغاز ہوا

انسان :۔ (MAN)

انسان پوری کائنات میں سب سے زیادہ افضل اور اشرف مخلوق ہے۔ حیوانات

marfat.com

میں سب سے زیادہ ممتاز حیثیت کا مالک ہے۔ ڈارون کا نظریہ ہے کہ انسان پہلے اپنی موجودہ صورت میں نہیں تھا وہ انسان کی نسل بندر سے چلاتے ہیں ان کے نزدیک انسان مندرجہ ذیل منازل سے گزرا ہے۔

1: پلوپیتھکس :- PLIOPTHECUS

یہ بہت ابتدائی بندروں میں سے ہے۔ اس کی بیرونی ساخت یعنی خدوخال جدید دور کے Gibbon سے کافی ملتے جلتے ہیں۔ Gibbon موجودہ دور کے بندر کی وہ قسم ہے۔ جس کے بازو عام بندر سے سائز میں کافی لمبے ہوتے ہیں Gibbon کی نسبت انکے بازو لمبائی میں کچھ زیادہ عدم توازن کے شکار نہ تھے۔ دانتوں اور کھوپڑی کی ساخت کی بنا پر درجہ بندی کے اعتبار سے اس کو Gibbon نسل کے آباؤ اجداد میں رکھا جاتا ہے۔ یہ صرف ایک درخت سے دوسرے درخت تک چھلانگ لگانے میں مخصوص تھے۔

2: پروقنصل :- PROCONSUL

APE بندر کی اس نسل کو کہتے ہیں جس کی دم نہیں ہوتی اور جو انسانوں کی طرح چل پھر سکتا ہے۔ جیسا کہ گوریلا یا چمپینزی۔ بچے کچھے ٹکڑوں اور تقریباً ایک مکمل ڈھانچے کی دریافت سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ PROCONSUL بہت ہی ابتدائی درجہ کے APE تھے۔ یعنی موجودہ دور کے گوریلا کے آباؤاجداد کے آثار PROCONSUL میں ملے ہیں۔

3: ڈرائیوپیتھی کس :- Dryo Pithecus

ان کا مکمل ڈھانچہ تو دریافت نہ ہو سکا۔ صرف

marfat.com

یورپ، شمالی ہندوستان اور چین میں کھدائی کے دوران جبڑے اور دانت ملے ہیں اور انہی سے ان کا کچھ نامکمل سا پتہ چلتا ہے۔

4: اوریوپیتھی کس :۔ Oreo Pithecus

ان کا شمار انسان کے شجرہ نسب کے قریب ترین شاخ کے طور پر کر سکتے ہیں ان کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا قد تقریباً چار فٹ اور ان کا وزن 80 پونڈ کے قریب تھا۔ اسکے دانتوں اور Pelvis کا مطالعہ کرتے ہوئے سائنسدانوں نے اسے انسان کے آباؤ اجداد کا درجہ دیا ہے۔ یہ منحرف شدہ APES تھے آپ یوں کہہ سکتے ہیں APES کی بہتر شکل۔

5: راماپیتھی کس :۔ Rama Pithecus

اس انسان نما بندر یا بندر نما انسان کا زمانہ تقریباً 70 لاکھ سال قبل مسیح مانا جاتا ہے۔ انکو اس زنجیر کی پہلی کڑی سمجھا جا سکتا ہے۔ جس کی آخری کڑی موجودہ دور کا انسان ہے۔ اس نوع کا کوئی ڈھانچہ نہیں مل سکا۔ جس کی بنا پر اس کے جسم کا صحیح تعین کیا جا سکتا ہے۔ ہاں البتہ اب تک صرف جبڑوں اور دانتوں کے کچھ جزئی رکازات یا FOSSIL FRAGMENTS ہی مل سکے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دو پیروں پر چلنے کی تبدیلی اسی نوع سے شروع ہوئی۔

آسٹرالوپیتھی کس :۔ Australo Pithecus

لاطینی زبان میں اس کے معنی جنوبی بندر کے ہیں کیونکہ اس کی دریافت پہلی بار افریقہ میں ہوئی تھی۔ اس نوع کی یہ خصوصیت تھی کہ یہ واضح طور پر دو پیروں پہ چلتی تھی اس کا د 9 ملین سال قبل بتایا جاتا ہے۔ اس قسم کو

marfat.com

بن مانسوں کی اعلیٰ اقسام اور انسان کے درمیان ایک سرحد کے طور پر مانا جاتا ہے۔ زمین پر رہنا سیکھا یعنی جنگلوں سے نکلے یہ پتھر کے اوزار بنانا جانتے تھے۔

7: پیرن تھراپس :۔ Paran Thropus

اپنے سیدھا کھڑے ہونے اور انسانی خدو خال کے باوجود PARAN THROPUS انسان کی موروثیت میں ارتقاء کے عمل کی آخری حد کو ظاہر کرتے ہیں۔ ایک سبزی خور جس کو اس کے بڑے بڑے جبڑوں اور پیسنے والے دانتوں سے پہچانا گیا۔ اس کا مقابلہ ترقی یافتہ AUSTRALO PITHECUS سے کیا جا سکتا ہے جو غالباً بہت جلد ناپید ہو گئے تھے۔

اڈوانس آسٹرالوپیتھی کس :۔ Advanced AustraloPithecus

ان کو کھوپڑی کے سائز کی بنا پر ابتدائی AustraloPithecus سے ممتاز کیا جا سکتا ہے۔ ترقی یافتہ اسٹرالوپیتھی کس Paran Thropus کے ہمعصر تھے۔ قدیم اوزار ان دونوں کے ساتھ پائے گئے ہیں۔ یہ کوئی خاص طرز زندگی اختیار نہ کر سکے اور جو اوزار اور Tools ملے ہیں وہ بھی خام حالت میں ہیں۔

8: ھوموئیرکٹس :۔ HOMO ERECTUS

اس کے لغوی معنی ہیں سیدھا ہو کر چلنے والا انسان HOMO "انسان" ERECTUS سیدھا چلنے والا۔ یہ قسم دو لاکھ سال پہلے پائی گئی ہے آج کل بالکل معدوم ہے۔ اس کی کھوپڑی کچھ محراب نما اور پیشانی سکڑی ہوئی نوکدار تھی۔ اس کا چہرہ لمبا اور دانت بڑے بڑے تھے۔ یہ انسان کی قریبی پیشرو قسم ہے۔ دریافت شدہ

marfat.com

قدیم شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اجتماعی سماجی زندگی گزارتے تھے اور آگ کا استعمال انکو آتا تھا۔

9 : ارلی ھوموسپی ینس :۔ EARLY HOMO SAPIENS

اس کا معنی ذہین انسان۔ یہ وہ جنس ونوع ہے جس سے موجودہ انسان تعلق رکھتے ہیں اور اس سے منسوب ہونے والے انسان احفوری آثار قریب قریب ساڑھے تین لاکھ سال پرانے ہیں۔ یہ ذہین مخلوق دوسرے حیوانات اور سابقہ انسانی انواع سے چند خصوصیات اور عادات میں ممتاز ہے۔ مثلاً دو پیروں پر چلنے کی چال۔ دماغی مقدار 1350 مکعب سنٹی میٹر اونچی پیشانی چھوٹے دانت اور جبڑے ' برائے نام ٹھوڑی۔ کہتے ہیں کہ یہ تعمیر کے کام سے واقف تھا زبان اور تحریر وغیرہ کی علامتوں کا استعمال کرنے کی قابلیت تھی۔

10 : سولومین :۔ SOLO MAN

انسان کے شجرہ نسب کی ایک ناپید شدہ شاخ solo ہے۔ اس کے بارے میں اندازہ ان Fossil سے لگایا گیا ہے جو Java سے ملے ہیں۔ یہ Fossil کھوپڑی کے چند ٹکڑوں اور پنڈلی کی دو ھڈیوں پر مشتمل ہیں یہ Fossil ظاہر کرتے ہیں ہ کہ Solo کے بازو اور ٹانگوں کی ہڈیاں کافی ترقی یافتہ اور جدید دور سے ملتی جلتی ہیں۔ لیکن جہاں تک کھوپڑی کا تعلق ہے وہ جدید انسان کی نسبت زیادہ وزنی اور زیادہ موٹی تھی اور بھنویں کافی موٹی تھیں جبکہ پیشانی ڈھلوان کی طرح تھی۔

11: RTTODESIAN MAN

یہ انسان کی ناپید شدہ ایک اور نسل ہے ان کی آماجگاہ افریقہ تھی یہ Homo

marfat.com

Erectus کی نسبت اچھے خاصے جسمانی خدوخال کے حامل تھے۔ لیکن ان لوگوں کی نسبت خاصے قدیم ہیں جنہوں نے جھاڑیوں کو اپنا مسکن بنایا تھا۔

12 : نینڈر تھل انسان :۔ NEANDERTHAL MAN

نینڈر تھل انسان سے تہذیب کا آغاز ہوتا ہے۔

یہ نہ صرف شکاری تھا بلکہ اہم بات یہ ہے کہ وہ زندگی اور موت کے بارے میں شعور بھی رکھتا تھا یہ ہتھیار ساز تھا۔ جو تقریباً ایک لاکھ دس ہزار سال پہلے نمودار ہوا۔ یہ مختلف اوزار بناتا تھا۔ مثلاً لکڑی بھگو کر اور اس کو آگ میں تپا کر بعض ہتھیار تیار کرتا تھا۔ Hand Axes چاقو knives اور Choppers بھی بناتا تھا انکے مرد شکار کیلئے نکلتے تھے اور عورتیں گھروں میں رہتی تھیں۔

13 : کرومیگنن انسان :۔ CRO-MAGNON MAN

مکمل طور پر جدید انسان غالباً 35 ہزار سال پہلے

ظاہر ہوا جس کا اولین نمائندہ کرومیگنن انسان ہے۔ ان کے سر لمبے پیشانیاں چھوٹی، چہرے بہت چوڑے، آنکھیں گہرائی میں اور قد لمبا تھا یہ اپنے مورثوں کی طرح شکار کرتا اور گروہ کی شکل میں رہتا تھا یہ غذا کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے تھے۔

14 : ماڈرن انسان :۔ MODERN MAN

جسمانی اعتبار سے جدید انسان -Cromag

nen سے کچھ مختلف وہ چیز جو ان دونوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا سبب بن سکتی ہے وہ ثقافت ہے یہ سب سیکھنے کے بعد کہ خوراک کس طرح اگائی جا سکتی ہے اور پالتو جانوروں کو کیسے رکھا جاتا ہے۔ جدید انسان اس قابل ہو گیا کہ وہ اپنا خانہ بدوشانہ طرز زندگی ترک

marfat.com

کردے اور اپنے لئے مستقل رہائش گاہیں بنالے اور اس طرح متمدن دنیابن گئی۔

تبصرہ :۔

1809-1882ڈاردن کو یقین تھاکہ زندگی ایک ارتقائی عمل ہے۔
کیڑے مکوڑے اعضاء میں ترقیاتی تبدیلیاں کرتے کرتے بکری بن گئے وغیرہ وغیرہ
چارلس ڈارونے 1859ء میں اپنی کتاب "THE ORIGIN OF SPECIES" میں
رائے پیش کی کہ زندگی کی تمام موجودہ اشکال ترقی کرتے کرتے یہاں تک پہنچی ہیں۔بس
پھر کیا تھا یہودیوں نے اس نظریہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا دہ تو یہی چاہتے ہیں کہ دنیا میں لوگ
کسی خدا کو نہ مانیں۔ یہی سمجھیں کہ سب کچھ خود بخود اور اتفاقیہ ہی ہو رہا ہے۔ چنانچہ
سائنسدانوں نے چٹانیں کھودنا شروع کردیں۔ کہیں سے مرے ہوئے بندر کا دانت ملا۔
کہیں سے جبڑے کا ٹکڑا ملا ۔ کہیں سے پنڈلی کی ہڈی ملی۔ بس ان کو جوڑ کر ایک کہانی بنا
دی کہ انسان بندر کی ترقیاتی شکل ہے۔

چارلس ڈارون کے نظریہ پہ میں کیا تبصرہ کروں انکے اپنے ہی قبیلے کے لوگوں
سے سنیئے اور دھنیئے۔

The Encyclopaedia Of Ignorance P-234 - (1978)

اس میں **"THE FALLACIES OF EVOLUTION THEORY"** کے

عنوان کے تحت صاحب مضمون **Tomlin** لکھتے ہیں۔

1:-The present impasse in evolutionary thinking Productive of so many fallacies, is due chiefly to the intervention of bilogical fact in terms out of date physical theory.

2:- A Biologist Ihardin says in his book.

"THE PHENOMENON OF MAN"

.... No amount of historical research will ever reveal the details of this story unless the science of the tomorrow is

marfat.com

able to reconstruct the process in the laboratory we shall probably never find any material westage of its emergence of the microscopic from the molecular, of the organic form to the chemical of the living from the preliving.

اس کہانی (نظریہ ارتقاء) کی تفصیلات ہمیں کبھی حاصل نہیں ہو سکتیں۔ خواہ اس باب میں تاریخی نوعیت کی تحقیقات کتنی ہی کیوں نہ کی جائیں۔ جب تک کہ مستقبل کی سائنس لیبارٹری اس عمل کو دھرانے کے قابل نہ بن جائے۔ ہم شاید اس سلسلے میں کوئی ادنی مادی دلیل بھی نہ پا سکیں کہ ایک دوربینی جرثومہ ایک سالمے سے کس طرح وجود میں آیا۔ ایک مخصوص شے سے کس طرح ایک غیر عضوی شے نمود ہو گئی اور ایک جاندار ما قبل جاندار سے کس طرح ظہور پذیر ہوا۔

3 :۔ فرانس کے مشہور محقق دونوائے **DU-NOUY** اپنی کتاب **HUMAN DESTINY** میں فرماتے ہیں

کسی معجزہ کا وجود تسلیم کئے بغیر آغاز زندگی کی توجیہہ ناممکن ہے کیونکہ اتفاقیہ طور پر مختلف عناصر کا ایک خاص ترتیب کے ساتھ اکٹھا ہو کر محض ایک ہو کر محض ایک سالمے کو تشکیل دینے کے لئے زمین کی موجودہ پوری عمر ناکافی ہے۔

4 :۔ ایک مشہور محقق ڈاکٹر اسموو **Dr. Asimov** فرماتے ہیں۔

Without DNA. Living organisms could not reproduce an d life as we know it could not have start d. All the substances of living matter enzymes and all the others, whose prodction is catalysed by enzymes depend in the last analysis on DNA. How thendid D.N.A an d life start? This is a question that science has always hesitated to ask, Because the origin of life has been bound up with religious belief ever more strongly than has the origin of the earth an d the universe It is still dealt with only hesitantly and apologetically.

بغیر ڈی این اے کے زندہ جسمے دوبارہ وجود میں نہیں آسکتے اور زندگی ۔۔۔ سکا۔

marfat.com

ہم جانتے ہیں شروع نہیں ہو سکتی۔ زندہ مادہ کے تمام مرکبات یعنی انزائم اور دوسرے اجزاء جن کی تیاری میں انزائم کے ذریعے کیمیاوی تغیر پیدا کیا جاتا ہے۔ اپنے آخری تجزیہ میں ڈی این اے پر انحصار رکھتے ہیں۔ لہذا اب سوال یہ ہے کہ D.N.A کس طرح بنا؟ اور زندگی کیسے وجود میں آئی؟ یہ وہ سوال ہے جس کے پوچھے جانے پر سائنس ہمیشہ ہچکچاتی ہے۔ کیونکہ اصلِ زندگی کا رشتہ مذہبی عقائد کے ساتھ اس سے کہیں زیادہ مضبوط بندھا ہوا ہے۔ جتنا کہ اصل ارض یا اصل کائنات کا رشتہ لہذا ان مسائل پر اب تک جھجھک آمیز اور معذرت خواہانہ انداز اختیار کیا جاتا ہے۔

THE ENCYCLOPAEDIA OF IGNORANCE P 236 (1978)

MYNARD SMITH اپنے مضمون

The Limitation of Evolution theory

میں فرماتے ہیں

There are a lot of things we do not know about evolution..... Evolution theory is in adequate.

ترجمہ :۔ ایسی بے شمار اشیاء ہیں جن کے ارتقاء کے بارے میں ہم کچھ نہیں جانتے.... نظریہ ارتقاء بالکل ناقص و ناکافی نظریہ ہے"

ڈارون کے نظریہ ارتقاء کی تحقیق و ریسرچ اور ملنے والے جبڑے، دانت اور چند ہڈیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈی۔ سی جوہانسن اپنے مقالہ

"RETHINKING THE ORIGINS OF GENUS HUMAN" میں لکھتے ہیں

"Investigations related to unravelling intricacies of man-kinds earliest stages of evolution have proliferated during approximately the last 15 years. It has become increasingly clear that although the store house of human paleontology is

marfat.com

considerably fuller now than in the past, we still must an wait additional evidence before final decisions can be made concerning human evolution and jaxonomy............. It is a difficult task for the anthropologists to ascertain relationship between such foosils............. A human jaw fragment and an arm bone fragment do not give us much insight into the problems of human origin because these specimens are so fragmentary.

ترجمہ :۔ "نوع انسانی کے اولین ارتقائی مرحلوں کی عقدہ کشائی کے سلسلے میں پیچیدگیاں حائل ہیں ان سے متعلق تحقیقات پچھلے پندرہ سال کے دوران بار آور ہو چکی ہیں۔ یہ بات بتدریج واضح ہو چکی ہے۔ اگرچہ انسانی علم اخفوریات اب ماضی کی بانسبت زیادہ لبریز ہو چکا ہے تاہم اب بھی ہم کو آخری فیصلہ کرنے سے پہلے اس ضمنی شہادت کا انتظار کر لینا چاہیے جو انسانی ارتقاء اور درجہ بندی سے تعلق رکھتا ہے۔...... ماہرین کیلئے مختلف اخفوریات کے درمیان رشتہ و تعلق دکھانا ایک مشکل ترین مرحلہ ہے۔..... کسی قدیم انسانی جبڑے کے محض ایک جزو یا ٹکڑے کی بدولت ہم کو کوئی ایسی بصیرت حاصل نہیں ہو سکتی جو اصل انسان کے مسائل کو حل کرنے میں معاون بن سکے کیونکہ یہ آثار بالکل جزوی ہیں۔

ایک عام آدمی کے ذہن میں یہ سوال آتا ہے کہ اب ارتقاء کا عمل کیوں رک گیا ہے ؟ آجکل بندروں کی ڈھیروں اقسام **Gibbon**۔ چمپنیزی، بن مانس وغیرہ اب کیوں نہیں کوئی بندر انسان بن رہا؟ تو ارتقاء کے حامی یہ جواب دیتے ہیں کہ ارتقاء کا عمل لاکھوں کروڑں سالوں میں عمل پذیر ہوتا ہے اس کی رفتار بہت سست ہوتی ہے اس لئے آپ لوگوں کو نظر نہیں آتا تو ان سے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ **1965**ء میں آئس لینڈ کے نزدیک سمندر کے اندر زلزلے اور لاوے کے عمل سے ایک نیا جزیرہ نمودار ہوا جسے سرٹسی **Surtsey** کہتے ہیں۔ اس پہ ایک سال کے اندر اندر ہی ہزاروں اقسام کے

marfat.com

کیڑے مکوڑے حشریات اور پودے پیدا ہو گئے۔ یہ ایک سال میں ارتقا کس طرح ہو گیا؟ یہاں پھر وہ لاجواب ہو جاتے ہیں۔ انسانی ارتقاء میں جو کڑیاں سائنسدان ملاتے ہیں وہ آج کیوں نہیں پائی جاتیں ؟ ہومینڈ' نینڈر تھل' ہوموریکٹس' کرومیگنن کدھر گئے ؟ ایبا موجود ہے اور اس سے آگے کی تمام کڑیاں (چند چھوڑ کر) موجود ہیں صرف انسان سے تعلق رکھنے والی قریبی کڑیاں یکدم غائب ہو گئیں ؟ حالانکہ ترقی یافتہ کو موجود ہونا چاہیے تھا اور کمزور انواع کو مٹنا چاہیے تھا اور ہوالٹ گیا۔ Philosophy of struggle for existance کے تحت تو کمزور کو ختم ہونا چاہیے۔ ارتقاء کے حامیوں کا خیال ہے کہ چمپنزی۔ انسان کے زیادہ قریب ہے۔ Biologists کے نزدیک چمپنزی کو تربیت دی جائے۔ تو وہ انسان جیسی آوازیں نکال سکتا ہے۔ 1947ء میں فلوریڈا کی ایک تجربہ گاہ میں ایک چمپنزی کو رکھا گیا سالہا سال کی کاوشوں سے وہ صرف چار لفظ سیکھ سکا۔ 1967ء میں اوکلاھاما یونیورسٹی میں کثیر رقم خرچ کر کے ایک جامع منصوبہ بنایا گیا۔ سات چمپنزی کو انسانی ماحول میں تربیت دی گئی وہ کچھ وقت پروفیسرز کیساتھ Laboratory میں گزارتے باقی اوقات وہ پروفیسرز کے گھروں میں افراد خانہ کی طرح رہتے۔ انسانوں کی طرح کپڑے پہنائے جاتے۔ میز کرسی پہ کھانا کھلایا جاتا۔ رات کو bed پہ سلایا جاتا۔ یعنی ایک بچے کی طرح تمام آداب زندگی سکھلائے گئے۔ مگر تربیتی کورس کے بعد بھی وہ بندر کے بندر ہی رہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے جو بندر خود بخود ایک ان دیکھے اور ان سیکھلائے تمدن کی طرف ترقی کرتا گیا اور مہذب بنتا گیا۔ کیا وجہ ہے وہی بندر بلکہ انسان کی قریب ترین نسل سکھلانے کے باوجود مہذب متمدن اور تعلیم یافتہ نہیں بن رہے ؟ یہ کائنات کا حیرت انگیز نظام ناگاہ اتفاق اور تصادم کی پیداوار نہیں ہے۔ فزکس کے استاد جارج

marfat.com

ہربرٹ (GEORGE HERBERT BIURT) فرماتے ہیں۔

"بالفرض مان لیا جائے کہ کائنات کا نظام خود بخود یا اتفاقات کے نتیجے میں وجود میں آگیا ہے تو یہ انسانی عقل و شعور کی توہین ہوگی اس طرح ہر سوچنے والا شخص اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اس کائنات کے لئے ایک ایسے خالق کو تسلیم کرنا چاہیے کہ جو ناظم بھی ہو۔ اس طرح سے وہ اپنی زندگی کے تمام مسلمات اور بدیہی امور میں خداشناسی کو اہمیت دے گا"

ایک جدید سائنسدان دواں گش (Duane gish) فرماتے ہیں کہ

"Evolution Theory ایک فلسفیانہ خیال ہے اور در حقیقت اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے" حتی کہ نظریہ ارتقاء کا پرجوش حامی علم حیاتیات کا

پروفیسر R.B.Gold Schmidt فرماتے ہیں "نظریہ ارتقاء کے حق میں اب تک کوئی بھی شک وشبہ سے بالاتر سائنسی شہادت نہیں مل سکی اور یہ کہ یہ محض سوچ کا ایک انداز ہے" پروفیسر گولڈ سمڈتھ اور پروفیسر میکبتھ فرماتے ہیں کہ "نظریہ ارتقاء کا کوئی سائنسی ثبوت نہیں ہے چنانچہ ارتقاء کے حامیوں نے کتابوں میں جو تصویریں چھپوائی ہیں وہ سب بھی من گھڑت ہیں۔"

پروفیسر میکس ویسٹن ھوفر Westen Hofer نے تمام زمانوں کے حشرات' حیوانات یعنی درندوں' پرندوں' خزندوں' چرندوں کا مطالعہ کیا اور بتایا کہ یہ ہمیشہ سے ساتھ ساتھ موجود رہے ہیں اور فرماتے ہیں پروفیسر ویزامین Weis Man کا نظریہ Java Man سائنس کیساتھ مذاق ہے۔

پروفیسر گش نے کہا قدیم انسان کا ڈھانچہ جسے Nebraska Man کہتے ہیں مکمل طور پر بناوٹی ہے صرف ایک دانت پر پورے ڈھانچے کی تشکیل دی گئی ہے۔

marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ Evolution theory ایک سوچا سمجھا ڈھونگ ہے جو معاشروں کی تباہی کا موجب ہے۔ حقیقت میں یہ یہودیوں کی چالاکی ہے وہ انسانوں کو ایک ایسا تصور دینا چاہتے تھے جس میں اللہ نے آئے تاکہ تمام لوگ ہر طرح کی اخلاقی و مذہبی قیود سے آزاد ہو جائیں اور ہر وہ کام کریں جس میں یہودیوں کو فائدہ ہو۔

کس کس کو باپ کہہ سکتے ہیں؟ :-

مشکل سا سوال ہے لوگوں کے نزدیک باپ وہی ہوتا ہے جس سے اس کی ماں نے نکاح کیا ہو۔ اس کے علاوہ ہم کم ہی کسی کو باپ کہنے پر مائل ہوتے ہیں (مصیبت کی بات نہیں کر رہا) اگر آپ مجھ سے ڈکشنری کی بات پوچھیں تو وہ کہتے ہیں کہ جس سے زیادہ تعلق ہو وہ بھی باپ ہو جاتا ہے اور جس کا تعلق ہے وہ بیٹا۔ انہوں نے مثال دی کہ قرآن نے مسافر کو راستے کا بیٹا کہا ہے۔ حالانکہ مسافر تو اپنے باپ کا بیٹا ہے مگر قرآن نے وابن السبیل کہہ دیا۔ یہ صرف تعلق کی بنا پر ابن الوقت (وقت کا بیٹا) وغیرہ۔

ویسے عام طور پر قرآن وحدیث کی روشنی میں سات ہندوں پر لفظ باپ استعمال ہوا ہے۔ (۱) ۔باپ : (۲)۔ خسر : (۳)۔ استاد : (۴)۔ رضاعی باپ : (۵)۔ چچا : (۶)۔ آباؤاجداد :۔ (۷)۔ اور نبیؐ۔ اب اس کی مختصر تفصیل اور دلائل ملاحظہ ہوں۔

۱ : باپ :۔

قرآن اسے والد کہتا ہے اور اس کی قسم بھی اٹھائی ہے وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدْ۔ "باپ کی قسم اور بیٹے کی قسم" اسکے نطفے سے بیٹا پیدا ہوتا ہے۔ نان و نفقہ اس پہ لازم ہوتا ہے۔ اسکی خدمت کرنا اولاد پہ فرض ہے۔ اس کا سامنے بولنا جرم۔

marfat.com

عاجزی کرنا لازم۔ عزت کرو تو رب راضی ہوتا ہے توہین کرو تو رب دوزخ میں ڈالتا ہے ۔ یہ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے یہ بیٹے کو عالم ارواح سے عالم خلق میں لانے کا سبب بنتا ہے۔

۲ : سسر :۔

جو آپ کو لڑکی دے یعنی جس کی بیٹی آپ کی بیوی بنے اسے سسر کہتے ہیں۔ اسکو بھی حضور ﷺ نے باپ ہی کہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے تمہیں لڑکی دی (وہ بھی تمہارا باپ ہے)

۳ : استاد :۔

جس سے آپ علم حاصل کرتے ہیں اسے معلم اور استاد کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا جس نے تمہیں علم سکھایا (وہ بھی تمہارا باپ ہے) باپ کی وجہ سے تمہارا جسم بنا۔ اور استاد کیوجہ سے تمہارا اخلاق بنا۔ باپ تمہیں آسمانوں سے زمین پر لے کر آیا۔ استاد نے تمہیں پھر زمین سے آسمان تک پہنچایا' استاد کا ادب ضروری ہوتا ہے اس کا حکم ماننا ضروری ہے جن لوگوں نے استاد کا حکم نہ مانا' احترام نہ کیا وہ ذلیل و خوار ہوئے۔

۴ : رضاعی باپ :۔

جس عورت کا آپ نے دودھ پیا ہو اس کا خاوند آپ کا رضاعی باپ لگتا ہے۔ وہ آپ کی اولاد میں سے کسی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ حضور ﷺ نے حضرت حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا انکے خاوند حارثؓ حضور ﷺ کے رضاعی باپ ہیں۔

marfat.com

۵ : آباؤ اجداد :۔

آپ اپنے حقیقی باپ کی اوپر والی تمام نسل کو قرآن مجید کی رو سے باپ کہہ سکتے ہیں جیسے سورہ صافات کی آیت نمبر 126 میں یہ فرمایا" اللہ ربکم ورب ابائکم الاولین" اللہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے باپوں کا۔ (یعنی دادا۔ پڑدادا۔اوپر تک)

۶ : چچا :۔

قرآنی اصطلاح میں باپ کے بھائی کو بھی باپ کہہ لیتے ہیں جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا آزر کو قرآن نے یاَبَتِ لکھا ہے۔ حالانکہ وہ ابراہیم کے باپ تارخ کا بھائی تھا اور پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب پوچھا کہ اے میرے بچو! میرے بعد کس کی عبادت کروگے ؟ تو سب نے کہا آپ کے معبود کی۔ آپ کے باپوں ابراہیم 'اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اب یہاں قرآن نے اسماعیل کو باپ کہا حالانکہ وہ یعقوب علیہ السلام کے چچا لگتے ہیں۔

۷ : حضور ﷺ امت کے باپ ہیں :۔

انما انا لکم بمنزلة الوالد۔ میں تمہارا باپ ہی ہوں کہ تم کو علم سکھاتا ہوں اعلمکم (احمد' دارمی' ابو داؤد' نسائی' ابن ماجہ) بلکہ میں تو یوں کہوں گا کہ نبی باپ سے زیادہ اپنی امت سے پیار کرتا ہے۔ لیکن یہ روحانی باپ ہوتا ہے۔ حقیقی نہیں۔ پر حضور کے ساتھ پیار ہمیں اپنے باپ سے بھی زیادہ ہونا چاہیے ورنہ ہم کامل مومن بن ہی نہیں سکتے حضور ﷺ کی ازواج ہماری مائیں ہیں۔ اس لئے حضور ﷺ کو علامہ راغب اصفہانیؒ نے المفردات میں باپ کہا ہے اور حضور ﷺ تمام امت کے استاد

marfat.com

بھی ہیں آپ کا اپنا فرمان ہے اِنمَا بعثت مُعَلّماً" میں استاد مبعوث ہوا ہوں" قرآن مجید میں جو یہ کہا گیا ہے کہ "کہ آپ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں" اسے کوئی پڑھ کر فتویٰ نہ لگادے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کا کوئی حقیقی بیٹا نہیں ہے۔ ہاں حضور ﷺ اپنی امت کے روحانی باپ ہیں۔ حضرت عقربة الجُهَنی کے والد غزوہ اُحد میں شہید ہوئے دِلاسا دیتے ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا "کیا تو اس بات پہ خوش نہیں کہ میں تیرا باپ اور عائشہ تیری ماں ہو۔

ابن الوقت :۔

ابن الوقت کا ترجمہ ہوتا ہے وقت کا بیٹا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وقت بھی باپ ہوتا ہے۔ وقت خود تو خارج میں وجود کے ساتھ نظر نہیں آتا لیکن اس کی اولاد ساری کی ساری انسان ہی ہے۔ یہ واحد باپ ہے جس کی نسل اس کی جنس سے نہیں ہے۔ ویسے وقت بدلتا رہتا ہے اس لئے وقت کے بیٹے بھی وہی لوگ ہوتے ہیں جو اسکے ساتھ ہی بدلتے ہیں۔ ہوا کا رخ دیکھ کر بات کرتے ہیں۔ مزاج دیکھ کر سوالات کرتے ہیں۔ آپ اس کو آسان لفظوں میں منافق کہہ سکتے ہیں۔

ابن السبیل :۔

ابن السبیل کا معنی ہے۔ راستے کا بیٹا۔ یہ قرآن مجید میں 7 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔...... مسافر کو راستے کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جسے کسی چیز سے لگاؤ ہو اسے اس کا بیٹا کہہ دیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی کو جنگ سے لگاؤ ہے تو آپ اسے ابن الحرب جنگ کا بیٹا کہہ سکتے ہیں۔ کوئی چور ہے اسے صرف رات ہی سے لگاؤ ہے تو آپ اسے ابن اللیل کہہ سکتے ہیں۔ جسے علم سے بڑا پیار ہے آپ اسے ابن العلم علم کا بیٹا کہہ

marfat.com

سکتے ہیں اور جو سیاحت پسند کرتا ہے یا کافی عرصہ سے سفر میں اُسے آپ ابن السبیل راستے کا بیٹا کہہ سکتے ہیں۔ یعنی اس کا راستہ سے لگاؤ ہے۔ (ملخص المفردات)

انگور کی بیٹی :۔

انگور کی دختر نیک اختر کہتے ہیں اسے سب لال پری اس لال پری نے رندوں سے ایمان کی حرارت چھینی ہے۔ انگور کی ایک بیٹی ہے۔ نام اس کا ہے شراب۔ گویا کہ انگور باپ ہوا۔ انگور کی اس بیٹی نے بڑی بڑی تباہیاں پھیلائی ہیں۔ جہانگیر کے دو حقیقی بھائیوں دانیال و مراد کو بھی اسی نے مارا۔ محمد شاہ رنگیلے سے سب کچھ چھین کر لے گئی۔ انگور کی بیٹی کا عیب یہ ہے کہ ایک منٹ میں انسان کو حیوان بنا دیتی ہے۔ شہنشاہ جہانگیر کو انگور کی بیٹی نے عمر طبعی سے پہلے ہی مار دیا۔ یہ انسان کے جسم کی سخت دشمن ہے۔ جسم کو طاقت نہیں کمزوری دیتی ہے۔ ہاضمہ خراب کرتی ہے۔ بھوک کو کم کرتی ہے۔ دردِ سر لگاتی ہے۔ دنیا میں آدھے گناہ یہی کرواتی ہے۔ انسان کے دل پر چربی چڑھا کر اسے کام کرنے سے روکتی ہے۔ آدمی مر جاتا ہے۔ میں کہاں تک انگور کی بیٹی کے کام بتلاؤں۔ آخر میں یہی کہوں گا۔ بقول شاعر ؎

اسکی بیٹی نے ہر اک چاہنے والا مارا
خیریت گزری کے انگور کے بیٹا نہ ہوا

گناہ کا باپ :۔

آپ جانتے ہیں گناہ کا باپ کون ہے ؟ نہیں جانتے ؟ گناہ کا باپ جھوٹ ہے اور ماں حرام کی کمائی ہوئی دولت۔ جب جھوٹ اور دولت کا آپس میں نکاح ہو جاتا ہے پھر گناہ جنم لیتے ہیں۔ جرائم پیدا ہوتے ہیں، آپ اگر سچ بولنا شروع

marfat.com

کردیں تو گناہ کی شرح پیدائش میں ایک دم کمی آجائے گی۔ بلکہ مکمل بر تھ کنٹرول ہو جائے گی۔ آپ کو یاد ہے آدمی سب برائیاں کرنا چاہتا تھا چھوڑنے پر رضامند نہ تھا تو آپ ؐ نے فرمایا جاؤ جھوٹ نہ بولنا باقی سب کچھ کرو۔ وہ آدمی جب بھی کسی قسم کی برائی کرنے لگتا تھا تو چھوڑ دیتا تھا کیونکہ فوراً اسکے ذہن میں خیال آتا تھا کل اگر محفل میں کوئی بات پوچھ لی گئی۔ میں نے تو جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ کیا ہے سچ بولوں گا تو بے عزتی ہو گی۔ اس نے اس وجہ سے سب گناہ ترک کر دیئے۔ آپ برائیوں کا باپ مار دیں۔ وہ ہے جھوٹ۔ جب باپ مر جائے گا اولاد ہو گی ہی نہیں۔ مگر کیا کریں اس کی بیوی "دولت" میں اتنی طاقت ہے وہ اسے پھر زندہ کروا لیتی ہے۔

اللہ باپ ہے :؟

یہ عقیدہ یہود و نصاری اور مشرکین کا ہے سورۃ توبہ میں ہے

کہ یہودی کہتے ہیں عزیز علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور اسی سورہ میں ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسی علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں اور سورہ مائدہ میں ہے کہ یہود و نصاری کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا باپ ہے اور مشرکین کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ لیکن مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ (لم یلد ولم یولد) نہ وہ باپ ہے اور نہ بیٹا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ اللہ کو باپ نہیں کہہ سکتے۔

رب نے قرآن میں باپ کی قسم کھائی :۔

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدْ "باپ

کی قسم اور بیٹے کی قسم" پورے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے باپ کی قسم اٹھائی ہے۔ ماں کی نہیں۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہوتی ہے۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ جنت

marfat.com

سپلائی کون کرتا ہے ؟۔ ظاہر ہے باپ کی وجہ سے ماں کے قدموں تلے جنت آتی ہے۔ تمہارے لئے حکم ہے کہ ماں سے حسن سلوک کرو اور ماں کو یہ حکم ہے کہ تمہارے باپ یعنی اپنے خاوند کی خدمت کرے۔

باپ افضل کہ ماں ؟:۔

جس کے مسلمان والدین زندہ ہوں ان کی اجازت کے بغیر جہاد پہ جانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ان دونوں کا حکم ماننا فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے۔ ماں باپ اپنے بچے کو نفلی حج اور سفرِ تجارت سے بھی روک سکتے ہیں اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی بچے کی ماں بھی زندہ ہے اور باپ بھی اس نے ایک سے اجازت لے لی اور دوسرے نے انکار کر دیا۔ اب بچہ کیا کرے ؟ تو اس صورت میں بچے کو اپنے باپ کی بات ماننا پڑے گی۔

(نزھۃ المجالس)

امام لیث بن سعدؒ اور امام مالک رحمتہ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے پوچھا کہ میرا باپ سوڈان میں رہتا ہے وہ مجھے بلا رہا ہے اور ماں جانے نہیں دیتی اب میں کیا کروں ؟ ہر دو حضرات نے یہی فرمایا کہ "باپ کا کہا مان اور ماں کی نافرمانی نہ کر"

باپ پہلے کہ ماں :؟

ویسے ہمارے پاکستان میں تو یہ تصور ہے کہ مرد کی عمر زیادہ ہو اور عورت کی کم۔ اور ہوتا بھی ایسے ہی ہے کہ زیادہ تر مرد اور عورت کی عمر میں 5-6 سال کا فرق ہوتا ہے۔ تو یقیناً اکثر پاکستانی یہی جواب دیں گے کہ باپ پہلے پیدا ہوا تھا اور ماں بعد میں۔ اور اگر انسانوں کی ابتداء کی طرف غور کیا جائے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ باپ پہلے پیدا ہوا تھا یعنی آدم علیہ السلام اور ام البشر بعد میں پیدا ہوئی تھیں۔ پیدا

marfat.com

ہونے میں تو اکثر یہی جواب ملتا ہے کہ ہمارا باپ ہماری ماں سے پہلے پیدا ہوا تھا لیکن میرے ذہن میں یہ سوال آرہا ہے کہ بننے میں پہلے کون ہے؟ یعنی مرد باپ پہلے بنا یا عورت ماں پہلے بنی؟ تو جناب مجھ سے ہی جواب سن لیجئے۔ بننے میں کوئی فرق نہیں ہوتا جس دن مرد باپ بنتا ہے اسی دن عورت ماں بنتی ہے۔

باپ جیسا بھی ہو باپ ہوتا ہے :۔

عرب کا مشہور شاعر جریر' فَرْزَدَقْ کا ہمعصر تھا۔ ایک مرتبہ 80 شاعر جریر کے مقابلے پہ آئے مگر جریر نے شاعری میں سب کو مات کردیا۔ ایک شخص نے جریر سے ایک دن پوچھا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے؟۔ جریر نے اسے ساتھ لیا اور اپنے باپ عطیہ کے گھر گیا اس کا باپ اندر بکری کو باندھ کر اس کے تھن سے دودھ پی رہا تھا دروازہ پر پہنچ کر جریر نے آواز دی۔ ابا جان باہر آیئے۔ فوراً ایک بد شکل اور خستہ حال بڑے میاں باہر آئے ان کی داڑھی سے دودھ ٹپک رہا تھا جریر نے اپنے ساتھ آنے والے سے کہا یہ میرا باپ ہے جو بکری کے تھن سے منہ لگا کر دودھ پی رہا تھا اس لئے کہ اگر برتن میں دوھ کر پیتا تو آواز سن کر کوئی مانگ لیتا اور سن۔ سب سے بڑا شاعر وہ ہے جو ایسے غریب باپ کے ہوتے ہوئے بھی فخر و مباہات میں 80 شعراء کو مات کردے۔ اس باپ کو لیکر ان سب سے مقابلہ کرے اور ان سب کو مغلوب کردے" (تاریخ ادب عربی صفحہ 266)

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جب اللہ انکو کوئی بڑا عہدہ عطا کرتا ہے یا امیر کردیتا ہے تو باپ کو لوگوں کے سامنے لاتے ہوئے ہچکچاتے ہیں..... کہیں بے عزتی نہ ہوجائے میں

marfat.com

دعوی' اسے کہتا ہوں "باپ جیسا بھی ہو باپ ہوتا ہے" آپ بے دھڑک تعارف کروائیں اللہ کی قسم آپ کی یہ ادا آپ کو اور بلندی عطا کرے گی۔

باپ کا طعنہ :۔

ایک بار مشہور سیاستدان لائڈ جارج تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو ہجوم میں سے ایک شخص نے آواز کسی۔ "اسے دیکھو یہ تقریر کرنے جارہا ہے اس کا باپ تو ایک گدھا گاڑی چلایا کرتا تھا"

لائڈ جارج نے بڑی سنجیدگی سے کہا "یہ ٹھیک کہتے ہیں مگر میرا باپ اور اس کی گاڑی موجود نہیں ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ گدھا ابھی تک ہمارے ساتھ ہے"

یہ اکثر ہمارے معاشرے میں ہوتا ہے۔ "وہ"؟ موچی کا بیٹا۔؟ چھوڑو جی وہ تو صابن بیچتا رہا ہے۔ وہ آج ہمارے سامنے کھڑا ہے !!! اس کا باپ تو ایک کلرک تھا۔ ہمارے معاشرہ میں کس آدمی کی عزت ہوتی ہے؟ میں بتاتا ہوں جسکے دادا یا پڑ دادا نے انگریز کی غلامی کی ہو۔ مسلمانوں سے غداری کی ہو۔ اور بدلے میں "کچھ خیرات" ملی ہو۔ آگے وہ "خیرات" اولاد میں تقسیم ہو اور پھر اولاد نے ہاتھ پہ ہاتھ دھر کے زندگی گزاری ہو۔ ایسے لوگوں کے بچوں کی ہمارے معاشرے میں بڑی عزت ہوتی ہے۔ تعجب ہے جس کا باپ فارغ بیٹھا رہا کچھ نہ کیا اسے تو نواب کہہ دیا اور جو محنت و مزدوری کر کے بچوں کو پالتا رہا۔ ملک کی خوشحالی کے لئے خون پسینہ بہاتا رہا اسے "کمی" کہا !!! سب سے زیادہ برائیاں خواہ وہ اخلاقی ہوں یا مذہبی وہ انہیں باپوں کی اولاد میں ہوتی ہیں جنہیں آپ نے معاشرہ کی سرداری کے سنگھاسن پہ بیٹھا رکھا ہے۔

marfat.com

غریب باپ :۔

دو آدمی قبرستان میں بیٹھے تھے ایک اپنے دولت مند باپ کی قبر پر اور دوسرا اپنے غریب باپ کی قبر پر۔ امیر نے غریب کو طعنہ مارا۔ کہ میرے باپ کی قبر کا صندوق پتھر کا ہے۔ فرش سنگ مرمر کا ہے فیروزہ کی اینٹ جڑی ہوئی ہے۔ اور تمہارے باپ کی قبر مٹی کی ہے۔ خستہ حال ہے۔ غریب نے جواب دیا جب قیامت کے دن مردے قبروں سے اٹھیں گے تو تیرے باپ کو پتھروں کے نیچے سے نکلتے ہوئے دیر لگ جائے گی اتنی دیر میں میرا باپ کچی قبر سے اٹھ کر جنت میں پہنچ چکا ہوگا۔

باپ جیسا بھی ہے فخر کرو۔ غریب ہوا تو کیا ہوا؟۔ امیر باپ نے بھی خالی ہاتھ جانا ہے اور غریب باپ نے بھی۔ جگہ دونوں کی ایک ہے۔ قبر۔ دو گز۔ فیصلہ تو حشر کے دن ہوگا۔ کس کا باپ جنت میں گیا اور کس کا دوزخ میں۔

باپ کی طرف سے حج :۔

حضرت ابو زرین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! میرا باپ بہت بوڑھا ہے جو حج و عمرہ کرنے کے لئے سفر نہیں کر سکتے ارشاد فرمایا۔ "تم اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو"۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 222)

marfat.com

باپ کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے :۔

رضا الله فی رضا الوالد وسخط الله فی سخط الوالد

ترجمہ :۔اللہ کی رضاوالد کی رضامیں ہے اور اللہ کی
ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے (ترمذی)

باپ جنت کادرمیانی دروازہ ہے :۔

الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فاضع ذلك
الباب او احفظ

ترجمہ :۔باپ جنت کے سب دروازوں میں بیچ کادروازہ ہے
اب تو چاہے تو اس دروازہ کو کھودے یا نظر رکھ" (ترمذی)

اللہ اور باپ :۔

ڈاکٹر بنجمن سپاک(Dk. Benjamin Spock)

اپنی کتاب ,,Problems Of Parents" میں لکھتے ہیں کہ "باپ کے برتاؤ اور رویے سے محبت' رعب اور خوف کے جو تصورات اس کے دل میں بیٹھتے ہیں انہیں تصورات کو اللہ کے وجود کے ساتھ وابستہ کرلیتا ہے جو بچہ کسی نہ کسی وجہ سے اپنے باپ سے محبت نہیں کرتا اس کے دل میں اللہ کی محبت کا پیدا ہونا بھی ناممکن ہے۔ایک مرتبہ مجھے ایک ماہر نفسیات نے یہ بات بتائی تھی کہ اپنے مطالعہ کی بناپر اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ جو بچہ اس خیال کو دل میں رکھ کر پرورش پاتا ہے کہ مذہبی معمولات کی ادائیگی میں اس کا باپ مخلص ہونے کے بجائے ریاکار ہے۔اس کے دل میں مذہب سے لگاؤ پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔اس طرح جو بچہ تین اور چھ سال کی عمر کے دوران اپنے گھر میں اللہ اور دین کا

marfat.com

ذکر نہیں سنتااس کے ذہن میں خدا اور دین کے کسی تصور کا پیدا ہونا مشکل ہے۔ لیکن باپ کے متعلق آہستہ آہستہ اس کے دل میں جو تصورات پیدا ہو رہے ہیں اور نشوونما پا رہے ہیں وہی آگے چل کراسکے دینی تصورات کی اساس بنیں گے"

مذہب کے متعلق جو تصور اس عمر میں آپ پیش کریں گے وہی آپ کے بیٹے کے دماغ میں گھر کر جائے گا کیونکہ اس عمر میں دنیا کی تمام اشیاء سے اپنے باپ اور ماں کو ہی عزیز جانتا ہے۔ ماہرین نفسیات تو اب گفتگو کر رہے ہیں ہمارے سرکار مدینہ ﷺ نے آج سے **1418** سال قبل ہی فرمادیا تھا۔

کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ اویمجسانہ

ترجمہ :۔ ہر بچہ فطرت (اسلامی) پہ پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بناتے ہیں۔ عیسائی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں

اس حدیث مبارکہ کا یہی مطلب نہیں کہ بچے یہودی یا عیسائی یا مجوسی ہی بنتے ہیں کئی بچے ہندو بھی ہیں۔ کئی بچے ملحد ہیں۔ کئی بچے سکھ ہیں۔ حضور ﷺ یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ بچہ کورے کاغذ کی طرح صاف پاک سیدھا مسلمان پیدا ہوتا ہے پھر جیسے ماں باپ کو کرتا دیکھتا ہے ویسا ہی بنتا چلا جاتا ہے۔ وہ ماں باپ کی ہر عادت کو **Pick** کرتا ہے اس لئے جتنا تمہارا مذہب سے 'اللہ سے لگاؤ ہوگا اتنا ہی اور ویسا ہی بچے کا بھی لگاؤ ہوگا۔

marfat.com

باپ کو تیز نظر سے دیکھنا منع ہے :۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔اس شخص نے اپنے باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا جس نے اپنے باپ کو تیز نظر سے دیکھا (یعنی ناراضگی کا اظہار کیا) (تفسیر در منشور صفحہ 171 جلد 4)

باپ کے بھائی کی عزت :۔

من احب ان یصل اباہ فی قبرہ فلیصل اخوان ابیہ من بعدہ.

ترجمہ :۔ جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اسکے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ باپ کے بعد اسکے بھائیوں سے نیک برتاؤ کرے۔ (ابو یعلی عن ابن عمرؓ)

باپ کے دوست کی عزت :۔

من البر ان تصل صدیق ابیک

"اپنے باپ کے دوست سے اچھا برتاؤ کرنا نیکی ہے" (طبرانی)

باپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت :۔

طاعة الله طاعة الوالد و معصیة الله معصیة الوالد

ترجمہ :۔باپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔باپ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے" (طبرانی)

marfat.com

باپ کے فرائض :۔

1 :۔ شادی نیک عورت سے کرے (ورنہ اولاد پہ اثر ضرور ہوگا)

2 :۔ حلال کمائے حلال کھائے (ورنہ اولاد بدکردار ہوگی)

3 :۔ جماع کی ابتداء تسمیہ سے کرے (ورنہ اولاد میں شیطان شریک ہوگا)

4 :۔ اسوقت شرمگاہ کو نہ دیکھے (ورنہ بچے کو اندھا ہونے کا خطرہ ہے)

5 :۔ اللہ سے دعا مانگے رب ھب لی من لدنك ذرية طيباً (اولاد نیک ہوگی تاکہ ابتداء ہی میں مقصد کو جان لے)

6 :۔ بچہ پیدا ہو تو دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر (تاکہ ابتداء میں ہی مقصد کو جان لے)

7 :۔ کوئی میٹھی چیز چبا کر خود باپ دے یا متقی سے دلوائے (تاکہ اخلاق اچھے ہوں)

8 :۔ اچھا سا نام رکھے (نام کا کام پہ اثر پڑتا ہے)

9 :۔ ساتویں دن، چودھویں دن یا اکیسویں دن عقیقہ کرے (گویا کہ بچے کو رہن سے چھڑا لیا)

10 :۔ سر کے بال اتروائے (حضور ﷺ نے ان بالوں کو تکلیف کہا ہے)

11 :۔ بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کرے۔ (مصائب ٹلتے ہیں)

12 :۔ جونہی بولنے کی کوشش کرے اللہ اللہ سکھلائے (برکت ہوگی)

13 :۔ بچے کا ختنہ کرے (ورنہ نماز قبول نہ ہوگی اور نہ شہادت)

14 :۔ بچے کو کم مارے۔ مارے تو منہ پہ نہ مارے (ورنہ بچہ ڈھیٹ ہو جائے گا)

marfat.com

15:۔ جو مانگے اپنی طاقت کے مطابق لیکر دے (ورنہ وہ دوسرے سے مانگے گا)

16:۔ بچوں سے دور دور نہ رہے اور نہ بات بات پہ ڈانٹے (ورنہ بچے باپ سے دور ہو جائیں گے)

17:۔ نیا پھل نئی چیز استطاعت کے مطابق لیکر دے (کیونکہ نئی کی طرف بچے کی رغبت ہوتی ہے)

18:۔ کھانے پہننے اور کھیلنے کا اسباب پیدا کرے (ورنہ ان کے اندر کمینہ پن پیدا ہوگا)

19:۔ جو وعدہ کرے وہ پورا کرے (ورنہ بچے بھی وعدہ خلاف ہوں گے)

20:۔ تمام بچوں کو چیز برابر دے (ورنہ احساس کمتری پیدا ہوگی)

21:۔ دور کے سفر سے آئے تو بچوں کیلئے کچھ ضرور لائے (اس سے بچوں میں خوشی بڑھتی ہے)

22:۔ چھ برس کے دوران بچے کے ساتھ سختی نہ کرے (ورنہ ابتداء ہی سے بچہ باپ سے متنفر ہو جائیگا)

23:۔ چھ برس کا ہو جائے تو ہر ایک کا ادب اور ہر ایک ادب سکھلائے (ورنہ بچہ ترقی نہ کر پائے گا)

24:۔ تعلیم کا آغاز قرآن مجید سے کرے (تاکہ بچپن سے اس کی اہمیت بیٹھ جائے)

25:۔ کسی متقی استاد کے حوالے کرے (تاکہ تربیت اچھی ہو)

26:۔ سات برس کا ہو جائے تو نماز کا حکم دے (تاکہ اس مشکل کام کیلئے ذہن تیار ہو جائے)

27:۔ باپ بچوں کے سامنے بیوی سے نہ لڑے (ورنہ بچہ تم میں سے ایک کا دشمن ہوگا)

28:۔ باپ اپنی بیوی سے اختلافات (ورنہ بچے خود کو تمہاری گرفت سے چھڑا لیں گے)

marfat.com

کا تذکرہ بچوں سے نہ کرے

29:۔بچوں کو اس کے دوستوں اور بھائیوں کے سامنے نہ ڈانٹے (وہ بے عزتی محسوس کرے گا)

30:۔ابتداء میں پندونصائح کی کتب لاکردے ‘عشقیہ نہیں (ورنہ کورا کاغذ غلط تحریر سے پر ہو گا)

31:۔بچوں کو سورہ یوسف پڑھائے اور بچیوں کو سورہ نور (اولاد برائیوں سے کافی حد تک بچ جائے گی)

32:۔دس سال کا ہو جائے تو بستر علیحدہ کردے اور بستر سخت ہو (کافی برائیوں سے بچے گا)

33:۔دس برس کا ہو جائے تو مار کر نماز پڑھائے (ورنہ بعد میں وہ عادی نہ ہو گا)

34:۔بارہ برس کا ہو جائے تو اس کی حرکات و سکنات پر نظر رکھے (یہی عمر ہے انسان یا حیوان بننے کی)

35:۔بچوں کو گاہے بگاہے سیر پہ لیجائے (ورنہ وہ خود چلے جایا کریں گے)

36:۔اگر بچوں کو تنہا چھوڑنا ہو تو متقی زاہد وعالم کے پاس چھوڑے (بھٹکنے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے)

37:۔بچے کو جس کام سے روکنا ہو پہلے خود چھوڑے پھر بچے کو اس کی عقل کے مطابق سمجھائے (وہ جلد مان جائے گا)

38:۔بچے کی بے جا ضرورت پوری نہ کرے اور جائز روکے نا (ورنہ بچہ آپ کے ہاتھ سے نکل جائیگا)

39:۔جب باپ بیٹے سے گفتگو کرے تو اچھائیوں کے فوائد اور برائیوں کے نقصانات سے آگاہ کرے اور خصوصی طور پر عاجزی ایمانداری ‘سچائی ‘عدل ‘احسان ‘صبر ‘حیا اور عبادات کے فوائد ‘

marfat.com

تکبر ، جھوٹ ، خیانت ، حسد ، کے نقصانات سے آگاہ کرے۔ آپ یہ سب کچھ نہیں کر سکتے تو بچے کو دعوت اسلامی کے ماحول میں ڈالدو۔ (معاشرے کا بہترین فرد ہو گا)

40 :۔ سولہ برس کا ہو جائے تو شادی کا (ورنہ بچہ زنا کی طرف مائل ہو گا)
سوچے اور شادی میں اس کی رائے لے
اور کر دے۔

باپ اور جیب خرچ :۔

کولمبیا یونیورسٹی امریکہ کے "ٹیچرز کالج" کے

پروفیسر آف ایجوکیشن ارنسٹ اوسبورن (ERNEST OSBORNE) اپنی کتاب

"How to Teach Your Child About Work"

میں لکھتے ہیں

گھر کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے ہر بچے کا حق ہے کہ اسے باپ اپنی آمدن اور بچے کی ضروریات کے مطابق بطور جیب خرچ کچھ رقم دے ...... "جوں جوں بچہ بڑھتا جائے گا ضروریات میں اضافہ ہوتا جائے گا اور یہ باپ کے فرائض میں شامل ہے کہ غور کرے بچے کی "اب" ضروریات کیا ہیں۔ میں باپ کو ایک تجویز دینا چاہوں گا کہ کپڑے ، جوتے ، کتابوں ، فیس اور باہر سے خود کچھ خرید کر کھانے کے لئے "ان تمام کی نقد رقم بیٹے کو پکڑائے۔ اکثر گھروں میں کپڑے جوتے اور فیس و کتابوں کی قیمت ماں / باپ خود ادا کرتے ہیں۔ اگر آپ بیٹے کے ذریعے سے کروائیں گے اسے معلوم ہو گا میرا باپ مجھ پہ کتنا خرچہ کرتا ہے اور بچپن ہی سے اسے خرید و فروخت اور لین دین کا تجربہ ہو جاتا ہے۔ لیکن باپ سے گزارش ہے کہ اگر بچے سے کوئی غلطی ہو جائے تو بیٹے کا خرچہ بند نہ کرے۔ بچے جب سکول اور کالج میں جاتے ہیں تو انہیں بھی دیکھنا چاہیے کہ ہمارے باپ کی

marfat.com

آمدنی کیا ہے اور اس پہ بوجھ کتنا ہے؟ پھر اس حساب سے باپ سے خرچہ طلب کریں۔ بچے کا مکمل خرچ اسکے ہاتھ میں دینے سے ایک اعتراض ہو سکتا ہے کہ بچے بیچ میں سے پیسے کھا جاتے ہیں۔ اگر آپ اس کی تمام جائز ضروریات پوری کرتے ہیں تو ایسا بہت کم ہو گا۔ باپ کا بچے کو خرچہ دینا اسے کمینہ بنا دے گا وہ بری صحبت میں جائے گا۔ ملے گا تو خوب اڑائے گا۔

ڈانٹ ڈپٹ :۔

ہر باپ یہ چاہتا ہے کہ میں نہ ڈانٹوں نہ پیٹوں اور بچہ بات مان لے۔ مگر اکثر والدین پریشان ہیں کہ بچے مار اور ڈانٹ کے بغیر مانتے ہی نہیں۔ خلاصۃ الفتاویٰ جلد چہارم ص 340 پہ علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاریؒ کا قول ہے کہ ہر باپ کو چاہیے کہ جب وہ اپنے بیٹے کو کوئی حکم دے تو صریح حکم کے الفاظ استعمال کرنے کی بجائے یوں کہے : ''بیٹے! اگر تم فلاں کام کر لو تو اچھا ہے''۔ کیونکہ اگر صراحتاً حکم دیا مثلاً یوں کہا کہ ''ایسا کرو'' اور پھر بیٹا کسی وجہ سے نہ کر سکا تو وہ نافرمانی کے گناہِ کبیرہ میں مبتلا ہو گا۔ پہلی صورت میں یہ اندیشہ نہیں ہے۔

میں باپ سے خصوصاً گزارش کرنا چاہوں گا کہ تربیت کے دوران وہ اپنے بچے کے دماغ میں رنج کو بیٹھنے نہ دے۔ جب بچے کے من میں رنج پیدا ہو گا پھر غصہ ہو گا اور اسکے بعد وہ اس کا اظہار بھی کرتا ہے۔ کوئی چیز توڑ کر منہ بسور کر۔ اکثر یوں ہوتا ہے۔ باپ بچے سے اپنی مرضی کے ہی کام کروانا چاہتا ہے جب وہ نہیں کرتا تو ڈانٹنے تک جاتا ہے حالانکہ باپ کو یہ سمجھنا چاہیے کچھ کام وہ ایسے بھی کرتا ہے جس سے اسے خوشی ہوتی ہے اگر اسے وقت نہ ملے گا تو وہ پریشان ہو گا۔ تین باتوں سے بچہ بڑا خوش ہوتا ہے۔

ا۔ جب آپ اس کے کام کو حقیر نہ سمجھیں (برا کام نہ ہو)

marfat.com

۲۔اس سے محبت جتلائیں۔

۳۔اور اسے کام کرنے سے منع نہ کریں (حرام کام سے روکنا تو فرض ہے)

آپ اگر بیٹے کو برے کام سے روکنا چاہتے ہیں تو برے احساسات پیدا نہ ہونے دیں برے کام کی طرف متوجہ نہ کریں۔ میں مثال سے عرض کرتا ہوں' آپ دفتر سے گھر میں داخل ہوئے آپ دیکھتے ہیں کہ بچے کے ہاتھ سے شیشے کا جگ ٹوٹ گیا اب اگر آپ نے بچے کے منہ پر تھپڑ مار دیا یا سخت جملہ کہا تو بچے کی توجہ جگ ٹوٹنے سے ہٹ جائے گی اور برا احساس پیدا ہوگا باپ کے متعلق۔ اور اگر آپ نے جگ ٹوٹنے پہ بیٹے کی کمر پر تھپکی دیتے ہوئے کہا کوئی بات نہیں ہم جانتے ہیں کہ آپ کو کوفت ہوئی ہے آئندہ خیال رکھیئے گا۔ اس طریقہ تادیب سے برے احساسات پیدا نہ ہونگے۔ آئندہ اس کام کو بہتر طریقے سے کرے گا۔ جب باپ نے بچے کو ڈانٹنا ہو تادیب کرنی ہو تو خود کو بیٹے کی جگہ پر رکھ کر سوچے۔ ڈارتھی بروک نے اپنی کتاب

"How to Discipline Your Children" میں ایک غضب کی مثال تحریر کی ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں۔

اس آتھر کا کہنا ہے کہ بچے کی تادیب کرنی ہو تو پہلے بچے کا تعاون حاصل کرنا چاہیے وہ تعاون یوں حاصل ہو سکتا ہے کہ آپ بچے سے کہیں کہ ہم تمہارے اس احساس کو سمجھتے ہیں پھر بھی تم ہمیں عزیز ہو یعنی ہمارا فرض ہے کہ بچہ اپنے احساس کا نڈر ہو کر اظہار کرے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ خیالات اور احساسات نیک ہو جائیں گے۔ مثال یہ دی کہ مارسیلا نے ایک روز ماں سے یہ کہا کہ "مجھے تم سے نفرت ہے" اگر آپ ماں ہوتیں تو کیا جواب دیتیں؟ "مجھے معلوم ہے تھپڑ مارتیں۔ دور ہو جاؤ۔" لیکن اس کی ماں نے تادیب کا دوسرا طریقہ اختیار کیا۔

marfat.com

ماں نے بیٹی سے کہا "کبھی کبھی آدمی کا دل یہی چاہا کرتا ہے" بیٹی نے پوچھا "ماں! تم نے بھی کبھی نانی سے نفرت کی تھی؟" ماں نے بے دھڑک کہا "ہاں کی تھی لیکن اب مجھے اس پہ ندامت ہوتی ہے اور میں سمجھتی ہوں میں نے یہ بری حرکت کی" بیٹی نے پھر پوچھا ماں! جب آپ کی ماں ڈانٹتی تو آپ کا دل غصے میں آکر گھر سے بھاگنے کو دل چاہتا تھا؟ اور کیا آپ بھی سوچا کرتی تھیں کہ اگر میں گھر سے نکل گئی تو میری اماں کو رنج ہوگا"؟

"ھاں بیٹی میں بھی ایسے ہی سوچا کرتی تھی۔" ارے امی میرا بھی یہی حال ہے" آپ کتنی اچھی ہیں سب باتیں سمجھتی ہیں۔"

آپ نے غور کیا جونہی برے احساسات کا اظہار ہوا دل میں اچھے احساسات پیدا ہونے لگے۔ اور اگر ماں تھپڑ مار دیتی تو اور نفرت بڑھ جاتی' اکثر گھروں میں تادیب کا یہ طریقہ ہے کہ اگر کسی نے کوئی کام غلط کیا تو بچے سے کہا جاتا ہے آلینے دو تیرے باپ کو" اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بچے باپ سے بے تکلفانہ بات نہیں کر سکتے اور دوستی کی فضا قائم نہیں ہوتی اور بچے باپ سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ 24 گھنٹوں میں کوئی وقت مقرر کیا جائے جس میں بچے اپنے ماں باپ سے کھل کر باتیں کریں۔ اس سے بچوں کو خوشی ہوتی ہے۔ ایڈتھ نائسر (Edith-Neisser) نے کہا ہے کہ بچوں کو اپنی زندگیوں میں دوستانہ مراسم رکھنے والے بزرگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکثر شکایت ہوتی ہے کہ بچہ سکول جاتا ہوا روتا ہے۔ باپ زبردستی اسے سکول چھوڑنے جاتا ہے۔ نہ جائے تو پانچ دس تھپڑ لگا دیئے جاتے ہیں۔ جو شوق پیدا نہیں کرتے نفرت پیدا کرتے ہیں۔ آپ ایسا ماحول پیدا کیجئے کہ بچہ سکول بھی اسی شوق سے جائے جس بے فکری سے وہ ماں کی گود میں جاتا ہے۔ اس کے لئے یہ لائحہ عمل اختیار کریں کہ چند یوم

marfat.com

فراغت نکال کے بچے کو ویسے سکول لیکر جائیں اور خود بھی ساتھ بیٹھیں استانی اور کلاس کے افراد سے اس کی ملاقات کروائیں وہ چند یوم میں استانی نفسیات جانتی ہوئی تو بچے کو کلاس میں گھر کا ماحول دے گی اور بچہ خوشی خوشی سکول آئے گا۔

بعض اوقات بچے سکول جانا ہی نہیں چاہتے۔ پہلے اس کی وجہ ڈھونڈنے کی کوشش کیجئے۔ اگر وہ اپنی مرضی سے نہیں جارہا تو سختی نہ کیجئے۔ بلکہ یوں کہیئے۔

"اچھا آج تم گھر پر رہ جاؤ۔ لیکن دیکھ لینا گھر میں رہ کر بھی تمہارا جی خوش نہیں ہوگا" لیکن آپ اپنے رویے سے اس پر عیاں کیجئے کہ گھر رہنا بہتر نہیں ہے اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کچھ دیر کے لئے آپ اس سے کھچے کھچے سے رہیں۔

بچے روتے بہت زیادہ ہیں بات بات پہ رو پڑتے ہیں۔ یہ رونا ان کی زبان ہے۔ وہ شیر خوارگی ہی سے یہی زبان استعمال کر کے اشیاء مانگتا رہا ہے۔ اچھلنا یا رونا اس کی زبان ہے۔ جس میں وہ آپ کو بتاتا ہے کہ مجھے کچھ چاہیے۔ ایک باپ سے میں نے خود سنا کہ یہ میری بچی روتی ہوئی آتی ہے اگر میں نے اس کی بات پوری کردی تو یہ پھر مانگے گی اس طرح بچی بگڑ جائے گی۔ چنانچہ میں بچے کے رونے پر غور ہی نہیں کرتا۔

جیمز ایل (James-L) نے اپنی کتاب

"Enjoz Your Child Ages 1 . 2 and .3") میں بڑے پتے کی بات کی ہے۔ کہ لوگ سمجھتے ہیں اگر بچوں کے مطالبات پورے کریں تو بچہ بگڑ جائے گا غلط ہے۔ بچہ جتنا کم عمر ہو اتنا ہی آپ کو اس کے حسب منشا چیزیں فوراً مہیا کرنی چاہیں۔ کیونکہ بچہ انتظار نہیں کر سکتا اور نہ التواء برداشت کر سکتا ہے۔ اگر آپ بچے کی جائز بات کو نہیں مانیں گے اس کی نشوونما میں رکاوٹ ہوگی۔ آپ تو سوچیں گے کہ اس کی ہر بات مانیں گے تو بچہ بگڑ جائے گا بلکہ نہ مانیں گے بے ضرورت تنگ کریں گے اور خوش نہ رکھیں

marfat.com

گے تو بگڑوے گا۔" اگر آپ رونے دینگے تو (Dorthy Baruch)(ڈارتھی بروک) نے کہا اگر ماں باپ رونے دیں گے تو بچہ محسوس کرتا ہے کسی کو اس کی پرواہ نہیں۔ باپ تو دانست میں صحیح کر رہا ہے لیکن بچے کی زندگی محبت سے محروم ہو جاتی ہے اگر آپ اپنے بچے کو کسی کام سے منع کرنا چاہتے ہیں تو یوں منع کریں اسے معلوم ہو کہ باپ کو مجھ سے محبت ہے۔ مگر میرا کام اچھا نہیں ہے۔ سخت سزاؤں۔ طعنوں اور دلیلوں پہ دلیلیں دینے سے احتراز برتیے کیونکہ بچہ جو بھی کام کرتا ہے اس کے پاس اس کی کوئی نہ کوئی دلیل ہوتی ہے اور ایک باپ کیلیئے یہ بات بڑی اہم ہے جب بھی بچہ اس کے پاس ہمدردی چاہنے کی غرض سے آئے تو اس سے خوب ہمدردی جتائے۔ باپ کو ہمدردی جتانے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ بچے کی مکمل دستگیری کیجئے۔

باپ بیٹے کو کیوں پسند کرتا ہے ؟ :۔

انسان مادیت پرست ہے۔ اسے جس چیز میں دنیا کے اندر فائدہ نظر آتا ہے وہ اسے پسند کرتا ہے۔ پرانے زمانے میں بیٹا اس لئے پسند کیا جاتا تھا کہ وہ باپ کے شانہ بشانہ جنگ میں لڑائی میں حصہ لیتا تھا۔ باپ کے مال و متاع کی حفاظت کرتا تھا اور آج کے دور میں وہ بڑھاپے میں باپ کی لاٹھی بنتا ہے۔ تنخواہ لاکر دیتا ہے۔ اور جہاں چاہے پھرے کوئی ڈر نہیں ہوتا رات کو دیر سے آئے کچھ پتہ نہیں ہوتی۔ اور جب بیاہ کرے گا تو خرچ کم ہو گا اور آمدن زیادہ ہو گی۔ اور بیٹے سے اسکی نسل چلتی ہے۔

marfat.com

باپ بیٹی سے نفرت کیوں کرتا ہے ؟ :۔

یہ میدان جنگ میں باپ
کے شانہ بشانہ نہیں جاسکتی۔ یہ مال و متاع کی حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ اس کی حفاظت کرنا پڑتی ہے اور لڑکی مستقل کماؤ نہیں ہوتی آخر کار اس نے خاوند کے ساتھ چلے جانا ہوتا ہے ۔باپ اس کی پیدائش پر ہی پریشان ہو جاتا ہے اب مجھے اس کے لئے لڑکا ڈھونڈنا پڑے گا میں نیچے لگ جاؤں گا۔ یہ لڑکی مجھے ذلیل کرے گی اس لئے وہ نفرت کرتا ہے۔ اور جب شادی ہو گی میری سب جمع پونجی لے جائے گی۔ زیادہ خطرہ باپ کو یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ بہک گئی یعنی کسی لڑکے کو پسند کر لیا تو میرا کیا رہ جائے گا زیادہ تر اس وجہ سے باپ لڑکی سے نفرت کرتے ہیں۔ لیکن یورپین معاشرہ کے اندر کچھ فرق نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں غیرت نام کی چیز نہیں ہے بس لڑکی جوان ہوئی وہ اپنی ذمہ دار ہے جدھر جائے جائے۔ چونکہ وہ بوجھ کو محسوس نہیں کرتے اس لئے نفرت نہیں کرتے۔ ہمارے ہاں بھی اگر شادی کا طریقہ اسلامی ہوتا تو لڑکی کبھی بھی بوجھ نہ بنتی جب سے ہندوستانی رسم و رواج داخل ہوئے ہیں شادی عذاب بن گئی ہے۔

marfat.com

بیٹی افضل کہ بیٹا؟ :۔

اسلامی معاشرہ کے اندر (جو حضور ﷺ کے دور میں تھا)بیٹی کو بڑی ترجیح دی جاتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا

"جس نے دو بچیوں کی جوان ہونے تک پرورش کی میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے اور آپ نے انگلیوں کو ملایا" (مسلم شریف)

حضور ﷺ نے فرمایا۔

"جس کسی کی لڑکی ہو پھر وہ اسے نہ زندہ در گور کرے نہ اس کی توہین کرے اور نہ لڑکے کو اس پر ترجیح دے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔(ابو داؤد شریف)

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ کے ہاں جب بچی پیدا ہوئی تو فرماتے ہیں۔ "انبیاء بچیوں ہی کے باپ تھے" تھامس THOMAS کہتا ہے

My son is my son till he have got him a wife,But my daughter's my daughter all the days of her life.

ترجمہ :۔ میرا بیٹا اس وقت تک بیٹا ہے جب تک شادی نہیں کر لیتا لیکن میری بیٹی مرتے دم تک بیٹی ہے۔

To a father waxing old nothing is dearer than a daughter. Sons have spirits of higher pitch but less inclined to sweet, endaring fondness.

بیٹی کو حضور ﷺ نے رحمت کہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب باپ گھر کوئی چیز لیکر جائے تو بچوں میں سے پہلے بیٹی کو دے۔ حضور ﷺ اپنی بیٹی کو آتا ہوا دیکھتے تو پیار میں کھڑے ہو جاتے۔ انکی پیشانی چومتے اور پاس بیٹھاتے: اسلام کے اندر بیٹی کو پالنا زیادہ ثواب کا کام ہے کیونکہ لڑکے کو پالنے سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ وہ کمائے

marfat.com

گا کھلائے گا۔ بیٹی کو آپ نے صرف اللہ کی رضا کی خاطر پالنا ہے۔ بیٹا تو نا معلوم آپ کو دوزخ سے بچائے گا کہ نہیں بچائے گا البتہ بچی کو پال پوس کر شادی کر دینا صرف اتنا عمل باپ اور دوزخ کے درمیان ایک دیوار حائل کر دیگا۔ پھر بیٹی افضل ہوئی نا؟

بیٹی ' بیٹے سے زیادہ باپ کی خدمت کرتی ہے :۔

یہ بات واقعی

ٹھیک ہے۔ خدمت بھی لڑکی زیادہ کرتی ہے اور پیار بھی باپ سے لڑکی ہی زیادہ کرتی ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں ایک وجہ تو فرائڈ نے بیان کی جو مجھے پسند نہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ باپ سارا دن باہر رہتا ہے کام کرتا ہے۔ بیٹی سے تھوڑا ٹائم ہی ملاقات ہوتی ہے اور اس تھوڑے سے وقت میں وہ پیار ہی سے بولتا ہے اور ماں کے ساتھ زیادہ وقت گزرتا ہے ڈانٹ ڈپٹ ہوتی رہتی ہے۔ آپ خود ہی بتائیں اس کا رجحان کدھر ہوگا؟ وجہ کوئی بھی ہو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ لڑکی باپ کا زیادہ خیال رکھتی ہے۔ سکھوں کا تیسرا گرو۔ "امر داس" یہ دو لڑکوں اور ایک لڑکی کا باپ تھا۔ بیٹی کا نام تھا "بھانی" گرو نے اپنی بیٹی کی شادی لاہور کے ایک کھتری "رام داس" سے کر دی اور اسے گھر میں ہی رکھ لیا۔ بھانی خاوند کے ساتھ ساتھ باپ کی بھی بڑی خدمت کرتی تھی۔ ایک روز یوں ہوا کہ باپ چوکی پر بیٹھ کر نہانے لگا (گرو لنگوٹی پہن کر نہاتے تھے) بیٹی گاگر سے پانی دے رہی تھی پانی دیتے ہوئے کسی طرح بیٹی کا ہاتھ چوکی کے پائے تلے آگیا اور خون جاری ہو گیا۔ مگر یہ بیٹی باپ کو پانی پکڑاتی رہی بلحاظ ادب اُف تک نہ کی۔ جب باپ نہا چکا تو بیٹی کا خون آلود ہاتھ دیکھا تو حیران ہو کر پوچھا یہ کیسے ہوا؟ بیٹی چپ رہی۔ لیکن باپ کو اصل بات کا پتہ چلا تو خوش ہوا اور اعلان کیا ہمارے بعد ہماری جانشین "بھانی" ہو گی۔ بیٹی نے پاؤں پکڑ لیے۔ لبا حضور! مہربان ہوئے ہیں تو دو حکم صادر کیجئے

marfat.com

پہلا یہ کہ مسند نشین میرا خاوند ہوگا کیونکہ میں عورت ذات ہوں۔اور دوسرا یہ کہ مسند نشینی ہماری اولاد میں ہی رہے۔باپ نے دونوں باتیں مان لیں۔

(تاریخ پنجاب کھیالال)

کیاباپ تمام بچوں سے یکساں پیار کر سکتا ہے ؟۔

ناممکن ہے۔لگاؤ توباپ کا

سب بچوں کے ساتھ ہوتا ہے تڑپ بھی اس کے دل میں سب بچوں کے لئے ہوتی ہے۔ فکر مند بھی وہ سب کے لئے رہتا ہے مگر توجہ میں وہ برابری نہیں کر سکتا۔ہر بچے کے لئے ایک ہی سا احساس اور جذبہ باپ کے لئے مشکل ہے۔زیادہ تر گھروں میں دیکھا گیا ہے کہ بڑے بچے پہ زیادہ توجہ ہوتی ہے۔یا سب سے چھوٹے بچے پہ زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔باپ شام کے وقت جب بھی گھر آتا ہے بڑے بیٹے سے کم گفتگو کرے گا چھوٹے بچے کو پکڑتے ہی پیار کرنا شروع کر دے گا۔باقی بچوں کو ڈانٹنا شروع کر دے گا۔تم نے یہ کام کیا؟ سکول گئے ؟کام پہ گئے ؟اس لئے بڑوں کے ذہن میں باپ کے آنے کا وقت متعین ہوتا ہے وہ اس وقت یا تو چھپ جاتے ہیں یا شریف النفس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔باپ نے اپنے رویے سے بچوں کو منافق بنادیا۔ ظاہر ہے جو بچہ اچھا ہوگا حُسنِ صورت و سیرت کا حامل ہوگا فطرتی طور پر باپ اس سے زیادہ لگاؤ رکھے گا اور بڑے بچوں کی بنسبت چھوٹے بچے سے زیادہ پیار کا اظہار کرے گا کیونکہ وہ مستحق ہے۔ جس طرح یعقوب علیہ السلام یوسف السلام سے زیادہ پیار کرتے تھے اس کی وجہ وہ چھوٹے تھے ماں نہ تھی اور بد اخلاق بھی نہ تھے لیکن جہاں تک تعلق ہے مادی اشیاء کا باپ پر لازم ہے کہ وہ سب بچوں کو یکساں دے اس کی دلیل عرض کرتا ہوں۔

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد

marfat.com

مجھے لیکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا "میں نے اپنے اس بچے کو ایک غلام تحفہ دیا ہے۔ جو میرا اپنا تھا" رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔ "کیا تم نے اپنے سارے لڑکوں کو اسی طرح کا غلام دیا ہے؟ والد صاحب نے جواب دیا "نہیں" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے غلام واپس لے لو"

باپ کو چاہیے کہ کسی بیٹے کو حقیر نہ سمجھے :۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

ایک بادشاہ کے کئی لڑکے تھے ان میں سے ایک شہزادہ پست قد اور معمولی شکل وصورت کا تھا دوسرے بھائی بہت خوبصورت تھے ایک روز تمام بھائی بیٹھے ہوئے تھے کہ بادشاہ نے اپنے اس بچے کو نفرت اور حقارت سے دیکھا بیٹا سمجھ گیا اور کہا۔ ابا جان۔ "چھوٹے قد والا عقلمند بڑے قد والے احمق سے بہتر ہوتا ہے" جو چیز قد و قامت میں چھوٹی ہے ہو سکتا ہے قیمت میں زیادہ ہو۔ الشاة نظيفة و الفيل جيفة (بکری حلال ہے اور ھاتھی حرام ہے۔) باپ اپنے بیٹے کی بات سن کر ہنس پڑا۔ البتہ بھائیوں کو یہ جملہ پسند نہ آیا بات آئی گئی ہوگئی۔ بادشاہ پر دوسرے ملک کے بادشاہ نے چڑھائی کردی۔ لشکر آمنے سامنے ہوئے تو میدانِ کارزار میں کودنے والا پہلا شخص یہی پست قد شہزادہ تھا۔ اس کی فوج کم تھی مگر یہ شہزادہ اس قدر جوانمردی سے لڑا کہ دشمن کے کئی بہادروں کو مار گرایا۔ جب فوج ڈر کر بھاگنے لگی تو شہزادہ نے بلند آواز سے کہا میرے فوجیو مت بھاگو ہمت سے کام لو اور عورتوں کا لباس مت پہنو۔ سب نے مل کر زوردار حملہ کیا اور فتح نصیب ہوئی۔ باپ نے فرطِ مسرت میں اپنے اس پست قد بیٹے کو سینے سے لگایا چوما۔ اس حد تک مہربان ہوا کہ ولی عہد بنا دیا

اکثر گھروں میں دیکھا گیا ہے کہ ایک بچہ سے زیادہ پیار کیا جاتا ہے یا صرف بچے سے پیار کیا جاتا ہے بچی سے نہیں۔ اس طرح بچے کی صلاحیتوں پر برا اثر پڑتا ہے۔

marfat.com

باپ کی نصیحت :۔

ایک دفعہ ہارون الرشید کا ایک بیٹا غصے میں بھرا ہوا باپ کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں سپاہی زادہ نے مجھے ماں کی گالی دی ہے۔ ہارون الرشید نے درباریوں سے پوچھا ایسے آدمی کی کیا سزا ہے ؟ سب بولے بادشاہ کے بیٹے کو گالی دی ہے قتل کر دیا جائے۔ کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔ ہر ایک نے سخت سے سخت سزا تجویز کی ۔باپ نے بیٹے سے کہا۔ اے بیٹے ! اگر تو معاف کر دے تو تیری مہربانی اور اگر نہیں کر سکتا تو تو بھی اسکو ماں کی گالی دے لے۔ لیکن حد سے تجاوز نہ کرنا۔۔۔۔ "اکثر بچے باپ کو شکایت کرتے ہیں کہ فلاں نے مارا ہے اور باپ بنا تحقیق کئے چل پڑتے ہیں معاملہ دبانے کی بجائے اٹھاتے ہیں۔ لڑائی پر بچے کا حوصلہ بڑھاتے ہیں بچوں کی لڑائی بڑوں کی تباہی کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ اس لئے جب بچہ شکایت لے کر آئے بڑے ٹھنڈے دل سے اور خوبصورت طریقہ سے حل کیجئے۔

یہ قصور دادا کا ہے :۔ کسی بادشاہ نے ایک تیلی سے پوچھا ایک من تلوں میں کتنا تیل نکلتا ہے ؟ تیلی نے کہا۔ "دس سیر" پھر پوچھا دس سیر میں سے ؟ تیلی نے جواب دیا ۔"اڑھائی سیر" بادشاہ نے پوچھا "اڑھائی سیر میں سے"؟ تیلی نے کہا "آڑھائی پاؤ" آخر کار بادشاہ نے پوچھا ایک تل میں سے کتنا تیل نکلتا ہے ؟ تیلی نے عرض کی کہ "اتنا تیل نکلتا ہے کہ ناخن کا سر اتر ہو جاتا ہے"۔ اپنے کاروبار میں تیلی کی اتنی باریک بینی سے بادشاہ خوش ہوا اور کہا علم دین سے بھی کچھ واقفیت ہے ؟ تیلی نے کہا نہیں۔ بادشاہ نے ناراض ہو کر کہا دنیاوی کاروبار میں اس قدر ہوشیار اور علم دین میں بالکل کورا۔ اس کو قید خانہ میں ڈال دیا جائے۔ قریب ہی تیلی کا لڑکا کھڑا تھا مؤدبانہ عرض کی بادشاہ سلامت یہ قصور میرے باپ کا نہیں اس کے باپ کا ہے۔ جس نے اس کو تعلیم سے بے

marfat.com

بہرہ رکھا۔ میرے باپ کا قصور تب ہوتا اگر یہ مجھے تعلیم نہ دلاتا۔ میرا باپ مجھے تعلیم دلا رہا ہے۔ آگے آپ کی مرضی۔ بادشاہ جوابسن کر خوش ہوا اور کہا تمہاری تھوڑی سی تعلیم نے نہ صرف اپنے باپ کو مصیبت سے چھڑا لیا بلکہ تمہیں بھی مستحق انعام ٹھہرایا۔

باپ نے بیٹے سے کہا:۔

ا:۔ آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیثؑ سے کہا :۔

1 : دنیااور اسکی زندگی پر مطمئن نہ ہونا۔

2 : عورتوں کی خواہشات پر کبھی عمل نہ کرنا۔

3 : کام کرنے سے پہلے انجام پہ غور کرلینا

4 : جس کام سے دل میں کھٹک ہو اسکو نہ کرنا۔

5 : ہر کام سے پہلے صاحب الرائے سے مشورہ ضرور کرنا۔

۲۔ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا:۔

1 :۔ اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ ایک ہے۔

2 :۔ کلمہ توحید زمین و آسمان سے زیادہ وزنی ہے۔

3 :۔ سبحان اللہ پڑھتے رہنا اس سے رزق بڑھتا ہے۔

4 :۔ غرور و تکبر سے بچنا۔

۳۔ حضرت علیؑ نے اپنے بیٹوں حسنؓ و حسینؓ سے کہا:۔

1 :۔ میں تم دونوں کو متقی بننے کی وصیت کرتا ہوں۔

2 :۔ دنیا کا پیچھا نہ کرنا۔

3 :۔ جو چیز تم سے دور ہو جائے اس کا غم نہ کرنا۔

marfat.com

4 :۔ مظلوم کی حمایت کرنا۔

5 :۔ حق پر چلنا۔ یتیم پر رحم کرنا۔ بے کس کی مدد کرنا۔

6 :۔ کتاب اللہ پر عمل کرنا۔

۴۔ علی بن الحسینؒ نے اپنے بیٹے سے کہا :۔

1 :۔ اے میرے بیٹے جب تم پر مصائب آئیں تو صبر کرنا۔

2 :۔ حقدار کو حق سے محروم نہ کرنا۔

3 :۔ میرے بیٹے ! کبھی فاسق سے، کنجوس سے اور جھوٹے سے دوستی نہ کرنا یہ تینوں تجھے نقصان پہنچاہیں گے۔

4 :۔ ہر وقت توبہ استغفار کرتے رہنا ایسے آدمی کو اللہ دوست رکھتا ہے

۵ :۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا :۔

1 :۔ اے میرے بیٹے جب میں مروں تو مجھے اونچی زمین پر دفن کرنا۔ کیونکہ جب تم مجھے اس زمین پر دفن کرو گے تو کہا جائے گا اونچی زمین پر اصحاب رسول اللہؐ میں سے ایک شخص دفن ہے"

۶ :۔ مشہور محدث محمد بن سیرینؒ نے اپنے بیٹے سے کہا :۔

1 :۔ اے میرے بیٹے عبداللہ ! میرا تمام قرضہ ادا کر دینا۔

2 :۔ خوفِ خدا کو اور آپس میں صلح و صفائی کو کبھی نہ چھوڑنا۔

3 :۔ اگر مومن کہلواتے ہو تو اطاعتِ خدا اور مصطفیؐ کرنا۔

4 :۔ دینِ اسلام پر ہی مرنا۔

5 :۔ سچائی اور طہارت، جھوٹ اور گناہ سے بدرجہا بہتر ہیں

(طبقات ابن سعد)

marfat.com

۷ :۔ خلیفہ عبد الملک بن مروان نے اپنے بیٹے ولید سے کہا :۔

1 :۔ میرے بعد ھمت و حوصلہ سے کام لینا۔

2 :۔ ہر وقت ہوشیار رہنا حالات کی تبدیلی پر گہری نظر رکھنا۔

3 :۔ اللہ سے ڈرنا اور آپس میں متحد رہنا۔

4 :۔ نیکی کرنا ہر ایک سے حُسنِ سلوک سے پیش آنا۔

۸ :۔ خلیفہ عمر بن عبد العزیزؒ نے اپنے بیٹوں سے کہا :۔

"میرے بیٹو دو باتوں میں سے ایک بات تمہارے باپ کے اختیار میں تھی ایک یہ کہ تم دولت مند بن جاؤ اور تمہارا باپ دوزخ میں رہے۔ اور دوئم یہ کہ تم قناعت کرو اور تمہارا باپ جنت میں جائے۔ سو میں نے آخری بات پسند کر لی۔ میں تمہیں رب کے سپرد کرتا ہوں"

۹ :۔ خلیفہ ھشام بن عبد الملک نے اپنے بیٹوں سے کہا :۔

"میں نے تمہارے لئے دنیاوی اقتدار کی راہ ہموار کر دی ہے۔ مگر تم ہو کہ رو رہے ہو۔ میرا سبھی کچھ تمہارا ہے۔"

۱۰ :۔ سبکتگین نے اپنے بیٹے سے کہا :۔

اے میرے بیٹے!

باغات اور محل تو تمہارے دوسرے امراء بھی بنا سکتے ہیں بادشاہوں پر واجب ہے کہ وہ ایسی عمارت کی بنیاد ڈالیں جسکی مثال پیدا نہ کی جا سکے۔ عرض کی وہ کون سی عمارت ہے جس کا آپ ذکر فرما رہے ہیں۔ سبکتگین نے کہا وہ عمارت اھل علم کا دل ہیں۔ اس گھر کی زمین میں اگر تم اپنی محبت اور احسان کے بیج بوؤ گے اور وہ بار آور ہونگے تو ان کے پھل

marfat.com

ایسے ہونگے جن کے چکھنے سے تمہیں دین و دنیا کی سعادت کی لذت ملے گی تمہارا نام رہتی دنیا تک زندہ رہے گا۔

۱۱ :۔ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا :۔

1 :۔ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا۔

2 :۔ اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہو اور ہو بھی کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں اللہ قیامت کے دن لا موجود کرے گا۔

3 :۔ اے بیٹا! نماز کی پابندی کرنا۔

4 :۔ لوگوں کو نیکی کا حکم دینا برائی سے روکنا۔

5 :۔ جو مصیبت تم پر واقع ہو اس پر صبر کرنا۔

6 :۔ از راہ غرور لوگوں سے گال نہ پھلانا۔

7 :۔ زمین پر اکڑ کر نہ چلنا۔ چال میں اعتدال۔

8 :۔ (بولتے وقت) آواز پست رکھنا (قرآن)

۱۲ :۔ شہنشاہ اورنگزیب نے اپنے بیٹے شہزادہ اعظم سے کہا :۔

بڑھاپا آپہنچا کمزوری غالب ہو گئی۔ اعضاء میں توانائی نہ رہی۔ میں تنہا دنیا میں آیا تھا تنہا واپس لوٹتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں میری حقیقت کیا ہے؟ عبادت میں گزارے ہوئے لمحات کے بغیر جو وقت گزرا وہ میرے دکھ درد اور تاسف کی وجہ ہے۔ میں انتظام سلطنت کا مثالی کام نہ کر سکا۔ میں اپنے گناہوں کا بوجھ لئے اپنے رب کے حضور پیش ہونے والا ہوں۔ اس کی بخشش و

marfat.com

کرم بے کنار ہے۔ لیکن اپنے اعمال کی بھی فکر ہے۔ اے میرے فرزند الوداع۔ الوداع ۔الودع۔

۱۳:۔ حضرت عثمان الخیریؒ نے اپنے بیٹے سے کہا:۔

جب آپ کا وقت وفات قریب آیا تو

آپؒ کے بیٹے نے کپڑے چاک کر لئے آپؒ نے جب یہ دیکھا تو فرمایا "اے بیٹا تو سنت کے خلاف عمل کرتا ہے اور یہ نفاق کی علامت ہے۔

۱۴:۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے بیٹے سے کہا:۔

جان پدر! میں نے تمہاری راہ کے

تمام کانٹے ہٹا دیئے ہیں۔ میں تم کو وصیت کرتا ہوں اھل حجاز کے حقوق کا ہمیشہ لحاظ رکھنا کہ وہ تمہاری اصل و بنیاد ہیں جو حجازی تمہارے پاس آئے اس سے حسن سلوک سے پیش آنا۔ عزت کرنا احسان کرنا جو نہ آئے اس کی خبر گیری کرتے رہنا۔ خلافت میں تمہیں دو سے زیادہ خطرہ ہوگا۔ حسین بن علیؓ کو اھل عراق تمہارے مقابلے میں لائیں گے جب وہ تمہارے مقابلے میں آئیں تم قابو پالو تو درگزر سے کام لینا اور اگر عبد اللہ ابن زبیرؓ صلح کر لیں تو بہتر ورنہ قابو پاتے ہی ہرگز نہ چھوڑنا۔ ٹکڑے اڑا دینا۔

(ملخص از طبری ص196 ج5)

۱۵:۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں سے کہا:۔

تم میرے بعد کس کی پوجا کرو گے؟ تو انہوں

نے کہا آپ کے معبود کی اور آپ کے آباء ابراہیمؑ۔ اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی۔

۱۶:۔ امام الفقہاء حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا:۔

marfat.com

"اے عبدالرحمٰن! جب تو کوئی نماز پڑھے تو اس طرح پڑھ جیسے تو دنیا سے رخصت ہو رہا ہے۔ اور اسکے بعد یہاں کبھی نہیں آئے گا۔ بیٹا اچھی طرح سمجھ لے۔ مومن دو نیکیوں کے درمیان مرتا ہے۔ ایک وہ جس کو موت سے پہلے کیا اور دوسری وہ جس کو موخر کیا (یعنی صدقہ جاریہ)"

۱۷:۔ حضرت غیلان بن سلمہؓ نے اپنے بیٹوں سے کہا :۔

"میرے بچو! میں نے تمہاری دولت سے اچھا کام لیا اور تمہاری ماؤں کو بہت عزت و احترام سے رکھا لہذا تم بھی اب شریف بیویوں کے ساتھ اچھا اور نیک سلوک کرنا"

۱۸:۔ حضرت وھبانؓ بن صیفی نے اپنی اولاد سے کہا :۔

"مجھے صرف دو کپڑوں میں کفن دے کر دفن کرنا۔" الاستیعاب جلد سوئم صفحہ 603 پر ہے کہ بچوں نے تین کپڑوں میں کفن دے دیا دوسرے دن دیکھا کہ وہ تیسرا کپڑا قبر کے اوپر پڑا تھا۔

۱۹:۔ حضرت سعید ابن مسیبؓ نے اپنے بیٹے محمد سے کہا :۔

"میری میت پر سرخ چادر نہ ڈالنا۔ کسی کو جنازہ کی اطلاع نہ دینا۔ صرف چار آدمی اُٹھانے کے لئے کافی ہیں۔ کسی بین کرنے والے کو ساتھ نہ لینا۔

۲۰:۔ پلونیس POLONIUS نے اپنے بیٹے لارٹز Laertes سے کہا۔

۱:۔ مشہور ہو نا بد نام نہ ہونا۔

marfat.com

۲ :۔ دوست بنانے سے پہلے پرکھ لینا

۳ :۔ زیادہ تعلقات نہ بڑھانا

۴ :۔ کبھی یہ نہ سوچنا جو ہاتھ ملا رہے ہیں انکے دل بھی تم سے ملے ہوئے ہیں۔

۵ :۔ کسی کے جھگڑے میں نہ پڑنا اگر الجھ جاؤ تو یوں سلجھاؤ کہ مخالف مخالفت میں خوف محسوس کرے۔

۶ :۔ سنو سب کی، کہو کچھ سے۔ رائے لو زیادہ، دو کم

۷ :۔ لباس سادہ مگر عمدہ پہنو کیونکہ لباس بندے کے کردار کی غمازی کرتا ہے۔

۸ :۔ نہ قرض لو نہ دو۔ کیونکہ قرض دینے سے دوست اور دولت دونوں جاتے ہیں۔

۲۱ :۔ مشہور بزرگ حضرت واسعؒ نے اپنے بیٹے سے کہا :۔

"تم کس بات پہ نازاں ہو؟ تمہاری ماں وہ ہے جس کو میں نے دو سو درہم میں خریدا۔ اور تمہارا باپ خدا کی مخلوق میں سب سے بدتر ہے۔ پھر بھلا تم کس چیز پر ناز کر رہے ہو"۔

۲۲ :۔ حضرت حسین بن منصور حلاج نے اپنے بیٹے سے کہا :۔

"سارا عالم گو اعمالِ صالحہ کی کوشش کرتا ہے لیکن تجھے علم کی حقیقت حاصل کرنی چاہیے کیونکہ علم حقیقی کا ایک نکتہ بھی تمام اعمالِ صالحہ پہ بھاری ہے"۔

marfat.com

باپ سے گزارش :۔

بچے کو پالنا آسان کام نہیں ہے۔ جانور کا پرندے کا بچہ پالنا آسان ہے۔ انکو صرف وقت پہ خوراک دینی ہے اور موسمی اثرات سے بچانا ہے۔ حیوان کو آپ نے حیوان ہی رکھنا ہے۔ مگر اس حیوان (ناطق) کو آپ نے مکمل انسان بنانا ہے۔ اسے جسم کی غذا کے ساتھ ساتھ روح کی غذا بھی مہیا کرنی ہے اسے اس قابل بنانا ہے کہ نہ صرف خود کو فائدہ پہنچائے بلکہ دوسروں کیلئے بھی مفید ہو۔ تعلیم دلاتے ہوئے اکثر ماں باپ دیکھتے ہیں کہ معاشرہ میں کونسا آدمی کس پیشے میں زیادہ پیسے کما رہا ہے۔ تو وہ چاہتے ہیں کہ ہمارا بیٹا بھی یہی بن جائے۔ جیسے اکثر ماں باپ کہتے ہیں۔ بیٹا تم ڈاکٹر بن جاؤ۔ تم کیپٹن بنو۔ تم ایم اے انگلش کرو۔ خواہ بچہ کو ان شعبہ جات سے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو۔ یا باپ کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ میرا بیٹا میرے جیسا ہی بنے۔ یہ تصور غلط ہے۔ میں والدین سے گزارش کروں گا کہ وہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ بیٹا کس کام کو اور علم کی کونسی قسم کو بہتر طریقہ سے سیکھ سکتا ہے۔ اس کا طبعی رجحان کس طرف ہے؟ پھر اسے اسی شعبہ میں ڈال دے۔ باپ کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

جیکب کا باپ ایک قصاب تھا وہ بیٹے کو بھی قصائی بنانا چاہتا تھا لیکن اس پیشہ کا نام ہی سن کر جیکب کی روح کانپ اٹھتی تھی۔ اس لئے ایمرسن نے اس کے باپ کو بلا کر سمجھایا کہ تم اپنے لڑکے پہ زبردستی کیوں کرتے ہو؟ جو وہ بننا چاہتا ہے اسے وہ بننے دو" اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ آپ کا بچہ چور بننا چاہتا ہے تو آپ اسے بننے دیں۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اچھے کاموں میں سے وہ کسی کو بھی منتخب کرنا چاہے تو آپ تعاون کریں اور اگر بیٹا اپنی مرضی سے باپ والا کام اختیار کرتا ہے تو واہ بھلا۔

marfat.com

آرک رائٹ کا باپ اسے حجام بنانا چاہتا تھا مگر اسے اس پیشہ سے دلچسپی نہ تھی وہ مشینوں سے دلچسپی رکھتا تھا ایک دوست جو گھڑی ساز تھا اس کی دکان پہ بیٹھا رہتا اور پرزے جوڑتا رہتا اور آخر کار اس نے کپڑا بننے والی مشین بنائی۔ جس کی وجہ سے اسے دولت۔ عزت اور شہرت ملی اور یہ آرک رائٹ سے سر رچرڈ آرک رائٹ بن گیا۔ اور اگر باپ زبردستی اپنے پیشہ پہ رکھتا تو اتنی عزت نہ کماتا۔ لوگوں کی حجامت بناتا۔

باپ کا دل :۔

آپ کے دل میں کس کی محبت ہے ؟ فرمایا بیٹے تمہاری۔

حضرت امام حسنؓ کی عمر بارہ سال تھی ایک روز اپنے باپ سے پوچھتے ہیں لبا جی ابو جی ! بھائی حسینؓ کی بھی ؟ ''ھاں بیٹے''

نانا جان رسول اللہ ﷺ کی بھی ؟

''ھاں بیٹے ان کی بھی''

''امی جان کی بھی محبت آپ کے دل میں ہے ؟''

''ھاں بیٹے''

پھر پوچھا ابو جی ! اللہ کی بھی ؟ حضرت علی نے جواب دیا ہاں اللہ تعالیٰ کی بھی۔ تب حضرت حسنؓ عرض کرتے ہیں کہ لبا جان آپ کا دل ہے کہ مسافر خانہ ؟ دل میں تو صرف ایک کی محبت ہوتی ہے نہ کہ ہزاروں کی۔ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے کو سینے سے لگا لیا فرمایا بیٹے تمہاری بات سچی ہے محبت تو دل میں ایک ہی کی ہوتی ہے۔ وہ ہے اللہ کی محبت۔ باقی سب اس کی محبت کے تابع ہیں'' بچے اکثر اپنے باپ سے سوالات کرتے رہتے ہیں بعض اوقات یہ بڑے اوٹ پٹانگ قسم کے ہوتے ہیں باپ کو نہ تو جان چھڑانی چاہیے نہ

marfat.com

ڈانٹنا چاہیے بلکہ بڑے پیار سے جواب دینا چاہیے۔ اگر آپ نہ جانتے ہوں تو بچے سے کہیے کہ سوچ کر جواب دوں گا 'یا پوچھ کر اچھا سا جواب دیجئے۔ اگر آپ بچے کو ڈانٹ دیں گے تو بچہ کے اندر سیکھنے کی صلاحیت ختم ہو جائے گی۔ بچے اکثر باپ سے طرح طرح کے سوالات پوچھتے ہیں۔ اس کے متعلق کنکٹی کٹ کے مدارس کی رکن اور مشہور انشاء پرداز ہیں روتھ کارسن (Ruth Carson) اپنی کتاب "Your child may be a gifted child" میں لکھتی ہیں کہ بچے طرح طرح کے سوال پوچھ کر اپنے والدین کی ناک میں دم کر دیتے ہیں .. بعض اوقات باپ کو غصہ آجاتا ہے حالانکہ نہیں آنا چاہیے.... اگر آپ معلوم کر کے بتانے پر رضامندی ظاہر کر دیں تو کوئی گناہ نہیں ہو جائے گا۔

بچے باپ سے دور کیوں رہتے ہیں؟:۔ اس کے جواب میں ضلع کونسل ہال گجرات میں 9 مارچ کو ممتاز سکالر 'دانشورہ محترمہ نبیلہ اسلم صاحبہ کا بیان نقل کرتا ہوں۔ ملاحظہ ہو۔

"مختلف گھرانوں میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ باپ تمام سہولیات بچوں کو مہیا کرتا ہے ۔ انکے آرام کے لئے رات دن محنت کرتا ہے مگر اسکے باوجود بچے اس سے دور بھاگتے ہیں ۔ یعنی جیسا لگاؤ وہ ماں سے رکھتے ہیں باپ سے نہیں رکھتے۔ بنیادی طور پر اس کی ایک وجہ بچے کی زندگی کے ابتدائی پانچ سال ہوتے ہیں۔ جن میں وہ ماں سے بہت زیادہ فائدہ پاتا ہے اور جب کچھ محسوس کرنے لگتا ہے تو باپ کو ایک جابر منتظم کے طور پر محسوس کرتا ہے جو ڈانٹتا ہے۔ دھاڑتا ہے۔ مارتا ہے۔ اس لئے بچہ جھجھک محسوس کرتا ہے۔ یہی احساس آہستہ آہستہ باپ سے دوری کا سبب بن جاتا ہے۔ جب تک باپ بچے پہ یہ ثابت نہ کر لے کہ وہ اس کا دوست ہے۔ اس وقت تک بچے کی تربیت مکمل نہ ہو سکے گی" ایک بات میری

marfat.com

یاد رکھئے گا کہ بچہ کبھی بھی یہ نہیں کہے گا کہ "میں آپ سے ناراض ہوں" آپ نے مارا اس نے سمجھا کہ بلاوجہ مارا ہے۔ یا ڈانٹ دیا اس نے اس ڈانٹ کو زیادتی سمجھا یا اس کے سامنے آپ نے کسی دوسرے بھائی بہن سے زیادہ پیار کیا۔ یا آپ نے اس کی کوئی بات مسترد کر دی۔ تو وہ دل ہی دل میں آپ سے ناراض ہو جاتا ہے۔ منہ بسور لے گا اور کم بولے گا۔ باپ کا فرض ہے کہ وہ اسے چھوڑے نہ قریب لائے۔ بیٹھائے پیار کرے اور سمجھائے کہ یہ کام ایسے کیوں کیا؟۔

یہ ایک نیک خصلت باپ کی بیٹی ہے :۔

سنہ 9 ھجری میں حضور ﷺ نے ہوطے کی شرارتوں کو ہند کرنے کے لئے مولا علیؓ کی قیادت میں 50 آدمیوں کا ایک دستہ بھیجا۔ رئیس قبیلہ عدی بن حاتم فرار ہو گیا۔ باقی لوگوں نے معمولی مزاحمت کے بعد ہتھیار ڈال دیئے۔ حضرت علی نے سب کو گرفتار کیا اور حضور ﷺ کے دربار کی طرف چل پڑے ان قیدیوں میں حاتم طائی کی بیٹی "سفانہ" بھی تھی۔ جب حضور ﷺ کے سامنے پیش ہوئیں تو عرض کرتی ہیں "میں یتیم ہوں۔ میرا باپ قبیلے کا سردار تھا۔ وہ یتیموں کی سرپرستی کرتا تھا۔ میرا باپ کسی سائل کو خالی نہ موڑتا تھا۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتا تھا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے آزاد کر دیں"۔

حضور ﷺ نے فرمایا "اے خاتون! جو صفات تو نے اپنے باپ کی بیان کی ہیں یہ تو مسلمانوں سے مخصوص ہیں اگر تیرا باپ زندہ ہوتا تو ہم ان سے بھی اچھا سلوک کرتے" اس کے بعد حضور ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا "اس عورت کو چھوڑ دو۔ یہ ایک نیک خصلت باپ کی بیٹی ہے اس حکم کے باوجود سفانہ بنت حاتم طائی وہیں رہیں

marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا" جاتی کیوں نہیں ؟" عرض کی۔" حضورؐ! میں جس باپ کی بیٹی ہوں اس کا یہ دستور نہ تھا کہ قوم مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ سکھ کی نیند سو جائے۔ جہاں مجھ پہ کرم کیا ہے۔ میری قوم کو بھی چھوڑ دیجئے"۔ حضور ﷺ نے یہ آرزو بھی پوری کر دی۔

باپ نے مجاہدوں کا دھون بیٹے کو پلایا :۔

ایک بار چوروں کی جماعت عبادت گاہ میں داخل ہوئی وہاں ایک آدمی کو پایا جو عبادت میں مشغول تھا اور قریب ہی ایک اپاہج لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ چوروں سے عابد نے کہا آپ کون ہیں ؟ سب نے جواب دیا" ہم لوگ غازی ہیں" عابد فوراً اٹھا اور انکی خدمت میں لگ گیا بڑی خاطر مدارت کی جب وہ تمام چور علی الصبح روانہ ہونے لگے تو عابد نے عرض کی آپ غازی ہیں یہ میرا اپاہج بیٹا ہے یہ چل نہیں سکتا آپ اپنا جوٹھا پانی عطا کر دیں۔ ان سے پانی لیکر لڑکے کے پاؤں دھلائے۔ سورج طلوع ہوا تو اللہ نے لڑکے کو تندرست کر دیا۔ رات کو پھر وہ چور آگئے انہوں نے لڑکے کو سیدھا کھڑا دیکھا تو حیران ہوئے۔ باپ سے پوچھتے ہیں یہ کیسے ہوا؟۔ عابد نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا حضور آپ کا جوٹھا پانی لیکر اسکے پاؤں دھلائے ۔ اللہ نے شفا دی۔ سب نے کہا ہم تو چور ہیں یہ اللہ نے صرف تمہاری نیک نیتی کی وجہ سے تمہارے بچے کو شفا عطا کر دی۔ وہ بھی تائب ہوئے اور حقیقی طور پر راہ جہاد کو نکل کھڑے ہوئے۔

ابو جی ! خدا جانے کھانا حلال ہے یا....." :۔

یہ جملہ حضرت رابعہ بصریہؒ کا ہے۔ 97ھ کی ایک رات ان کے والدین پر بڑی بھاری اور نازک تھی۔ یہ سرد اور تاریک رات تھی۔ اچانک رابعہ بصریہ کی والدہ کو دردِ زہ شروع ہوا۔ آپ کے والد گرامی

marfat.com

اسماعیلؒ بڑے پریشان ہوئے کروں تو کیا کروں۔ چراغ جلانے کے لئے تیل کہاں سے لاؤں۔ پکانے کے لئے گھی کدھر سے لاؤں۔ یہ مشکل گھڑی بھی گزری اور نوزائیدہ کی آواز نے سب کو متوجہ کیا۔ اسماعیلؒ کے کانوں میں آواز پڑی تو دل دھڑکنے لگا کہیں ایسا نہ ہو کہ اب کے بھی لڑکی پیدا ہوئی ہو۔ کیونکہ وہ پہلے بھی تین لڑکیوں کے باپ تھے۔ مگر یہ آواز لڑکی ہی کی تھی لڑکا یا لڑکی دینا اللہ کا کام ہے۔ اس میں باپ یا ماں کا کچھ ہاتھ نہیں ہوتا ۔اسماعیلؒ نے بچی کا نام رابعہ رکھ دیا کیونکہ یہ چوتھی لڑکی تھی۔ غربت کا یہ عالم تھا کہ گھر میں سردی سے بچاؤ کے لئے کپڑا بھی کم تھا ماں اور بہنوں نے اصرار کیا کہ فلاں پڑوسی کے

ہاں جاؤ اور تھوڑا سا تیل ہی لے آؤ"

جب باپ پڑوسی کے گھر پہنچا تو وہ سو رہا تھا آپ بنا مانگے ہی واپس آ گئے۔ غیرت نے گوارہ نہ کیا کہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلاؤں۔ واپس آئے تو بڑی بیٹی نے قدموں کی

آہٹ سنتے ہوئے پوچھا ابا تیل ملا؟ تیل لائے ہو؟

نہیں بیٹی ! باپ نے افسردہ لہجے میں جواب دیا

باپ کا یہ جواب سن کر بیٹی نے کہا آپ کسی دوسرے دروازے پر چلے جاتے تیل مل جاتا تو روشنی ہو جاتی باپ نے کہا "دوسرا دروازہ" "ہاں بابا دوسرا دروازہ" باپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور روتے ہوئے کہنے لگے بیٹی دوسرا دروازہ تو ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ اسے دستک دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ ہمارے حال کو جانتا ہے۔ اسی حالتمیں آنکھ لگ گئی۔ حضور ﷺ کا دیدار ہوا۔ فرمانے لگے اسماعیلؒ رنجیدہ نہ ہو۔ تم امیر بصرہ کے پاس جاؤ۔ اس سے جا کر کہو تم جو رات کو 100 بار اور ہر جمعہ کی رات 400 بار درود پڑھا کرتے تھے اس جمعہ کو کیوں نہ پڑھا؟ اور کہنا کہ اس کفارہ میں 400 دینار میرے حوالے کر دیجئے۔

marfat.com

بیدار ہوتے ہی عجیب کیفیت کہ حضور کا دیدار ہوا اور اپنا قاصد بنا کر بصرہ بھیجا !!! چنانچہ رابعہؒ کے والد گرامی امیر بصرہ کے پاس گئے اس نے آمد کا سبب پوچھا۔ آپ نے حضور ﷺ کا پیام پہنچایا۔ اس پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی کیونکہ اس کے اس وظیفہ کی کسی اور کو خبر نہ تھی اٹھا اور چار سو دینار لا کر خدمت میں پیش کیے۔ زندگی کی گاڑی میں کچھ تیل پڑا۔ پھر ختم ہو گیا۔ رابعہ بصریہ اپنے باپ کے ساتھ ساتھ رہتیں جو ہمیشہ پریشان اور عبادت میں مشغول رہتا۔ وہ اپنے باپ کے ساتھ فجر کے وقت اٹھتیں۔ جب باپ دعا مانگتا تو ساتھ گریہ وزاری کرتیں۔ باپ سے ادب اور دین کی تعلیم بچپن ہی سے لینا شروع کر دی۔ ایک دن والد گرامی کھانے کو کچھ لائے تو سب بیٹھ کر شام کا کھانا کھانے لگے مگر رابعہ بصریہؒ کھانے سے دور رہیں۔ باپ نے کہا۔ رابعہؒ ! تو کیوں نہیں کھاتی؟ آپ نے جواب دیا۔ "ابو جی ! خدا جانے یہ کھانا حلال ہے یا........" یہ سن کر باپ چونکا اور دریافت کرنے لگا بیٹی کبھی ایسا پہلے ہوا ہے کہ حلال نہ ملا ہو۔ تو ہم نے حرام کی طرف ہاتھ بڑھایا ہو؟ آپ نے کہا ابو جی ! ہمیں اس دنیا میں بھوک پر صبر کرنا چاہیے تاکہ آخرت میں آگ پر صبر نہ کرنا پڑے۔

اس بچی کی باتیں سن کر باپ بڑا خوش ہوتا اور حیران بھی جب کبھی کوئی سورت رابعہ بصری یاد کرتیں تو پہلے باپ کو سناتیں۔ باپ سن کر خوشی سے رونے لگ جاتا۔ باپ نے اس بچی کو اس نہج پر پرورش کی کہ بڑے بڑے اولیاء میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ آپ بھی باپ ہیں بچی کے بچے کے۔ آپ سے بھی پوچھ ہو گی کہ اولاد کو ادب سکھایا تھا؟ دین سکھایا تھا؟ کیا جواب دو گے؟ بچہ پیدا کرنے میں تمہارا کوئی کمال نہیں ہے۔ کمال یہ ہے کہ بچہ کمال تک پہنچا ہے کہ نہیں۔ بچیوں کو پردہ کراؤ اور سب سے پہلے سورہ نور پڑھاؤ۔

لڑکوں کو ادب سکھلاؤ اور سب سے پہلے سورہ یوسف پڑھاؤ۔

marfat.com

ابو جی یہ کون لوگ ہیں :۔

بایزید بسطامیؒ جب مکتب میں پڑھتے تھے تو سورہ مزمل تک پہنچے تو اپنے باپ سے پوچھتے ہیں یہ کون ہیں جن کو اللہ نے شب بیداری کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا بیٹا! ”حضرت محمد ﷺ ہیں“۔ بایزید بولے۔ ابو جی آپ ایسا کیوں نہیں کرتے؟ باپ نے کہا بیٹے یہ انہی کے اندر طاقت تھی انہی کو شرف بخشا گیا“۔

پھر پڑھا طائفته من الذين معك۔ پوچھا ابو جی یہ کون لوگ ہیں؟ بیٹے یہ صحابہ کرام ہیں۔ بایزیدؒ نے کہا ابا جی آپ اسی طرح کیوں نہیں کرتے؟ باپ نے جواب دیا بیٹے اللہ نے ان کو شب بیداری کی طاقت دی ہوئی تھی۔ بیٹا بولا ابو جی ایسے شخص میں تو کوئی بھلائی نہیں ہو سکتی جو محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کی پیروی نہ کرتا ہو۔ اس جملہ نے وہ اثر کیا کہ آپ کے والد گرامی تہجد گزار ہو گئے۔ پھر آپ نے اپنے باپ سے تہجد پڑھنا سیکھی۔

(نزھتہ المجالس)

راھل کا باپ :۔

گوتم بدھ۔ بدھ مذہب کا بانی ہے۔ **563** قبل مسیح میں جب سدودھن کی رانی مہامایا شاکیوں کی راجدھانی کپل وستو سے اپنے میکے دیودھا جا رہی تھی۔ تو راستے میں لنبنی باغ میں گوتم بدھ کی ولادت ہوئی اس کا اصلی نام گوتم سدھارتھ تھا انکے باپ راجا سدودھن نے پنڈت کو بلایا اس نے زائچہ نکال کر بتایا کہ یہ بچہ بڑا ہو کر سنیاسی ہو گا یا بادشاہ باپ اپنے بیٹے کو ایک بادشاہ دیکھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ باپ نے اپنے بیٹے کو معاشرہ سے دور

marfat.com

رکھنے کے لئے ایک عظیم الشان محل تعمیر کروایا۔ دنیا کی ہر تفریح اس میں مہیا کی کنیزوں اور باندیوں کی ایک فوج ظفر موج رکھ دی۔ اور ان کو حکم تھا کہ میرے بیٹے کو سیر و تفریح اور رنگ رلیوں میں الجھائے رکھو تا آنکہ تخت کے قابل ہو جائے۔ اور میں اسے بادشاہت سونپ دوں۔ عمل شروع ہو گیا۔ شہزادہ جوں جوں بڑا ہوتا جاتا ان مشاغل سے دور ہٹتا جاتا صرف تدبر و تفکر میں ہی رہتا باپ کو یہ بات ناگوار گزری کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ میرا بیٹا سنیاسیوں کی طرح بنے۔ چنانچہ اس نے دنیاداری میں مشغول رکھنے کے لئے 16 سال کی ہی عمر میں راجکمار کی راجکماری پشودھرا سے شادی کر دی۔ مگر شادی بھی پاؤں کی زنجیر نہ بن سکی۔ اب ان کا یہ معمول تھا کہ رات کو اپنے راتھ بان کے ساتھ چوری نکل جاتے اور لوگوں کی زندگیوں پر غور کرتے۔ یہ سب کچھ انکو بڑا عجیب لگتا۔

کوئی رو رہا ہے۔ کیوں ؟۔

کوئی بیمار ہے۔ کیوں ؟۔

کوئی مر رہا ہے۔ کیوں ؟

کوئی پریشان ہے۔ کیوں ؟

رات ایک سنیاسی کا پرسکون چہرہ دیکھا تو پھر سوچنے لگے یہ پریشان کیوں نہیں ہے ؟ اب شہزادہ اور بے قرار رہنے لگا۔ اب تو وہ خود بھی باپ بن گیا۔ جس رات اس کا بیٹا راہل پیدا ہوا اسی رات گوتم بدھ تخت چھوڑ کر سکون کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ اس وقت گوتم بدھ کی عمر 29 سال تھی۔ تمام مروجہ علوم حاصل کئے مگر روحانی تشنگی ویسے ہی رہی۔ پھر ریاضتیں شروع کیں موت کے کنارے تک پہنچے کچھ نہ ملا پھر ایک روز پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے آدھی رات کے بعد نروان حاصل ہو گیا اس وقت آپ کی عمر 35 سال تھی۔ پھر آپ نے تبلیغ شروع کر دی۔ بیٹا بھی ایمان لایا بیوی بھی

marfat.com

آخر کار 80 سال کی عمر میں گوتم بدھ "کسی نارا" کے مقام پر آخری سفر پر روانہ ہو گئے اس نے 45 سالہ دورِ تبلیغ میں ھندوستان کے سیاسی و مذہبی نظام کو ہلا کر رکھ دیا۔

مثالی باپ بیٹا :۔

ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بڑی دعاؤں کے بعد آپ کی دوسری بیوی ھاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بطن سے ایک چاند سا بیٹا عطا کیا۔ مشیت خداوندی اور اسباب ایسے پیدا ہوئے کہ آپ کو اپنا دودھ پیتا بچہ بے آب و گیاہ صحرا میں چھوڑنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کعبہ کو آباد کرنا تھا اور ایک خاص بنیاد کی ضرورت تھی اور میں تو اسے حکم خداوندی ہی سمجھتا ہوں ورنہ جیسے بھی اسباب پیدا ہو جائیں باپ اپنی بیوی اور دودھ پیتے بچے کو ایسی جگہ پر کبھی بھی نہیں چھوڑتا جہاں کا سارا ماحول جان لینے والا ہو جانے والا نہیں۔ آپؑ نے اپنی بیوی اور بچے کو کعبۃ اللہ کی بنیادوں کے پاس چھوڑا اور خود لوٹ آئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیٹے کے صدقے پاؤں کی جگہ سے چشمہ جاری کر دیا۔ زندگی کا مدار مل گیا تو وہیں صحرا میں زندگی بڑھنے لگی۔ پہلے پرندے آئے پھر پرندوں کو دیکھ کر انسان اور جانور بھی آگئے اور یہی تو زندگی کو برقرار رکھنے کے اسباب تھے۔ باپ کبھی کبھی اپنے بیٹے کو دیکھنے آتا۔ جوں جوں بیٹا بڑھتا جاتا باپ کے دل میں پیار اس سے زیادہ بڑھتا۔ اللہ دنیا کو یہ دکھلانا چاہتا تھا کہ مثالی باپ وہی ہوتا ہے جس کے سامنے اللہ کا حکم بیٹے کی محبت سے بڑھ کر ہو۔ چنانچہ جب بیٹا سات سال کا ہوا تو اللہ کا حکم آیا بچے کو ذبح کر دو یہ حکم خواب کی صورت میں ہوا۔

آپ ملک شام سے مکہ آئے۔ بیٹے کو ساتھ لیا اور ذبح کرنے چل پڑے راہ میں شیطان نے بھکانے کی کوشش کی باپ نے بھی کنکر مار کر اور بیٹے نے بھی کنکر مار کر شیطان سے نفرت کا اظہار کیا آج بھی باپ بیٹا کی اس سنت کو ادا کیا جاتا ہے۔ جب منیٰ میں پہنچے تو

marfat.com

باپ نے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے! میں نے تجھے نیند میں ذبح کرتے دیکھا ہے۔ بول تیری کیا رائے ہے؟ قربان جائیں اس مثالی بیٹے پہ باپ سے عرض کرتے ہیں لباجی جس کا حکم ملا ہے کر گزریئے میں تیار ہوں۔ بیٹا باپ سے کہتا ہے لباجی مجھے پیشانی کے بل لٹایئے گا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اگر کمر کے بل لٹاتے باپ کی نظر چہرے پہ پڑتی شاید گلا کاٹنے سے ہاتھ رک جاتا پیشانی کے بل کیا چہرہ نظر نہ آئے گلا کٹ جائے اور باپ بیٹا اللہ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔ آپ خود اندازہ لگائیں باپ بوڑھا بقول واحد 80 سال عمر اور بیٹا اکلوتا۔ مگر پیشانی کے بل لٹا کر چھری پہ زور لگا رہے ہیں کہ گردن کٹ جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے روک دیا۔ اور بدلے میں مینڈھا بھیج دیا۔ مینڈھا ذبح کیا تو یہ بھی اس مثالی باپ کی سنت بن گئی۔ آپ سوچیں اللہ نے کتنا احسان کیا کہ بچے کو بچالیا اگر باپ بیٹے کو قربان کر دیتا تو آج آپ بھی............

پھر اس باپ نے اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر ایک گھر بنایا جو اللہ کا گھر تھا ابراہیم پتھر لگاتے تھے اور اسماعیل گارا دیتے اور بناتے تھے زمین سے چھت تک نو گز اونچا بنایا۔ لمبائی حجر اسود سے رکن شامی تک 32 گز۔ شامی سے غربی تک چوڑائی 22 گز۔ اللہ تعالیٰ نے ان باپ بیٹے کی محنت کو قبول کیا۔ اور اس گھر کو امت مسلمہ کا مرکز بنا دیا اور اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے حضرت محمد مصطفی ﷺ کو پیدا فرمایا۔ یقیناً جب بیٹا باپ کا تابع فرمان ہو گا پھر ایسی ہی نوازشات ہوتی ہیں۔

عظیم باپ :۔

انبیاء کے سردار حضرت محمد ﷺ کے باپ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے نزدیک باپوں کے سردار ہیں۔ اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور حضور ﷺ نے ان کو دوبارہ زندہ کر کے کلمہ پڑھوا کر اپنی امت

marfat.com

میں بھی شامل کر لیا۔ حضور ﷺ کے والد محترم کا نام عبد اللہ ہے۔ آپ ہی بتائیں بھلا مشرکوں کے نام ایسے ہوتے ہیں ؟ حضرت عبد اللہؓ 546ء میں پیدا ہوئے۔ حضور ﷺ کے دادا عبد المطلب نے چاہِ زمزم تلاش کر لیا تو شکرانہ میں کہا یا اللہ اگر میرے ہاں دس بیٹے ہوئے اور دس کے دس جوان ہو گئے تو ایک تیری راہ میں قربان کر دوں گا۔ اللہ نے بارہ بیٹے عطا کئے۔ ابو لہب۔ عبد مناف۔ زبیر۔ عبد اللہ۔ ضرار۔ عباس۔ مقوم۔ جہم۔ حمزہ قشم۔ حجل۔ حارث ان سب میں سے عبد اللہ لاڈلے تھے۔ جب سب جواں ہوئے تو طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 88 پہ ہے کہ "آپ کو آواز آئی کہ نذر پوری کرو۔ آپ نذر بھول چکے تھے ایک بکرا ذبح کر دیا پھر آواز آئی نذر پوری کرو اونٹ قربان کیا۔ پھر آواز آئی نذر پوری کرو۔ آپ کو کیا ہوا وعدہ یاد آگیا۔ تمام بچوں کو اپنی نذر کا واقعہ سنایا اور سب کو لیکر کعبہ پہنچے"۔ کاہنہ نے قرعہ ڈالا تو نام حضور ﷺ کے والد گرامی عبد اللہ کا نکل آیا۔ انہوں نے قربان ہونا قبول کر لیا جیسے اسماعیلؑ راضی ہو گئے تھے۔ قربان کرنے لگے تو بھائی اور بہنیں باپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے آپ اسے قربان نہ کریں۔ یہ سب کا پیارا ہے راج دلارا ہے۔ آنکھ کا تارا ہے۔ آپ رک گئے اور بولے کاھنہ سے پوچھو وہ جو کہے گی وہی مان لیں گے۔ کاھنہ نے کہا ایک طرف 10 اونٹ دوسری طرف عبد اللہ۔ پھر بھی نام عبد اللہؓ ہی آیا۔ ہر اگلی بار اونٹوں کی تعداد دس بڑھا کر قرعہ ڈالتے نام عبد اللہؓ ہی کا نکلتا۔ یہاں تک کہ اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی۔ اب قرعہ ڈالا تو اونٹوں کا نام نکلا پھر تسلی کے لئے تین دفعہ قرعہ اندازی کی سو اونٹوں کے ہی نام نکلے۔

چنانچہ فدیہ میں سو اونٹ ذبح کیئے گئے۔ آپ نے پڑھا کہ دس اونٹ سے آغاز کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ پہلے انسان کی دیت دس اونٹ تھی لیکن حضور ﷺ کے والد کا صدقہ اب سو اونٹ ہو چکی ہے۔ اسماعیلؑ کی قربانی کا حکم ہوا تو اللہ نے دنبہ بھیج کر بچا لیا

marfat.com

۔بچایااس لئے کہ حضور ﷺ کا نوران کی پیشانی میں تھا ۔جب حضرت عبداللہ کے نام قرعہ نکلا تو سواونٹ فدیہ دینے پڑے۔اللہ انہیں بھی بچانا چاہتا تھا ۔ تبھی تو دس مرتبہ قرعہ اندازی کروائی گئی اور کسی نے یہ نہیں کہابس کیجئے۔ ہر اک کی آرزو تھی کہ یہ بچہ قربان نہ ہو۔ حضور ﷺ نے بارہا اپنا یوں بھی تعارف کرایا۔"انا ابن ذبیحین" میں دو ذبح ہونے والوں کا بیٹا ہوں۔ حضور ﷺ کے باپ کو اللہ تعالیٰ نے حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن سیرت سے بھی نوازا تھا ۔ بہت سی لڑکیاں آپ کے حسن پہ مرتی تھیں۔ آپ ان کے قریب تک نہ ہوتے اور کچھ تو بہت مشہور اور عالی نسب تھیں انہوں نے شادی کی دعوت دی آپ نے جواب دیا میں اپنے باپ کی مرضی کے بغیر شادی نہیں کرسکتا۔ آخر کار آپ کا نکاح حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہو گیا۔ آپ تجارت کی غرض سے گئے راہ میں بیمار گئے۔ حضور ﷺ کی ولادت سے قبل ہی **24** سال کی عمر میں **570**ء میں انتقال ہو گیا۔ **1400** سال بعد مسجد نبوی کی توسیع کیلئے جب زمین کھودی گئی تو حضور کے والد کا بھی جسد انور نکالا گیالیکن نوائے وقت اخبار نے لکھا کہ کفن تک میلا نہ ہوا تھا۔ سبحان اللہ۔

باپ کی قربانی :۔

سکھوں کے نویں گورو تیغ بہادر نے اپنے سکھوں کو باقاعدہ فوجیوں کی طرح تربیت دی 'اور انہیں منظم کیا۔ رائے رام نے حسد کرتے ہوئے بادشاہ اورنگزیب کے کان بھرے کہ تیغ بہادر اپنی علیحدہ سلطنت قائم کرنا چاہتا ہے۔ پہلی دفعہ تو رائے رام کے حملے کو راجہ جے سنگھ نے ناکام بنادیا مگر دوسری بار رائے رام کامیاب ہو گیا اور گورو تیغ بہادر کی گردن قلم کر دی گئی نعش کو توالی چبوترہ کے پاس میدان میں پڑی رہی اور نعش پر پہرہ بٹھادیا۔باپ کے بعد گورو گوبند سنگھ نے تخت نشین

marfat.com

ہوتے ہی اپنے دو ساتھیوں سے کہا اگر تم ہماری خوشی چاہتے ہو تو ہمارے باپ کی نعش دھلی سے لے آؤ... یہ دونوں چلے ان کا آپس میں رشتہ باپ بیٹے کا تھا۔ دونوں دھلی پہنچے ایک رتھ بان سے دوستی کی پھر اس کو اپنا مدعا بتلایا۔ وہ مان گیا کہ میں تمہارے گرو کی نعش انند پور تک پہنچا دوں گا۔ اب خطرہ یہ تھا نعش غائب کس طرح کی جائے پہرداروں نے صبح دیکھ لیا تو مسئلہ کھڑا ہو جائے گا باپ نے اپنے بیٹے سے کہا۔ دیکھ بیٹا میں تو زندگی دیکھ چکا ہوں اب تو اس انتظار میں جیتا ہوں کہ مرنا کب ہے۔ بیٹے تم مجھے قتل کر کے میری نعش گرو کی جگہ رکھ دو اور گرو کی نعش اٹھا کر لیجاؤ بیٹے نے باپ کی گردن کاٹی انکی نعش گرو کی جگہ رکھی۔ گورو کی نعش اٹھائی رتھ پر رکھی اور انند پور پہنچایا۔ گورو گوبند سنگھ پہلے ہی وہاں پہنچا ہوا تھا اس نے اپنے باپ گورو تیغ بہادر کی لاش دیکھی تو بولا مانگ کیا مانگتا ہے ؟۔ اس نے کہا گورو ھم بھنگی ہیں ہم سے نفرت کی جاتی ہے ہمیں تالاب میں نہانے کی اجازت نہیں۔ آئندہ سے ہمیں بھی امرتسر کے تالاب میں نہانے کی اجازت ہو۔ ایک باپ کی قربانی نے تمام سکھ بھنگیوں کو باعزت بنا دیا

باپ نے اپنی جان صدقہ دیدی :۔

ہمایوں بیمار ہو گیا اور اسکے زندہ بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔ "میر ابو البقاء" نے جو علم و فضل میں بلند مقام پہ فائز تھے بادشاہ ظہیر الدین بابر سے کہا ایسا لگتا ہے کہ شہزادہ کی زندگی کسی صدقہ کی طالب ہے اس لئے اگر بادشاہ سلامت کوئی قیمتی چیز اس پر قربان کریں تو شاید زندگی کے صدقے کے طور پر قبول کر لی جائے۔ بابر کے یہ بات دل کو لگی۔ وہ سوچنے لگا کون سی چیز قیمتی ہے جو میں اپنے بچے کے صدقے میں دوں۔ دوستوں سے بھی مشورہ کیا ایک صاحب کہنے لگے بادشاہ سلامت میری نظر میں علاؤ الدین خلجی کے خزانے سے حاصل کیا ہوا الماس جس کی

marfat.com

مالیت دولاکھ دینار ہے قیمتی ہے آپ اس کی قیمت غریبوں میں تقسیم کردیں بلیکن بابر نے اس بات کو پسند نہ کیا۔ کہنے لگا میرے بیٹے کی جان سے وہ ہیرا زیادہ قیمتی نہیں ہے۔ اگر اس وقت کوئی چیز قیمتی ہے تو وہ میری جان ہے۔ اس لئے میں اپنی جان اپنے بیٹے پہ صدقہ کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ بادشاہ سلامت نے رات کو وضو کیا دو نفل ادا کئے اور خدا کی بارگاہ میں رویا پھر اٹھ کر اپنے بیٹے ہمایوں کی چارپائی کے گرد تین چکر لگائے اور ہر چکر میں یہی کہا۔ اے اللہ یہ بیماری میں اپنے سر لیتا ہوں۔ اس کی یہ ادا شاید اللہ کو بھا گئی بیٹا تندرست ہو گیا اور باپ بستر علالت پہ دراز ہو گیا جب جان نکلنے لگی تو بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا اور چہرے پہ مسرت...

باپ کو بیٹے کے غم نے ختم کر دیا:۔

غیاث الدین بلبن ہندوستان کا ہٹلر

تھا۔ سختی کرنا وہ فرض سمجھتا تھا۔ وہ کہا کرتا تھا جو بادشاہ اپنا رعب ودبدبہ قائم نہیں رکھ سکتا وہ حکومت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس سخت گیر اور باجبروت بادشاہ کی کمر اس وقت جھک گئی جب اس کا بیٹا "خان شہید" دنیا سے رخصت ہو گیا۔ راتوں کو بے اختیار اٹھ جاتا اور زاروقطار بیٹے کے غم میں رونے لگ جاتا اور روتے ہوئے کہتا تھا۔ پودے سے اس کے پتے گر گئے۔ میرے لئے تو باغ قید خانہ بن گیا۔ چمن سے بلبلیں رخصت ہو گئیں۔ اس سانحہ پر میں کیسے فریاد نہ کروں؟۔ دنیا کو روشن کرنے والا چراغ بجھ گیا۔ میرے تو دن بھی راتوں کی طرح تاریک ہو گئے۔ بس یہی غم اس باپ کو ختم کر گیا اور اپنے بیٹے کے پاس چلا گیا۔

marfat.com

ھم دی ہوئی چیز واپس نہیں لیتے :۔

حضرت احمد بن عیسٰی رحمتہ اللہ کو لڑکپن ہی سے ریاضت و عبادت کا شوق تھا۔ ان کا من یہی چاہتا تھا کہ ایک کونہ ہو اور رونا ہو۔ نہ کھانا ہو نہ سونا ہو۔ ایک دن ان پر ذوق عبادت حد درجہ غالب ہوا اپنے والد گرامی کے پاس گئے اور عرض کی۔ لباجی! آپ مجھے اللہ کو ھبہ کر دیں۔ فرمایا جاؤ ھبہ کر دیا یہ وہاں سے رخصت ہوئے۔ مختلف فقراء و اولیاء سے فیض لیا۔ عرصہ دراز کے بعد اپنے وطن لوٹے رات کا وقت تھا اور بارش زوروں پہ تھی اپنے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے باپ کی آواز آئی۔ کون؟ انہوں نے کہا آپ کا بیٹا احمد ہوں تو والد گرامی نے اندر ھی سے آواز دی ۔ہاں ایک لڑکا تھا جسے ہم نے اپنے اللہ کو ھبہ کر دیا تھا اور چونکہ ہم عربی لوگ ہیں اس لئے دی ہوئی چیز واپس نہیں لیتے۔ انہوں نے رات مسجد میں بسر کی اور پھر راہ سلوک میں نکل کھڑے ہوئے۔

بیٹا'باپ سے پچاس برس بڑا :۔

بخت نصر نے جب فلسطین کو تباہ و برباد کر دیا کئی بنی اسرائیل قتل کیے اور متعدد کو قید کر کے لے گیا۔ چند ہی لوگ بچے۔ حضرت عزیر علیہ السلام کا دورِ نبوت تھا۔ آپ کی عمر 50 سال گھر سے گدھے پر بیٹھ کر نکلے راہ میں لاشیں دیکھیں۔ تو کہتے ہیں اللہ ان کو کیسے زندہ کرے گا!!! اللہ نے ان پر موت وارد کر دی۔ جس وقت سوئے تو سورج چڑھا ہوا تھا۔ ستر سال بعد بخت نصر مر گیا اور قیدیوں کو رہائی مل گئی۔ یہ تمام کے تمام بیت المقدس اور اس کے مضافات میں آکر آباد ہو گئے۔ یہ تمام علاقے پہلے سے بھی زیادہ آباد ہو گئے۔ سو سال مکمل ہوئے تو اللہ نے

marfat.com

عزیر علیہ السلام کے جسم میں روح کو لوٹا دیا آپ اُٹھے تو اللہ نے پوچھا کتنا عرصہ لیٹے ہو؟ انہوں نے سورج کی طرف دیکھا وہ غروب ہونے کے قریب تھا۔ آپ کا توشہ دان انگور کا عرق اور انجیر بالکل تازہ تھے۔ ان تین خارجی دلیلوں کو دیکھتے ہوئے فرمایا ایک دن یا آدھا دن ٹھہرا ہوں۔ اللہ نے فرمایا مکمل سو سال لیٹے رہے ہو۔ "گدھے کی طرف دیکھو" اس کی طرف دیکھا تو واقعی لگا کہ سو سال ہو چکے ہیں۔ اس جگہ اللہ نے عزیرؑ کے سوال کا جواب دو طرح سے دیا۔ انکو سو سال تک لٹا کے پھر اُٹھایا اور ان کی نظروں کے سامنے گدھے کی چمکتی ہوئی ہڈیوں پر گوشت چڑھایا اور مردہ گدھا زندہ کر دکھایا۔ آپ اپنے اسی گدھے پر سوار ہو کر اپنے محلے میں گئے۔ مکان پر گئے آپ بالکل جوان تھے۔ کسی نے نہ پہچانا۔ آپ نے اپنے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے ایک بڑھیا نکلی نابینا تھی اور عمر 120 سال آپ نے پہچان لیا کہ یہ میری لونڈی ہے۔ جب گیا تھا تو یہ بیس برس کی تھی اس نے پوچھا کون؟ آپ نے فرمایا میں عزیرؑ ہوں وہ کہنے لگی سو سال ہو گئے ہیں انکو جدا ہوئے آپ عزیرؑ نہیں ہو سکتے۔ آپ نے فرمایا میں عزیرؑ ہی ہوں۔ سو سال تک اللہ نے مجھے سلائے رکھا۔ کہنے لگی وہ اللہ کے نبی تھے اگر آپ میری بینائی ٹھیک کر دیں تو آپ کو عزیرؑ مان لوں گی۔ آپ نے اللہ سے دعا کی اللہ نے لونڈی کو بینائی عطا کر دی۔ اس نے آپ کا ہاتھ پکڑا کہنے لگی میں شہادت دیتی ہوں آپ بلاشبہ عزیرؑ ہیں۔ وہ آپ کو ساتھ لے کر بنی اسرائیل کے مجمع میں پہنچی۔ وہاں عزیر علیہ السلام کا بیٹا بھی بیٹھا ہوا تھا اس عورت نے کہا سنو! یہ عزیرؑ ہیں اور بیٹے سے کہا یہ تمہارے باپ ہیں۔ لوگوں نے حیرانی سے دیکھا۔ بیٹا 'باپ سے 50 برس بڑا!!! حضرت کے بیٹے نے کہا اگر آپ عزیرؑ ہیں تو دو نشانیاں آپ میں ضرور ہونی چاہیں۔ پہلی یہ کہ دونوں شانوں کے درمیان ہلالی شکل کا ایک کالا "مسہ" ہوگا۔ اور دوسری علامت یہ ہے کہ توریت موجود نہیں آپ

marfat.com

عزیرؑ ہیں تو آپ کو توریت زبانی آتی ہو گی۔ دونوں علامات ثابت ہو گئیں۔ بیٹے نے باپ کے شانے کو دیکھا تو ھلال کا نشان موجود تھا۔ آپ نے توریت بھی ان کو زبانی لکھوا دی۔ یہ وجہ تھی کہ یہودی عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا کہنے لگ گئے۔

باپ بیٹے کی قبر سے لپٹ کر رویا:۔

ھارون الرشید کو ایک عورت سے محبت ہو گئی انہوں نے چھپ کر نکاح کر لیا۔ ماں باپ کے ڈر سے اسے بصرہ بھجوا دیا۔ عورت بڑا روئی مجھے خود سے جدا نہ کرو میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔ ھارون الرشید نے کہا حالات سازگار نہیں ہیں۔ میں جونہی تخت نشین ہونگا تمہیں بلالوں گا یہ میری یاقوت کی انگوٹھی رکھ لو۔ بصرہ چلی جاؤ۔ جب میں خلیفہ بن جاؤں تو میرے پاس واپس چلی آنا وہ عورت بڑی خودار تھی بصرہ جا کر اس نے کنج تنہائی لی اور چند ماہ بعد اسکے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس کا نام رکھا "احمد"۔

کچھ عرصہ کے بعد ھارون الرشید بھی خلیفہ بن گیا اسے یاد تھا کہ میرا بچہ اب دنیا میں آچکا ہوگا۔ اس نے عورت اور بچے کو تلاش کرنے کے لئے بندے بصرہ دوڑائے۔ مگر بے سود اس عورت نے زہد و عبادت کی زندگی اختیار کر لی اور اپنے بیٹے کی اس طرح پرورش کی کہ وہ نہایت زاہد و عابد اور خدا ترس انسان بن گیا۔ ماں نے اپنے بچے کو سب کچھ بتا دیا مگر بیٹے نے بادشاہ کو چھوڑا اور ماں کی ہی خدمت کرنے لگا۔ مٹی کے برتن بناتا۔ جو کچھ کماتا۔ ماں کو کھلاتا۔ ایک روز ماں بھی داغ مفارقت دے گئی اور مرتے سمے اسے باپ کی دی ہوئی یاقوت کی انگوٹھی دے دی۔ احمد کو باپ سے کیا غرض وہ اللہ سے لو لگا بیٹھا۔ ایک روز برتن بناتا۔ جو کماتا۔ پھر چھ روز کھاتا۔ عین جوانی میں ہی اوپر بلاوا آگیا۔ تو ایک رشتہ دار کو یاقوت کی انگوٹھی دیتے ہوئے کہا جب میں مر جاؤں تو اسے خلیفہ کے پاس

marfat.com

لے جانا۔ ان کی وفات کے بعد اس آدمی نے انگوٹھی ہارون الرشید کو دی وہ دیکھتے ہی پہچان گیا اور بے تابی سے پوچھنے لگا اس انگوٹھی کا مالک کدھر ہے؟ اس نے عرض کی بادشاہ سلامت وہ بغداد میں رہتے تھے بڑے ملنسار، منکسر المزاج، خوددار، عبادت گزار تھے، گزشتہ روز ہی ان کا انتقال ہوا اور انہوں نے ایک پیام بھی دیا تھا۔ بولو بولو کونسا پیام؟ انہوں نے کہا تھا انگشتری کا مالک کہتا ہے۔ "دنیا کے نشہ میں موت نہ آجائے ہوش کرو۔ اللہ کے حضور شرمندہ ہونے سے ڈرو۔ کیونکہ وہاں کوئی عذر قبول نہ ہوگا" یہ سن کر ہارون الرشید رونے لگ گیا۔ اور کہا اے میرے بیٹے تو نے بالکل صحیح کہا۔ اللہ تمہیں جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اس قاصد کو دس ہزار درہم دیئے اور کہا جب شام ہو جائے تو آنا۔ چنانچہ وہ شام کو آیا تو ہارون الرشید نے کہا مجھے اس کی قبر پر لے جاؤ۔ باپ نقاب ڈال کر بیٹے کی قبر پر گیا۔ اور لپٹ کر رو دیا اور ساری رات روتا رہا۔

ابراہیم علیہ السلام کا باپ :۔

ابراہیمؑ کے باپ کا نام "تارخ" ہے یہ نمرود کے خاص الخاص چوبدار تھے۔ رات کے وقت ایک ہاتھ میں شمع پکڑتے اور ایک ہاتھ میں تلوار اور بادشاہ کے سرہانے پہرہ دیتے۔ ایک روز دربار لگا ہوا تھا نجومی چیختے چلاتے آئے۔ بادشاہ سلامت! بادشاہ سلامت! ایک دم آواز بلند ہوئی حدِ ادب۔ لیکن سب نے ایک ہی آواز میں کہہ ڈالا۔ بادشاہ آج ایک ستارہ دیکھا ہے جو پہلے نہیں دیکھا ان تین دنوں میں کسی وقت ایک لڑکا باپ کے صلب سے ماں کے رحم میں منتقل ہو جائے گا اسی وقت نمرود نے آرڈر دیا تمام بالغ مرد میرے ساتھ لشکرگاہ میں چلیں۔ اس نے یہ حکم اس لئے دیا تھا تاکہ کوئی مرد اپنی بیوی کے قریب نہ جا سکے۔ تیسرے روز اسے کوئی ضروری کام پیش آیا۔ سوچتا ہے کس مرد کو بھیجوں؟ آخر کار اس نے اپنا خاص الخاص آدمی "تارخ"

marfat.com

منتخب کیا۔ بلا کر کہنے لگا تم پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے بھیج رہا ہوں کام کرتے ہی سیدھا لشکر گاہ لوٹنا گھر نہ جانا "جو حکم بادشاہ سلامت میں یوں گیا یوں آیا"۔ ابراہیم علیہ السلام کے باپ نے کہا۔ آپ کام سرانجام دے کر لوٹنے لگے تو سوچا گھر والوں کو دیکھتا چلوں۔ گھر گئے بیوی اس قدر پیاری لگی کہ وظیفہ زوجیت ادا کر دیا۔ آپ بادشاہ کے پاس شام سے پہلے ہی پہنچ گئے۔ بادشاہ کے سونے کا وقت ہو گیا تھا تھوڑی سی گفتگو ہوئی اور آپ شمع اور تلوار پکڑ کر سرہانے کھڑے ہو گئے۔ صبح ہوئی تو بادشاہ شہر واپس آگیا۔ دربار لگایا اور نجومیوں سے پوچھا حساب لگا کر بتاؤ بچہ ماں کے رحم میں منتقل ہوا ہے؟ انہوں نے حساب لگا کر بتایا باشاہ سلامت بچہ تو ماں کے رحم میں منتقل ہو گیا ہے۔ بادشاہ نے آرڈر دیا آج سے ٹھیک نو ماہ بعد جن عورتوں کے ہاں بچے پیدا ہوں وہ انہیں مار ڈالیں۔ اگر حکم عدولی ہوئی تو بچہ بھی مار دیا جائے گا اور ماں باپ بھی۔ جب وقت قریب آیا تو اللہ کی قدرت ابراہیمؑ کی والدہ کے جسم سے کچھ ظاہر نہ ہوتا تھا اور آپ تھیں بھی کم سن۔ مگر ایک شام درد زہ ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام کے باپ اپنی بیوی کو لے کر ایک غار میں چلے گئے۔ وہاں اللہ کی قدرت و رحمت کا صدقہ وقت آسانی سے گزر گیا اور ابراہیمؑ پیدا ہوئے۔ ماں باپ بڑے خوش ہوئے۔ تارخ بہت خوش ہوا اللہ نے چاند سا بچہ عطا کیا۔ اب فکر دامن گیر ہوئی اگر بچہ ساتھ لیکر گیا تو تینوں قتل ہو نگے اور اگر ہم نے رات یہیں گزاری تو لوگ طرح طرح کے سوال کریں گے۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کے والدین نے بچے کو غار میں چھوڑا۔ دھانہ بند کیا اور گھر لوٹ آئے۔ کچھ نہ پوچھو رات کیسے گزری۔؟ باپ نے کانٹوں پہ گزاری۔ ماں کا رات بھر پہلو خالی رہا لیکن آنکھیں اشکوں سے بھری رہیں۔ باپ صبح نوکری سے واپس آیا۔ بیوی کو روتے دیکھا تو فرماتے ہیں ہم تمہارا درد سمجھتے ہیں ساری رات میں بھی بچے کے بارے میں سوچتا رہا۔ ماں کہنے لگی مجھے

marfat.com

بچے کے پاس جانے دو آپ نے فرمایا دن کے وقت جاؤ گی تو لوگ شک کریں گے کوئی دیکھ بھی سکتا ہے۔ تم یوں کیا کرو سورج ڈوبتے ہی نکل جایا کرو کسی کو شک بھی نہیں ہوگا۔ لوگ یہی سمجھیں گے رفع حاجت کیلئے جا رہی ہے۔ ماں خوش ہو گئی۔ غروب آفتاب ماں غار کے قریب گئی پتھر ہٹایا۔ بچے کو پر سکون پایا۔ حقیقت یہ تھی کہ بچہ تو اتنی دیر ماں سے دور رہ ہی نہیں سکتا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی لگادی تھی جب بچہ کو بھوک لگے تو اپنی دو انگلیاں انکے منہ میں ڈال دینا ایک سے شہد نکلے گا اور ایک سے دودھ۔ ابراہیم علیہ السلام پی لیتے اور آرام سے رہتے۔ ماں باپ میں سے جس کو وقت ملتا وہ رات ہی کو آتا بچے کو ملتا اور غار بند کر کے چلا جاتا۔ کہتے ہیں سات برس تک غار ہی میں رہے۔ ایک روز رات کو ماں ملنے آئی تو عرض کرتے ہیں ماں جی مجھے غار سے باہر لے چلو۔ میں باہر کی دنیا بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ باہر چاند ستاروں کو دیکھا اور بڑی دیر تک دیکھتے رہے پھر ماں نے کہا بیٹا بہت دیر ہو گئی ہے۔ غار میں چلو۔ چھپا کر خود چلی آئیں۔ ایک روز آپ کا باپ تارخ آپ کو ملنے آیا تو باپ سے پوچھتے ہیں ابو جی آپ نے مجھے چھپا کر کیوں رکھا ہوا ہے؟ کہنے لگے بیٹا نمرود کے ڈر سے۔ اگر اسے خبر ہو گئی تو وہ ہم تینوں کو قتل کر دے گا کچھ عرصہ کے بعد آپ کے ماں باپ فوت ہو گئے اور آپ کو آپ کے چچا نے پالا۔ چونکہ یہ نمرود کا بہت بڑا ہمدرد تھا اور بڑا بت پرست تھا اس لئے کسی نے اس سے کچھ نہ پوچھا اور آپ اپنے چچا آزر کے گھر میں رہنے لگے۔ (ملخص قصص الانبیاء)

آزر چچا ہے باپ نہیں :۔

۱۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ تفسیر مظہری میں "لابیہ آزر" کے تحت فرماتے ہیں۔ آزر ابراہیمؑ کا چچا تھا باپ نہیں عرب چچا کو بھی باپ کہتے ہیں۔

۲۔ امام رازیؒ فرماتے ہیں آزر چچا تھا باپ نہیں۔

marfat.com

۳۔ شہاب ھیثمی نے صراحت کی ہے کہ توریت وانجیل اور تمام اھل تاریخ نے لکھا ہے کہ آزر چچا تھا باپ نہیں۔

۴۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ ہم کو اسناد کیساتھ یہ بات پہنچی ہے کہ آزر چچا تھا باپ نہیں۔

۵۔ حضرت ابن عباسؓ، مجاہدؒ، ابن جریر کا قول ہے کہ آزر ابراہیمؑ کا چچا تھا باپ نہ تھا

۶۔ ابن المنذر کی تفسیر میں علامہ سیوطی نے پڑھا آزر ابراہیمؑ کا چچا تھا باب نہیں۔

۷۔ قاموس میں ہے کہ آزر چچا ہے باپ نہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ باپ نیک ہو تو بیٹا بھی نیک ہو گا :۔

یہ ضروری

نہیں کہ باپ نیک ہو تو بیٹا بھی نیک ہو گا اور یہ بھی ضروری نہیں کہ باپ برا ہو تو بیٹا بھی برا ہو گا اولاد کا نیک اور تابع فرمان ہونا یہ اللہ کا احسان ہوتا ہے۔ ماں باپ کا اثر تو ہوتا ہے۔ معاشرہ بھی اثرانداز ہوتا ہے۔ لیکن بڑا عنصر اللہ کا فضل و کرم ہے۔ آپ اس سے دعا مانگتے رہیں کہ یا اللہ اولاد دے تو صالح دے۔ کئی لوگوں کے باپ متقی و پرہیز گار تھے اولاد بدکردار نکلی۔ اور کچھ کے باپ برے تھے اولاد نیک نکلی۔ حضرت نوح علیہ السلام کے تقوٰی پرہیزگاری میں کس کو شک ہے؟ انہیں آدم ثانی کہا جاتا ہے۔ 950 سال عمر پائی۔ گھر نہ بنایا جھونپڑی ہی بنائی جب دنیا سے جانے لگے تو لیٹے ہوئے ہیں اور جھونپڑی چھوٹی ہے کہ پاؤں باہر آرہے ہیں فرشتے نے کہا 950 سال میں مکان تو اچھا بنا لیتے فرمانے لگے اللہ نے فرمایا تھا ایک روز تم نے واپس آنا ہے۔ سوچا جب چلے ہی جانا ہے تو مکان بنانے کی کیا ضرورت... سبحان اللہ۔

آپ کا نام مبارک شکر تھا۔ کہتے ہیں اللہ کی یاد میں کثرت سے رونے کی وجہ سے

marfat.com

نوح پڑ گیا۔ اللہ نے آپ کو چار بیٹے عطا کیے۔ سام۔ حام۔ یافث اور چوتھا یام۔ نوح علیہ السلام تبلیغ کرتے۔ لوگ کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے۔ آپ کو مارتے گالیاں دیتے جب ناامید ہو گئے تو آپ نے بد دعا کی یا اللہ کوئی کافر نہ چھوڑ اللہ نے فرمایا تم ایک کشتی بناؤ۔ آپ نے کشتی بنائی۔ دو سو گز لمبی۔ پچاس گز چوڑی۔ تیس گز اونچی۔ آپ کی عمر چھ سو سال ہوئی تو دوسرے مہینے کی سترہ تاریخ کو پانی زمین آسمان سے نکلنا شروع ہوا تین بیٹے تو باپ کے کہنے پہ کشتی میں سوار ہو گئے چوتھے بیٹے نے انکار کر دیا۔ باپ نے کہا آجاؤ۔ ڈوب جاؤ گے۔ بیٹے نے کہا میں پہاڑی پہ چڑھ جاؤں گا۔ چالیس دن تک پانی مسلسل نکلتا رہا۔ بیٹا ڈوبنے لگا تو باپ نے عرض کی یا اللہ میرے بیٹے کو بچا لے اللہ نے فرمایا یہ تمہارا بیٹا نہیں ہے۔ کیونکہ انہ عمل غیر صالح۔ اس کے کام اچھے نہیں ہیں۔ 150 دن کے بعد پانی کم ہونا شروع ہوا۔ کشتی ارارات کے پہاڑ پر رک گئی۔ نافرمان بیٹا ڈوب کر مر گیا۔ اور جو بیٹے باپ کے ساتھ چلے ساری دنیا انہی کی اولاد ہے۔ سارے انسانوں کے پہلے باپ آدم علیہ السلام ہیں ان کے بعد نوح علیہ السلام تک انسان چلتے رہے۔ پھر نوح آئے تو سارے ہلاک ہو گئے۔ یہ آدم ثانی کہلائے ان کے تین بیٹے پھر باپ بنے۔ تمام مخلوقات نوح علیہ السلام کے تین بیٹوں کی اولاد ہے۔ عرب و عجم کا باپ نوح کا بڑا بیٹا سام ہے۔ ھند اور حبش کی قوم حام کی اولاد ہے۔ اھل ترکستان یافث کی اولاد ہیں۔

باپ کا قتل:۔

"خلیفہ المنتظر بن متوکل عباسی" اس نے اپنے باپ کو تخت حاصل کرنے کے لئے قتل کر دیا۔ بادشاہ تو بن گیا مگر عوام کے دلوں میں جگہ نہ بنا سکا۔ ہر وقت ضمیر اس کو کوستا رہتا۔ رات کو سوتا تو ڈراؤنے خواب آتے۔ ایک دن چند اصحاب آئے دیکھا تو یہ سخت مضطرب تھا۔ سبب پوچھا گیا تو کہنے لگا میں نے خواب میں

marfat.com

اپنے باپ "متوکل" کو دیکھا وہ کہہ رہا تھا۔ اے منتظر! تو ہلاک ہو۔ تو نے مجھے قتل کیا مجھ پر ظلم کیا۔ میری خلافت کو غصب کیا۔ خدا کی قسم تو میرے بعد زیادہ دیر زندہ نہیں رہے گا۔ اور تیرا ٹھکانہ دوزخ ہو گا۔ یہ صرف پچیس سال زندہ رہا۔ مرتے ہوئے اپنی ماں سے کہتا ہے۔ "ماں مجھ سے دنیا اور آخرت دونوں چھن گئی ہیں" افسوس تو نے اس ہستی کو مارا جو تیری زندگی کا سبب بنی۔

باپ بیٹے کی دشمنی :۔

مرتضیٰ نظام شاہ حاکم احمد نگر اپنے بیٹے میراں حسین شاہ کا جانی دشمن تھا۔ باپ نے بیٹے کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس نے اپنے ایک خاص دوست اسماعیل خان دکنی کو اس کام پر مقرر کیا۔ میرزا خان کو اس بات کا علم ہوا اس نے عادل شاہی امراء سے مدد چاہی۔ **996**ھ میں ابراہیم عادل شاہ احمد نگر کی طرف بڑھا جونہی یہ بادشاہ قریب پہنچا تو مرزا خان نے احمد نگر کے تمام امراء کو ہم خیال بنا کر دولت آباد کے قلعے سے جا کر میراں حسین شاہ کو آزاد کیا۔ اتنے میں عادل شاہ احمد نگر سے پانچ کوس کے فاصلے پر بمقام مالور پہنچا تو میراں حسین شاہ نے باپ کو قید کر دیا اور خود تخت نشین ہو گیا۔ بعد میں اس نے اپنے باپ کو قید میں خوب تکالیف پہنچائیں اور آخر کار باپ کو اپنے ہاتھوں تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ آخر کار اس ظالم بیٹے کو سزا ملی۔ جمال خان مہدوی نے خوب طاقت حاصل کی اور حسین شاہ کو قتل کر دیا اور ملک پر بھی قبضہ کر لیا

(تاریخ فرشتہ)

marfat.com

باپ سالا :-

"سالا" انڈیامیں بطور گالی بھی استعمال ہوتا ہے۔ سید محمد شاہ ذوقی بمبئی میں اپنے ایک مرید کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے ایک روز ایک نوجوان آیا اور کہتا ہے۔ پیر صاحب ایسا تعویذ دو کہ وہ سالا ہمیں پیسے دینے لگے۔ شاہ صاحب پوچھتے ہیں ۔ کون سالا؟ تمہاری بیوی کا بھائی ؟ نہیں پیر صاحب "وہ سالا ہمارا باپ سالا" شاہ صاحب نے کہا تم کو تعویذ نہ دیں گے کیوں کہ تم اپنے باپ کو سالا کہتے ہو" (تربیة العشاق ص 458)

کچھ بچے صرف اس وجہ سے باپ کے دشمن ہو جاتے ہیں کہ وہ انہیں فضول خرچی کے لئے پیسے نہیں دیتا۔ بہت بری بات ہے۔ آپ اپنی عادات پر غور کریں اور سوچیں والد گرامی کا ایسا رویہ کیوں ہے ؟۔

باپ کے منہ پر طمانچہ :-

سلیمان علیہ السلام کے دور میں ایک مرد صالح تھا۔ ایک روز اس کے بیٹے نے شراب پی لی۔ باپ نے بیٹے کو ڈانٹا۔ بیٹے نے باپ کے منہ پر طمانچہ مارا۔ باپ کی آنکھ نکل گئی نشہ اترا تو اس نے اپنا ہاتھ کاٹ لیا۔ باپ رونے لگا کاش میری ہزار آنکھیں ہوتی اور ایک ایک کر کے نکل پڑتیں تو اچھا تھا پر تو اپنا ہاتھ نہ کاٹتا۔ اسکے بعد دونوں باپ بیٹا سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے آنکھ کو اسی جگہ پر رکھا اور ہاتھ کو اس کی جگہ پر پھر دعا کیلئے ہاتھ بلند کئے تو کہا۔

"اے اللہ باپ کی حرمت اور ماں کی شفقت کے صدقہ انکو شفا دے" چنانچہ اللہ نے دونوں کو شفا عطا کر دی۔

marfat.com

بیٹا باپ کا دشمن :۔

راجہ رنجیت دیو رحم دل، عادل، جموں کا حاکم اور یہ ریاست امن کا گہوارہ تھی۔ تمام پنجاب سے لوگ جموں آکر قیام پذیر ہوتے کیونکہ ادھر ڈاکہ زنی نہیں ہوتی تھی۔ اس ریاست کو سکھ لوٹنے کا خیال ہی کرتے تھے عمل نہ کر پاتے تھے کیونکہ راجہ کے پاس طاقت بھی تھی اور عوام بھی اس کی بہت خیر خواہ تھی۔ اس ریاست کا سکون تہہ وبالا ہوا کہ راجہ کا بڑا بیٹا برج راج دیو باپ کا مخالف ہو گیا۔ کیونکہ یہ چاہتا تھا کہ باپ مجھے ہمیشہ گدی دے۔ لیکن باپ چھوٹے کو جانشین بنانا چاہتا تھا۔ اس بات پر باپ بیٹے میں تنازعہ شروع ہو گیا۔ کچھ امراء باپ کی طرف اور کچھ امراء بیٹے کی طرف۔ بیٹے نے اپنے باپ کو نیچا دکھانے کے لئے سردار چرٹ سنگھ جو کہ بہت بڑا ڈاکو تھا اور ہزاروں کی تعداد میں اس کے ساتھی تھے سے مدد طلب کی۔ اس نے سردار حقیقت سنگھ اور جے سنگھ ڈاکوؤں کو بھی ساتھ ملایا اور ایک لشکر جرار بنا کر جموں کی طرف روانہ ہوئے۔ باپ نے بھی اپنی جان اور تخت بچانے کے لئے جھنڈا سنگھ گنڈا سنگھ سے مدد طلب کی۔ یہ بھی لشکر جرار کے ساتھ جموں کی طرف روانہ ہوا۔ علاقہ ظفر وال کے قریب دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہو گیا دونوں اطراف کے بندے قتل ہوتے گئے سردار بھی مارے گئے۔ آخر کار باپ نے بیٹے سے کہا تو ہی میری گدی کا وارث ہو گا۔ باپ کے مرنے کے بعد راجہ برج راج دیو جانشین ہوا اور عیش و عشرت میں پڑ گیا۔ باپ کے گستاخ کو سردار جہان سنگھ نے مزا چکھایا۔ جموں پر حملہ کر دیا رعایا کو خوب قتل کیا اور بے شمار دولت لوٹی۔ لیکن راجہ برج راج

marfat.com

دیوا اپنا خزانہ لیکر بھاگ گیا اور بھی امراء ادھر ادھر چھپ گئے۔ جہاں سنگھ پھر دوسرے دشمنوں کی طرف متوجہ ہوا۔ راجہ واپس آیا اور لوگ بھی واپس آگئے یہ خبر جہاں سنگھ کو مل گئی اس نے دوبارہ جموں کا رخ کیا اور بے خبری میں جالیا ریاست کو خاک میں ملا دیا۔ تمام بندوقیں، تلواریں اور خزانہ ساتھ لے گیا۔ باپ کا فیصلہ درست تھا اگر یہ بیٹا باپ کی بات مان لیتا تو کبھی بھی جموں کی ریاست یوں تباہ نہ ہوتی۔

باپ بیٹے کی جنگ :۔

لاہور کا حاکم سردار گوجر سنگھ بھنگی بڑا بہادر تھا۔

ہر ایک سکھ اس کی جوانمردی اور بہادری کا قائل تھا۔ اس کا ایک بیٹا صاحب سنگھ بھی بالکل باپ پر گیا تھا۔ بڑا بہادر اور زور آور مگر باپ نہ جانے اس کو پسند کیوں نہ کرتا تھا؟ وہ اپنے دو چھوٹے بیٹوں سکھا سنگھ اور فتح سنگھ سے محبت رکھتا تھا۔ اس کا رزلٹ یہ نکلا کہ باپ کہیں گیا ہوا تھا بیٹے نے باپ کے علاقے گجرات اور سودھرہ پہ قبضہ کر لیا۔ باپ نے تمام کارندوں کو قتل کر دیا باپ کو اس کی اطلاع پہنچی وہ فوج لے کر بیٹے کے مقابلے میں آگیا باپ بیٹا میں خوب تلوار چلی اور کئی مرے۔ بیٹا قلعہ بند ہو گیا باپ نے محاصرہ کر لیا۔ آخر کار راجہ رنجیت سنگھ کے باپ جہان سنگھ نے باپ بیٹا میں صلح کرائی۔ (تاریخ پنجاب صفحہ 145)

اپنے باپ کی عزت کرو تمہارا بیٹا تمہاری عزت کریگا :۔

ایک شخص کے بارے میں

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ میں "دیار بکر" میں اس کا مہمان ٹھہرا۔ وہ بہت امیر آدمی تھا۔ اس کا ایک جوان لڑکا تھا جس سے وہ بے انتہا محبت کرتا تھا۔ کیونکہ بڑی دعاؤں کے بعد اسے ملا تھا۔ کسی نے کہا تھا کہ فلاں درخت ہے وہاں جو بھی مراد مانگی جائے پوری ہوتی ہے

marfat.com

اس نے کئی راتیں وہاں گزاریں اور یہی دعا مانگی کہ یا اللہ مجھے اولاد عطا کر دے۔ اللہ نے اسے یہ لڑکا عطا کیا۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ایک دن میں نے سنا کہ وہ لڑکا اپنے دوستوں سے کہہ رہا تھا کاش کہ مجھے اس درخت کا علم ہو جائے میں وہاں جاکر دعا کروں یا اللہ اس بڈھے کو جلد موت دے۔ ظاہر ہے اگر آپ اپنے باپ سے نفرت کرتے رہے ہیں تو آپ کی اولاد ضرور نفرت کرے گی۔ جو جو آپ نے اپنے باپ کے ساتھ کیا ٹھیک اسی طرح آپ کا بچہ بھی کرے گا۔ اس لئے باپ خواہ ظلم بھی کرے باپ کی عزت کرو' ادب کرو تاکہ تمہارا بیٹا تمہاری عزت کرے۔ ڈیکن نے ایک مرتبہ کہا کہ ''حضرت آدم علیہ السلام کو ماں باپ کی خدمت نہیں کرنی پڑی۔ لہٰذا اس کی اولاد بھی اس فرض سے غافل ہے'' یہ جملہ اس کے معاشرہ پر تو شاید مکمل صادق آتا ہے البتہ اسلامی معاشرہ میں مکمل طور پر صادق نہیں آتا۔

میں نے بھی اسی جگہ باپ کو مارا تھا:۔

آج جو جو کچھ آپ اپنے باپ سے کریں گے کل کو آپ کا بیٹا بھی آپ کے ساتھ ویسا ہی کرے گا۔ حضرت ثابت البنانیؒ فرماتے ہیں کہ ''ایک جگہ کوئی شخص اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ کسی نے کہا او ظالم اپنے باپ کو کیوں مار رہا ہے؟ باپ بولا آپ دخل نہ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا۔ یہ مجھے اس کی سزا مل رہی ہے بیٹے کی کوئی خطا نہیں اس کو ملامت نہ کرو۔

باپ کی دعا:۔

ایک بار ھارون الرشید نے کسی جرم میں ایک باپ اور بیٹا کو ایک ساتھ حوالات میں بند کر دیا۔۔۔۔ باپ گرم پانی سے سحری کو وضو کرتا تھا اور حوالات

marfat.com

میں آگ لیجانا منع تھا بیٹے نے رات ہی کو برتن میں پانی ڈالا اور قندیل پر رکھ دیا وہ صبح تک کچھ گرم ہو گیا... فجر کی نماز کے لئے جب بیٹے نے باپ کو گرم پانی پیش کیا تو باپ نے پوچھا ۔" بیٹے یہ گرم کیسے کیا؟ بیٹے نے کہا ابو جی! رات بھر برتن قندیل پر رکھا اور کچھ گرم ہو گیا اس بات کو داروغہ نے سن لیا اس نے قندیل کو اونچا کر دیا۔ اب ہاتھ نہیں پہنچتا تھا لڑکے نے یوں کیا کہ برتن رات بھر اپنے سینہ سے لگائے رکھا پانی قدرے گرم ہو گیا فجر کے ٹائم وضو کیلئے پیش کیا تو باپ نے پوچھا یہ کیسے گرم کیا؟ عرض کی ابو جی! رات بھر برتن کو سینے سے چمٹائے رکھا باپ نے اسی وقت دعا مانگی "اے اللہ میرے بیٹے کو جہنم کی گرمی سے محفوظ رکھنا"

باپ کی خدمت کا اجر :۔

ایک شخص کے تین لڑکے تھے۔ کافی مالدار تھا۔ بیمار پڑ گیا تو بڑے بھائی نے کہا تم ساری وراثت لے لینا مجھے میرا باپ دے دو۔ میں بھی اس کی خدمت کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بڑا بیٹا مرتے دم تک اپنے باپ کی خدمت کرتا رہا۔ ایک رات سویا تو خواب میں دیکھتا ہے کہ کوئی کہہ رہا ہے فلاں مقام پہ جا اور ایک اشرفی لے۔ اس نے پوچھا اس میں برکت ہو گی؟... جواب ملا "نہیں" دوسرے روز خواب میں کسی نے کہا فلاں مقام سے دس اشرفیاں اٹھالو.... اس نے پوچھا "اس میں برکت ہو گی" "جواب ملا "نہیں"... تیسرے روز خواب آیا صبح فلاں مقام سے ایک اشرفی لے لو اس میں برکت ہو گی۔ اس نے اشرفی لیکر اس سے مچھلی خریدی۔ مچھلی پکانے کیلئے صاف کرنے لگا پیٹ چاک کیا تو دو ہیرے نکلے وہ بادشاہ کے حضور پیش کئے بادشاہ نے 60 ہزار اشرفیاں عطا کیں۔ خواب میں دیکھتا ہے کہ وہی آدمی کہہ رہا ہے کہ یہ تمہیں باپ کی خدمت کرنے کا ثمر ملا ہے۔

marfat.com

اعراف میں کون ہونگے ؟ :۔

اعراف۔ عرف کی جمع ہے یعنی

''حجاب کی چوٹیاں''ابن جریر اور بیہقی نے بطریق طلحہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان دیوار ہوگی۔ اعراف جنت ودوزخ کے درمیان۔ ایک میدان۔ جس میں نہ دوزخ جیسی سزا۔ نہ جنت جیسی ہوا۔ اس جگہ کون لوگ ہوں گے ؟ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری میں سورہ اعراف کی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اعراف کے متعلق دریافت کیا گیا۔ فرمایا'' یہ وہ لوگ ہونگے جو باپ کی اجازت کے بغیر جہاد کرنے گئے ہوں گے اور باپ کی نا فرمانی کرنے کی حالت میں ہی جہاد میں شہید ہو گئے۔ چونکہ باپ کے نافرمان تھے اس لئے ان کو جنت سے روک دیا جائے گا۔ لیکن راہِ خدا میں شہید ہوئے تھے اس لئے دوزخ میں نہیں بھیجا جائے گا۔

باپ کی وفات کی مبارک ؟

حضرت علیؓ کا نتقال ہوا بعد میں امام حسنؓ خلیفہ بنے تو آپ کی زوجہ محترمہ جن کا نام بھی عائشہ تھا۔ کہا خلافت مبارک ہو..... آپ کی آنکھیں غصہ سے سرخ ہو گئیں اور برہم ہو کر فرمایا کہ تم مجھے باپ کی وفات پر مبارکباد دے رہی ہو دور ہو جاؤ میری نظروں سے میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔(دار قطنی)

عورت کو کبھی موقعہ نہ دو کہ وہ آپ کے باپ کی توہین کرے۔ کچھ گھروں کے اندر دیکھا گیا ہے کہ باپ سے نوکروں سا کام لیا جاتا ہے اور سمجھا بھی جاتا ہے۔

marfat.com

باپ کا بدلہ :۔

عرب کا مشہور شاعر امراء القیس بادشاہ کا بیٹا تھا بڑا عیاش تھا۔ دشمنوں نے اس کے باپ کو قتل کر دیا اس نے تمام بری عادات ترک کر دیں اور اپنے قبیلہ کو ساتھ لیا اور باپ کے قتل کا بدلہ لینے کی ٹھان لی اسکو فتح ہوئی۔ بعد میں اپنوں کی غداری کی وجہ سے یہ دشمنوں کے ہتھے چڑھ گیا دشمن قتل کرنے لگے تو اس نے کہا میری دو لڑکیاں ہیں ایک پانچ سالہ ایک سات سالہ تم صرف اتنا کرنا کہ میرے قتل کے بعد انکو میرا یہ جملہ پہنچا دینا۔ "یابنتی امراء القیس ان اباکما"۔ (اے امراء القیس کی بیٹیو! بے شک تمہارا باپ) دشمنوں نے اسے قتل کر دیا اور پیام پہنچانے کے لئے گھر پہنچے لڑکیوں نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ کہنے لگے آپ کے والد گرامی ہمیں راستے میں ملے تھے انہوں نے ہمیں کہا کہ یہ پیام پہنچا دینا۔ لڑکیوں نے وہ مصرعہ سنا اور کہا آپ تشریف رکھیں کھانا کھا کے جایئے گا۔ ایک لڑکی گئی اور قبیلہ کے قاضی کو بلا لائی اور کہا یہ ہمارے باپ کے قاتل ہیں انہوں نے پکڑ لیا۔ قاضی نے پوچھا بیٹی تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ قاتل ہیں؟ کہنے لگیں ہمارے باپ نے ایک مصرعہ بھیجا۔ "یابنتی امراء القیس ان اباکما"۔ اس کے آگے یہی مصرعہ موزوں ہوتا ہے۔ قد قتل و قاتلاہ لدیکما۔ (یقیناً وہ قتل ہو چکا ہے اور اس کے قاتل تمہارے پاس ہیں۔) بعض اوقات معاملات نازک ہو جاتے ہیں آدمی حقیقت واضح الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا باپ اپنے بچے اور بچیوں کی ایسی تربیت کرے کہ وہ معاملات کی نزاکت کو سمجھ لیں۔ اکثر دھوکے باز آجاتے ہیں آپ کے والد صاحب نے بھیجا ہے۔ یا سکول میں پہنچ جاتے ہیں کہ بیٹا تمہارے ابو کو کام تھا ہم آئیں ہیں تمہیں لینے۔ ایسے حالات سے نبٹنے کے لئے بچوں کو پہلے سے تیار کرنا چاہیے۔

marfat.com

اگر کوئی بیٹا باپ کا بدلہ نہ لے وہ حلالی نہیں :۔

یہ جملہ گورو گوبند سنگھ کا

ہے اور اسی جملہ نے اس کی جان لے لی۔ گورو گوبند سنگھ ہر وقت یہی سوچتا رہتا تھا کہ کس طرح اورنگزیب سے اپنے باپ تیغ بہادر کا بدلہ لے۔ اس نے ایک روز تمام سکھوں کو جمع کیا اور کہا "میرے سکھو! تم میں سے کون ہے جو اورنگزیب سے میرے باپ کے خون کا بدلہ لے اور مجھے سکون پہنچائے۔ سب چپ ہو گئے۔ ایک گرو بولا۔ حضور! مارنے کی کیا ضرورت ہے آپ تو اتنے مہان ہیں اگر دل میں کسی کو ختم کرنے کا سوچ لیں تو وہ مر جاتا ہے۔ اگر آپ بادشاہ اورنگزیب کو اس طرح ماریں جس طرح اس نے آپ کو مارا پھر بھی مشکل نہیں ہے۔ آپ تو بڑے بہادر ہیں۔ گورو جی ان باتوں سے خوب **Pump** ہوئے اور بادشاہ کو اپنے ہاتھوں سے مارنے کی ٹھانی۔ اب یہ سوال پیدا ہوا اتنی طاقت کیسے حاصل کروں؟ اس نے ایک روز چند برھمنوں کو بلایا اور پوچھا تمہاری کتاب مہابھارت میں ہے کہ کیرواں اور پانڈوں کی لڑائی میں ارجن ایک تیر چلاتا وہ ہزار بندوں میں سے گزر جاتا۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ برھمنوں نے کہا اس کے پیچھے منتروں کی طاقت تھی وہ منتر پڑھتا تھا اور موکل اس کی مدد کرتے تھے۔ گورو نے پوچھا کیا میں یہ طاقت حاصل کر سکتا ہوں؟ برھمنوں نے کہا آوش۔ لیکن شہر بنارس کے منتر دان ہی یہ کام کر سکتے ہیں۔ گورو گوبند نے بنارس بندے دوڑائے۔ بڑی تلاش کے بعد ایک یکتائے زمانہ منتر دان ملا ۔ گورو نے اس کی عزت واحترام میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور اپنا مدعا پیش کیا۔ اس نے کہا آپ کا کام ہو سکتا ہے مگر ایک اور صاحبِ منتر کی ضرورت ہے ہم مل کر ہی آپ کو طاقت دلا سکتے ہیں گورو نے بہت سارو پیہ دیکر اسے دوسرا منتر دان ڈھونڈنے کے لئے روانہ کر دیا۔ آدمی مل گیا۔ دونوں نے کہا "ایک سال تک ہم منتر پڑھیں گے ہمیں ایک علیحدہ ہال

marfat.com

بنادیں جہاں آپ کے علاوہ کوئی نہ آئے اور اس مقصد کے لئے ہزاروں من گھی، تیل اور ناریل جلانے کے لئے چاہیے" گورو نے اپنے سکھوں سے بہت سارو پیہ اکٹھا کیا اور انند پور کے قریب کوہ نیشا دیوی میں ایک بلند دیواروں والا ہال بنادیا۔ دونوں منتر دان اور گورو گوبند سنگھ آگ روشن کر کے گھی تیل ناریل جلاتے رہتے اور منتر پڑھتے ایک سال گزر گیا تو برھموں نے کہا گوروجی آج صرف تم جاؤ گے تم کو "اشٹ بھجی دیوی" کے درشن ہونگے۔ گھبرانا نہیں۔ جو مانگو گے وہ تمہیں عطا کردے گی۔ برھمن باہر چلے گئے۔ گورو کمر میں تلوار حمائل کر کے بیٹھ گیا اور منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد نہایت ڈراؤنی عجیب و غریب اور مہیب شکل والی عورت ظاہر ہوئی۔ گورو گوبند سنگھ اسکی شکل دیکھ کر ڈر گیا اور مبہوت ہو گیا۔ زبان بند ہو گئی صرف تلوار اٹھا کر سامنے رکھ دی۔ دیوی نے تھوڑا سا رنگ اٹھا کر دستے کو لگا دیا۔ پھر غائب ہو گئی۔ ہوش آیا تو باہر آیا برہموں نے پوچھا کیا ہوا؟ ساری کہانی سنائی برہموں نے کہا آپ بولتے تو بہتر تھا۔ چلو کوئی بات نہیں فتح و نصرت آپ کی ہے تلوار کو چھو لینا ہی کافی ہے۔ برھموں نے ایک اور بات کہی۔ گروجی دیوی نے اس آگ سے رنگ لیا ہے اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کا اور آپ کے مذہب کا نام روشن ہو تو اسی آگ میں سر ڈال دو تم امر ہو جاؤ گے۔ گورو نے کہا یوں تو میں مر جاؤں گا سرداری کون کرے گا؟ برھمن بولے آپ کے بیٹے عیش کریں گے اور اگر آپ خود باشاہ بننا چاہتے ہیں تو اپنے بیٹوں میں سے کسی ایک کا سر کاٹ کے ڈال دیجئے۔ گورو گوبند سنگھ کے چار بیٹے تھے اور چاروں دادی ماں کے پاس رہتے تھے۔ گورو نے پیام بھیجا کہ ایک بچہ مجھے عطا کر دیجئے تا کہ میں اسے قتل کر کے "ھوم" میں ڈالوں اور ہمیشہ کی سلطنت پاؤں۔ دادی نے انکار کر دیا۔ اب اس نے اپنے سکھوں کو جمع کیا اور کہا تم بھی میرے پتر سمان ہو۔ کون ہے جو اپنا سر دے تا کہ میں کاٹ کر آگ میں ڈالوں

marfat.com

اور دیوی خوش ہو کر مجھے سلطنت عطا کر دے 25 آدمیوں نے سر پیش کیے۔ گورو نے ایک کا سر کاٹ کر آگ میں ڈال دیا اور خود بادشاہ سے ٹکر لے لی۔ فتح کیا ملنی تھی وزیر خان سے جان بچا کر بھاگا۔ آخر کار اس نے دکن میں گوشہ نشینی اختیار کر لی۔

ایک دفعہ ایک پٹھان سے ادھار گھوڑے خریدے۔ پٹھان نے سال کے بعد تقاضہ کیا تو گورو نے پھر بھی نہ دیئے بات تو تو میں میں سے لڑائی تک پہنچ گئی۔ گورو نے تلوار سے پٹھان کی گردن کاٹ دی۔ بعد میں گورو نے پٹھان زادوں سے معافی بھی مانگی اور ان کو اپنے ساتھ ہی رکھ لیا۔ کھانا کھاتے ہوئے یا کسی اور معاملہ میں بات چیت کرتے ہوئے اکثر گورو گوبند سنگھ لڑکوں کے سامنے یہ جملہ ضرور بولتا اگر کوئی بیٹا اپنے باپ کے قتل کا بدلہ نہ لے وہ حلال کا نہیں۔ پٹھان سنتے اور چپ ہو جاتے۔ ایک روز پٹھان زادے اور گورو جی اکیلے بیٹھے ہوئے تھے گورو نے کہا اگر کسی کے باپ کو کوئی ناحق مار ڈالے۔ قاتل اس کے بچوں کے سامنے بیٹھا ہو وہ نہ ماریں تو حرامی ہیں۔ پٹھان زادوں نے اٹھ کر خنجر سے وار کیا اور گورو کا پیٹ پھاڑ دیا۔

گیارہ لڑکوں کا باپ :۔

میں آپ سے پوچھوں کہ آپ کے بچے ہیں آپ ان کے لئے کیا چھوڑ رہے ہیں آپ مجھے مادی اشیاء گنوائیں گے۔ ساری زندگی کماتے رہتے ہیں اور آپ کے مرنے کے بعد دوسرے کھاتے رہتے ہیں۔ اولاد کو دولت نہ دو خراب ہو جائے گی۔ اخلاق دو علم دو۔ امیر ہو جائے گی۔ میں آپ کو ایک مثال سے سمجھاتا ہوں۔ ھشام بن عبدالملک گیارہ بیٹوں کا باپ۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز بھی گیارہ بیٹوں کے باپ۔ جب ھشام دنیا سے رخصت ہوئے تو ہر لڑکے کو باپ کی طرف سے دس دس لاکھ درھم ملا۔ لیکن جب عمر بن عبدالعزیزؒ دنیا سے رخصت ہوئے تو ہر لڑکے کو

marfat.com

صرف 19 درھم ملے۔ بڑے عرصے کے بعد ھشام بن عبدالملک کا لڑکا لوگوں سے صدقہ لے رہا تھا لیکن عمر بن عبدالعزیزؒ کا ایک بچہ ایک دن میں 100 گھوڑے جہاد کیلئے دے رہا تھا۔ آپ ذرا سوچئے یہ فرق کیوں ہوا۔ حالانکہ ہشام کے بچے امیر ہونے چاہئیں۔ آپ غور فرمائیں تو خود جان جائیں گے۔ بیٹے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ پوت۔ سپوت۔ کپوت۔ پوت جو باپ کی جائیداد کو قائم رکھے۔ سپوت' جو اس میں ترقی کرے۔ کپوت جو اس کو برباد کردے۔

حضور ﷺ باپ سے بڑھ کے ہیں :۔

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ حبشہ سے مدینہ تشریف لائیں تو ایک روز ان کے والد گرامی ابوسفیان صلح حدیبیہ کے معاہدہ کی مضبوطی کے لئے آئے تو اپنی بیٹی کے گھر بھی گئے۔ بستر پہ بیٹھنے لگے تو بیٹی نے بستر الٹ دیا۔ باپ کو تعجب ہوا کہ بجائے بستر بچھانے کے الٹ دیا!!!! پوچھتے ہیں "بیٹی ! یہ بستر ہ میرے قابل نہیں تھا یا میں بستر کے قابل نہ تھا؟" بیٹی نے جواب دیا "ابا جی! یہ حضور ﷺ کا پاک بستر ہے اور آپ بوجہ مشرک ہونے کے ناپاک ہو آپ کو اس بستر پہ کیسے بٹھا سکتی ہوں۔

"تیرا باپ تجھ پہ قربان ہو"

یہ جملہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت بولا جب آپ کا بیٹا آپ کے ہاتھ سے کوڑے کھاتے کھاتے دنیا سے رخصت ہو گیا۔ اس کا پس منظر حضرت مجاہدؒ سے سنیئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے چشم دید واقعہ مجھے یوں بتلایا۔

"میں ایک روز مسجد نبوی میں بہت سے لوگوں کے ساتھ حضرت عمرؓ کی محفل

marfat.com

میں بیٹھا ہوا تھا۔ایک عورت آئی اور اپنے بچے کو پیش کر کے رونے لگی۔ حضرت عمرؓ نے رونے کا سبب پوچھا تو کہنے لگی ایک روز میں بنی النجار کے باغ سے گزر رہی تھی کہ آپ کا لڑکا ابو شحمہ نشے میں چور تھا مجھے باغ کی طرف لے گیا اور زبردستی مطلب بر آری کی۔ میں نے شرم کے مارے کسی سے کچھ نہ کہا اب لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ ہمارے درمیان فیصلہ کیجئے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے مخاطب ہو کر کہا آپ لوگ یہیں بیٹھیں میں ابھی گھر سے ہو کر آیا۔ حضرت عمر گھر پہنچے ابو شحمہ کھانا کھا رہے تھے آپ نے کہا جلد کھالو شاید آخری کھانا ہو۔باپ کی بات سن کر بیٹا پریشان ہو گیا کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔باپ نے قسم دیکر پوچھا "کیا تم نے کبھی شراب پی"؟جی ہاں ایک مرتبہ ایسا ہوا پھر میں نے توبہ کر لی۔دوسرا سوال کیا۔کیا تم نے نشے میں کسی عورت سے بدکاری کی؟ بیٹے نے ندامت سے سر جھکا لیا۔ آپ کے بار بار پوچھنے پر انہوں نے اقرار کر لیا۔باپؓ نے بیٹے کو گریبان سے پکڑا اور مسجد کی طرف لے گئے اصحاب رسولؐ پہلے موجود تھے سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا "عورت سچی ہے ابو شحمہ مجرم ہے"۔اپنے غلام افلح سے کہا اس کے کپڑے اتروا کر حد جاری کرو۔ بیٹے نے گڑگڑا کر باپ سے رحم کی درخواست کی تو باپ نے کہا میں حد اس لئے جاری کر رہا ہوں تا کہ اللہ تم پر رحم کرے۔

مسلسل دروں کی وجہ سے ابو شحمہ کی حالت غیر ہو گئی۔ صحابہ نے سفارش کی ماں نے سفارش کی آپ کوڑے مارتے گئے۔جب وقت قریب آیا تو بیٹے نے کہا۔ابا جی آپ پر سلامتی ہو۔ تو باپؓ نے جواب دیا۔جب تم محمدؐ سے ملو تو میرا سلام پہنچانا اور عرض کرنا میں عمر کو قرآن پڑھتا اور حدود کو قائم کرتا چھوڑ کر آیا ہوں۔ آخری کوڑے پر ابو شحمہ نے چیخ ماری اور جاں بحق ہو گئے۔باپ باپ ہی ہوتا ہے دوڑ کر بیٹے کی گردن کو گود میں رکھا اور رونے لگ گئے۔ کبھی پیشانی چومیں تو کبھی رخسار اور بھرائی ہوئی آواز میں فرماتے جاتے

marfat.com

"تیرا باپ تجھ پہ قربان ہو۔ تو حق پہ قتل ہوا" (مخزن اخلاق)

اولاد اسی وقت خراب ہو جاتی ہے جب باپ بیٹے یا بیٹی کے جرم سے چشم پوشی کرتا ہے۔ پہلے اولاد کو سمجھاؤ کہ تمہارا یہ جرم ہے پھر سرزنش دو اور جب کبھی کسی طرف سے آپ کے بیٹے کی شکایت آئے فوراً بیٹے کی صفائی پیش نہ کرو۔ اگر معاملہ سنگین ہے تو دونوں اطراف کو اکٹھے بیٹھا کر پھر فیصلہ کرو۔ کیونکہ اگر آپ صرف بیٹے سے گفتگو کریں گے تو یہ اکثر ماں باپ کے سامنے جھوٹ بیان کرتے ہیں۔

عقلمند باپ :۔

ایک آدمی جواہرات کا کام کرتا تھا۔ کہیں اسکے ہاتھ ایک بیش قیمت ہیرا لگا۔ اس کے تین بیٹے تھے وقت اخیر آ گیا اس نے اپنی زندگی میں ہی تمام دولت تینوں میں مساوی مساوی تقسیم کر دی اور ہیرے کے متعلق کہا کہ یہ میں اس بچے کو دونگا جو میرے ان چند بقیہ ایام میں کوئی زبردست نیکی کرے گا۔ اب تینوں نیکیاں کرنے میں مصروف ہو گئے۔ چند دنوں کے بعد بڑا بیٹا آیا۔ لاباجی ھیرا مجھے عنایت فرمادیں میں نے ایک بڑا نیکی کا کام کیا ہے۔ باپ نے پوچھا "کونسا"؟ بیٹے نے کہا "ایک شخص نے پانچ ہزار دینار میرے پاس امانت رکھے۔ گواہ تھا نہ رسید۔ جب وہ طلب کرنے آیا تو میں نے دے دیا حالانکہ میں رکھ بھی لیتا تو وہ میرا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا۔ باپ سن کر ہنسا۔ ٹھیک ہے اگر دوسرے بچوں کا کام تم سے اچھا نہ ہو تو ھیرا تمہارا ہو گا۔

چند روز کے بعد دوسرا لڑکا بوڑھے باپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ھیرا طلب کیا باپ نے پوچھا کس نیکی کے عوض؟۔ لڑکے نے جواب دیا۔ میں دریا کے قریب سے گزر رہا تھا۔ طغیانی آئی ہوئی تھی اچانک ایک لڑکا پل پر سے دریا میں گر گیا کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ لڑکے کو بچالیں حتی کہ ماں باپ بھی کنارے پہ کھڑے ہو کر واویلا تو کر رہے تھے کوئی چالا

marfat.com

نہیں چل رہے تھے۔ میں نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر اس بچے کو بچالیا اس سے بڑھ کر اور کیا نیکی کی مثال ہو سکتی ہے۔ میں ہی ہیرے کا حقدار ہوں۔ باپ نے ہنس کر کہا ہمدردی اور انسانیت کا ایک معمولی فعل ہے۔ ٹھیک ہے اگر تیسرے بیٹے نے کوئی بڑا کام نہ کیا تو یہ ہیرا تمہارا ہوگا۔

سب سے چھوٹا بیٹا باپ کے پاس آتا سلام کرتا خدمت کرتا اور چلا جاتا۔ ایک دن باپ نے پوچھا تم نے کوئی کارنامہ نہیں کیا کہ ھیرا تم لے لو۔ بیٹے نے سر جھکا کر کہا اباجی ھیرے کے حصول کے لئے نیکی کرنا کوئی اچھا فعل نہیں ہے۔ باپ بڑا متاثر ہوا۔ دوسرے دن بیٹا رات کو لیٹ گھر آیا باپ کو سلام کیا جسم کو دبایا اباجی پوچھنے لگے بیٹا خیریت تھی دیر سے آئے ہو؟ کہا اباجی میں واپس آرہا تھا تو مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے بلندی پر کوئی جسم ہے میں اوپر چڑھا دیکھا تو وہ میرا جانی دشمن تھا اور شراب کے نشے میں دھت بے خبر کنارے پر پڑا تھا اگر ذراسی حرکت کرتا تو گر پڑتا اور مر جاتا۔ میں نے اسے اٹھایا اور اپنے منہ پر کپڑا لپیٹ لیا تاکہ اگر اسے ہوش آجائے تو میری صورت دیکھ کر شرمندہ نہ ہو۔ میں اسے پشت پر اٹھا کر گھر چھوڑنے چلا گیا اس لئے اباجی دیر ہوگئی۔ باپ نے بیٹے کی پیشانی چوم لی اور ہیرا نکال کر سب سے چھوٹے بیٹے کو دے دیا اور کہا نیکی وہی ہوتی ہے جو دشمن سے کی جائے۔

میرا باپ بھی ہوتا تو قتل کر دیتا :۔

حضرت شیبہؓ بن عثمان عبدری کا باپ اسلام کا سخت دشمن تھا یہ غزوہ اُحد میں حضرت علیؓ کے ہاتھوں مارا گیا۔ یہ بھی اسلام کی دشمنی میں ہی رہے فتح مکہ اللہ نے ان کو قبول اسلام کی توفیق دی ایک روایت میں ہے کہ غزوہ حنین میں جب مسلمانوں کے قدم ڈگمگائے تو شیبہ نے چاہا کہ آج میں

marfat.com

اپنے باپ کا بدلہ لے لوں وہ حضور ﷺ کو شہید کرنے کے لئے آگے بڑھے تو دیکھا کہ حضور کی دائیں جانب حضرت عباسؓ اور بائیں جانب حضرت ابو سفیان بن حارث حفاظت کر رہے ہمیں انہوں نے حضور ﷺ کو پشت سے وار کرنے کا ارادہ کیا ان کا اپنا بیان ہے کہ اسی وقت میرے اور حضور ﷺ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ ظاہر ہوا ۔ میں نے خوفزدہ ہو کر اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ اسی وقت حضور ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا شیبہ میرے نزدیک آ۔ میں قریب گیا تو حضور ﷺ نے میرے سینے پہ ہاتھ رکھا اور دعا کی الہٰی شیبہ کو شیطان کے شر سے بچا فرماتے ہیں اللہ نے میرے دل کو تمام برے خیالات سے پاک کر دیا اللہ کی قسم حضور مجھے اتنے محبوب ہو گئے کہ اگر میرا باپ بھی حالت کفر میں میرے سامنے آتا تو میں اس کو بھی اپنی تلوار سے قتل کر دیتا۔

ابا جی آپ سے میرا کوئی تعلق نہیں :۔

حضرت طفیل دوسی جب اسلام قبول کر کے قبیلہ میں گئے تو صبح اٹھے تو والد صاحب ملنے آئے تو آپ نے فرمایا ابا جی مجھ سے پرے رہیے۔ میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ باپ نے حیران ہو کر پوچھا کیوں۔ آپؓ نے کہا ابا جی میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور محمد ﷺ کی پیروی کر لی ہے۔ باپ نے محبت سے کہا بیٹے جو تمہارا دین وہی میرا دین ہے۔

باپ نے تلوار سے سر قلم کر دیا :۔

شیخ عبدالقادر قوصیؒ ایک مرتبہ اپنے بیٹے کے ساتھ بیٹھے کھانا تناول فرما رہے تھے کھانے میں کدو شریف بھی تھا۔ آپؒ نے فرمایا بیٹے! ”حضور ﷺ کو کدو بڑا پسند تھا“ بیٹے کی زبان سے نکل گیا یہ تو ایک گندی چیز ہے“ باپ کو غصہ آیا کہ نبی ﷺ کی پسند کو ناپسند قرار دیا۔ تلوار پکڑی اور گردن اڑا دی۔

marfat.com

تمہیں حضور ﷺ کی پسند۔۔۔پسند نہیں ہے تو تو بھی مجھے پسند نہیں ہے۔

(لوامع الانوار جلد ا ص ۱۳۰)

اپنے باپ کو سلام کرو:۔

یمن کے ایک معزز قبیلے کے رئیس حارثہ بن شراحیل کی زوجہ محترمہ سعدی بنت ثعلبہ اپنے آٹھ سالہ بیٹے زید کو لیکر میکے جارہی تھیں کہ راہ میں قین بن جسر کے لوگوں نے قافلہ پر چھاپہ مار کر مال واسباب لوٹا اور ساتھ ہی بچوں کو بھی اُٹھا کر لے گئے ان میں زید تھے جب آپ کے باپ کو پتہ چلا تو ان کا حال تو ماں سے بھی زیادہ خراب ہو گیا وہ تو دیوانہ وار قریہ قریہ اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے لگے۔اس قدر حالت غیر ہو گئی کہ درختوں کے پاس کھڑے ہو کر پوچھتے میرا بیٹا تو نہیں دیکھا؟اے ھواؤ تم تو بتاؤ۔ میرے بیٹے کو کہیں دیکھا ہے؟جب وہ بیٹے کے غم میں نوحہ پڑھتے اپنے تو اپنے دشمن بھی رونے لگ جاتے۔لوگوں کو باپ کا بیٹے کے غم میں لکھا ہوا نوحہ زبانی یاد ہو گیا۔ادھر رھزنوں نے زید کو عکاظہ کے بازار میں جا کر بیچ دیا۔وہاں سے حکیم بن خزام نے 400درھم میں خرید کر اپنی پھوپھی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی نذر کر دیا۔جب حضور ﷺ کا نکاح ہوا تو حضور ﷺ نے اپنی بیوی خدیجہؓ سے اسے مانگ لیا۔وقت گزرتا گیا اس بچے کو اتنا پیار ملا کہ ماں باپ کی کمی محسوس نہ ہوئی۔کافی عرصہ گزر گیا کہ بنو کلب کے چند لوگ حج کرنے آئے وہ زیدؓ کے باپ کا لکھا ہوا نوحہ پڑھ رہے تھے تمام لوگ دم بخود ہو کر سن رہے تھے۔زیدؓ کا بھی گزر ہوا نوحہ میں اس قدر سوز تھا کہ آپ کھڑے ہو کر سننے لگ گئے ان میں ایک آدمی نے پہچان لیا کہ یہ تو ہمارے سردار حارثہ بن شراحیل کا بیٹا زید ہے۔اس نے قریب آکر پوچھا تو اس کا خیال درست نکلا وہ بولا زید تم ادھر پھر رہے ہو اور تمہارا باپ تیری یاد میں پاگل ہو گیا۔ چلو ہمارے ساتھ چلو آپ نے فرمایا

marfat.com

نہیں جاؤں گا۔ انہوں نے واپسی جاکر حارثہ کو بتایا کہ تمہارا بیٹا مکہ میں ہے۔ باپ نے سنتا تھا کہ بیٹے اور بھائی کو ساتھ لیا مکہ چل پڑے۔ حضور ﷺ کے در پہ پہنچ کر آہ وزاری شروع کر دی۔ اے کریم ابن کریم مجھ پر رحم کیجئے۔ مجھے میرا بیٹا لوٹا دیجئے۔ حضور ﷺ باہر آئے پوچھا تمہارا بیٹا کون ہے ؟ کہا جی زید میرا بیٹا ہے۔ آپ نے اندر بلایا۔ بٹھایا۔ زیدؓ کو آواز دی وہ جب آئے تو آپ نے پوچھا انہیں پہچانتے ہو ؟ جی ہاں یا رسول اللہ۔ یہ والد صاحب ہیں۔ وہ چچا ہے اور یہ میرا بھائی ہے۔ حضور نے فرمایا چلو اپنے باپ کو سلام کرو۔ بیٹا آگے بڑھا باپ نے سینے سے لگا لیا اس قدر رویا کہ داڑھی اور دامن تر ہو گیا۔ باپ نے روتے ہوئے منت کی آپ جتنی چاہیں دولت لے لیں مجھے میرا بیٹا لوٹا دیں۔ آپ نے فرمایا قیمت کی بات نہیں آپ اپنے بیٹے کو لیجا سکتے ہیں۔ باپ نے کہا بیٹے چلو۔ گھر چلیں تاریخ یہ جملہ سن کر حیران رہ گئی۔ کہ بیٹے نے کہا میں حضور ﷺ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ حضور ﷺ اس قدر خوش ہوئے کہ کعبہ میں کھڑے ہو کر اعلان فرمایا "میں زید کا باپ ہوں"

باپ کی سفارش :۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں جب اُحد کا

معرکہ پیش ہوا تو میں 13 سال کا تھا مجاہدین جانے لگے تو میرا بھی ساتھ جانے کو من چاہا۔ حضور ﷺ نے میری استدعا کو قبول نہ فرمایا۔ میرے والد گرامی آگے بڑھے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے کے قوی اچھے ہیں اور ہڈیاں موٹی ہیں آپ لڑنے کی اجازت دیجئے۔ حضور ﷺ نے کم عمر ہونے کی وجہ سے اجازت نہ دی۔ لیکن آپ غور فرمائیں کہ باپ کس سلسلہ میں بیٹے کی سفارش کر رہا ہے۔ سبحان اللہ کیا باپ تھے !!! جو بیٹے بچوں کو حضور کے نام پر قربان کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔

marfat.com

باپ کے کہنے پہ طلاق :۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی بیوی عاتکہ سے اس قدر محبت تھی کہ ایک دفعہ جہاد میں شریک نہ ہو سکے اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ تمہاری بیوی تم کو اللہ سے دور لے جا رہی ہے اس لئے اسے طلاق دے دو۔ اپنے باپ کی بات مانتے ہوئے عبداللہ بن ابو بکر نے طلاق دیدی۔ (اُسد الغابہ)
امام غزالی فرماتے ہیں "جس بیوی سے تیرے متقی ماں باپ ناراض ہوں اس کو طلاق دینا خدمت والدین میں داخل ہے۔

میرا باپ عیسائی ہے :۔

بشیر بن الولید الکندی سے روایت ہے کہ ایک آدمی امام ابو یوسفؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے مسئلہ پوچھا۔ "میر لباپ عیسائی ہے اور بہت بوڑھا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اسے کلیسا میں عبادت کیلئے آتے جاتے دیکھتا ہوں اور راستے میں مڈبھیڑ ہو جاتی ہے کیا ان کا ہاتھ پکڑ کر سہارا دے دیا کروں ؟" امام صاحب نے فرمایا۔ "ھاں.... جب وہ گرجا سے واپس آرہا ہو گرنے لگے تو سہارا دے دیا کرو۔ لیکن جب جارہا ہو تب نہیں" معلوم ہوا کہ معصیت میں باپ کی مدد نہیں کرنی چاہیے ہاں گناہ سے لوٹے تو ضرور مدد کرو۔ کیونکہ وہ باپ ہے۔

marfat.com

باپ بیٹے کے پیار کی لازوال داستان :۔

شہر کنعان میں رہنے والے ایک
عظیم و کریم باپ کی داستان جس نے بیٹے کی جدائی میں رو رو کر بینائی ضائع کر دی۔ وہ عظیم باپ یعقوبؑ ہیں اور عظیم بیٹا حضرت یوسفؑ ہیں۔

حضرت یعقوبؑ نے نکاح کیا "ولیا" سے تو چھ فرزند پیدا ہوئے۔ ا۔ یہودا۔ ۲۔ شمعون۔ ۳۔ روئیل۔ ۴۔ لاوی۔ ۵۔ زیان۔ ۶۔ رولوں۔

ایک لونڈی "کافلہ" سے دو فرزند ا۔ دامن اور۔ ۲۔ یغشانی پیدا ہوئے۔ دوسری لونڈی "زلفہ" سے کارا اور اشیر پیدا ہوئے۔ پہلی بیوی کی بہن راحیل سے شادی کی اس سے دو فرزند یوسفؑ اور انکے دو سال بعد بنیامین پیدا ہوئے۔ (جامع اعظم)

یہ عظیم باپ کنعان میں رہتا تھا۔ ان کی ہزار ہا بھیڑ بکریاں تھیں اور انہیں پر اس خاندان کی گزر بسر ہوتی۔ اللہ نے انکو ایک بیٹا عطا کیا اور ٹھیک دو سال بعد ان کی بیوی ایک بچے کو جنم دے کر فوت ہو گئیں۔ جن بچوں کی والدہ فوت ہو جائے تو باپ لا شعوری طور پر اس بچے کی طرف زیادہ توجہ کرتا ہے تاکہ اسے ماں کی کمی محسوس نہ ہو۔ لیکن پھر بھی باپ جتنا بھی کریم، رحیم، شفیق و رفیق ہو ماں کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ کے دودھ پیتے بیٹے بنیامین اور دو سال کے یوسفؑ کو اپنی بہن کے ہاں چھوڑ دیا۔ وہ بھی دونوں کا اپنے بچوں کی طرح خیال رکھتیں۔ یوسفؑ جوں جوں بڑے ہوتے جاتے آپ کا حسن اور اخلاق بھی بڑھتا جاتا۔ جو بھی آپ کی صورت دیکھتا دیوانہ ہو جاتا۔ آپ اپنے باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے۔ جب تک باپ اپنے بیٹے کو دیکھ نہ لیتا دن نہ گزرتا وہ اپنی بہن کے گھر جاتے دیر تک بیٹھے رہتے۔ دیکھتے رہتے۔ بچے سے باتیں کرتے پیار کرتے۔ پھر بھی جی نہ بھرتا۔ یہی من کرتا کہ میرا بیٹا 24 گھنٹے میری نظروں کے سامنے رہے۔ ایک

marfat.com

روز اپنی بہن سے کہہ دیا بہن اب میں زیادہ سفر بھی نہیں کر سکتا اور اپنے بیٹے کے بغیر رہ بھی نہیں سکتا۔ آج اسے تیار کردیں ساتھ لے جاؤں۔ یہ سنتے ہی بہن پریشان ہوگئی۔ ان کا بھی من نہیں چاہتا تھا کہ یوسفؑ مجھ سے جدا ہوں۔ تھوڑی دیر خاموش رہ کر بولیں اچھا بھائی کل آکر لے جانا آپ آؤ گے تو بیٹا تیار ملے گا۔ اتنا عرصہ رہا ہے خالی ہاتھ بھیجنا اچھا نہیں لگتا۔ آپ مان گئے۔ بہن نے اپنے پاس رکھنے کا حیلہ سوچ لیا ۔ دوسرے روز نہلا دھلا کر خاندانی متبرک کمر بند بچے کی کمر پر باندھ کر اور کپڑے پہنا دیئے۔ جس وقت یعقوب علیہ السلام آئے بیٹا لے کر چلے گئے۔ پیچھے سے بہن نے اعلان کیا ہمارا خاندانی کمر بند چوری ہوگیا ہے۔ تلاش کرتے کرتے بھائی کے گھر پہنچ گئیں۔ وہاں یوسفؑ کی تلاشی لی گئی تو کمر بند مل گیا۔ قانون یہ تھا کہ جس سے چوری کا مال برآمد ہو جائے وہ سال مالک کے پاس رہے۔ آپ نے یوسفؑ کو اٹھایا اور چل دیں۔ یعقوب علیہ السلام کچھ نہ بولے۔ بہن کے حیلہ کو سمجھ گئے۔ کیونکہ بچے معصوم نے کمر بند کیوں چرانا تھا۔ اللہ کی قدرت سال کے مکمل ہونے سے پہلے ہی بہن کا انتقال ہوگیا۔ باپ اپنے جگر کے ٹکڑے کو پاس لے آیا۔

باپ اپنے بیٹے کو ہر وقت نظروں کے سامنے رکھتا۔ یہ بیٹا سوتا تو باپ کی گود میں سر رکھ کر ماں، دوست اور باپ یہ سب کچھ باپ ہی تھا۔ عمر دس سال ہے جمعہ کے روز بیٹا باپ کی گود میں سر رکھے سو رہا تھا کہ یکایک چونک کر اُٹھے۔ باپ نے بے چین ہو کر پوچھا بیٹے کیا ہوا؟ ابا جی میں نے خواب دیکھا۔ ایک عظیم الشان پہاڑ پر میں بیٹا ہوا ہوں۔ پہاڑ کے چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ ہے۔ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو دیکھتا ہوں کہ دروازے کھلے ہیں پھر اچانک آسمان کے گیارہ ستارے اور چاند سورج پہاڑوں پر اترے اور میری تعظیم کو جھک گئے۔ (تاریخ روضۃ الصفاء)

marfat.com

ان گیارہ ستاروں کے نام حضور ﷺ نے بتائے۔ 1۔ جریان۔ 2۔ ذیال۔ 3۔ طارق۔ 4۔ قابس۔ 5۔ عمودان۔ 6۔ فلیق۔ 7۔ مصبح۔ 8۔ فروح۔ 9۔ فرغ۔ 10۔ وتاب 11۔ ذوالکتفین (تفسیر کبیر صفحہ 103 جلد 5)

عظیم باپ نے اپنے بیٹے کا منہ چوما اور فرمایا۔ اے میرے پیارے بیٹے یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا اور ساتھ ہی مستقبل کی خبر بھی دی کہ رب تم کو برگزیدہ کرے گا اور خواب کی تعبیر بتانے کا علم سکھائے گا جب باپؑ اپنے بیٹےؑ سے گفتگو کر رہا تھا تو بیوی "ولیا" سن رہی تھی اس نے جا کر باقی بیٹوں سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ سارے بیٹے سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔ "ابا جی کو صرف ایک بیٹا یوسفؑ ہی نظر آتا ہے۔ ہر وقت اسی کی باتیں سنتے رہتے ہیں وہ بچی جھوٹی باتیں سنا کر باپ کو اپنا گرویدہ بنائے ہوئے ہے اور ہمارے والد صاحب ہم طاقتور جوانوں کو چھوڑ کر یوسف و بنیامین بچوں سے پیار کرتے ہیں۔ ہمارے ابا جی یہ ٹھیک نہیں کر رہے۔........"

بھائیو! کچھ کرو۔ بڑے شرم کی بات ہے ایک چھوٹا سا بچہ باپ کے اتنا منہ چڑھ جائے اور ہم تجربہ کار۔ ہوشیار والد صاحب کی نظروں میں ہیچ اور مہمل ہو کر گر جائیں۔ ہم باپ کی نظر میں باعزت اور محبوب ہونا چاہتے ہیں اور وہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ تم یوسفؑ کو قتل کر دو یا کسی سنسان میں پھینک دو تا کہ باپ کا رخ ہماری طرف ہو جائے۔ سب سے بڑا بھائی بولا قتل کرنا ٹھیک نہیں۔ میرا مشورہ مانو تو جنگل میں ایک پرانا کنواں ہے اس میں ڈال دو کوئی مسافر آئے گا لے جائے گا۔ تمام بھائیوں کا اس بات پہ اتفاق ہو گیا"

(اتفاق کیوں نہ کرتے قدرت فیصلہ کر چکی تھی اور نبی فیصلہ سنا چکا تھا کہ اللہ تمہیں چنے گا تعبیر کا علم دے گا یہ تبھی ہو سکتا تھا جب وہ گاؤں سے نکلتے۔ شہر کے اندر ترقی کے ذرائع زیادہ ہوتے ہیں اور آدمی کی صلاحیتیں زیادہ نکھرتی ہیں۔ میں نے اکثر دیکھا

marfat.com

ہے دو بھائی گاؤں میں رہتے تھے ان میں سے ایک شہر میں آگیا یہیں شادی کی اولاد ہوئی۔ دونوں کی اولاد کے رہن سہن اور تعلیم و تربیت میں بڑا فرق ہو گا۔ یوسفؑ شہر پہنچے تو ترقی کرتے) اللہ تعالیٰ نے سب کے من میں یہ ڈال دیا کہ اسے کنوئیں میں ڈال دو۔ اس منصوبہ پر عملدرآمد ہونے لگا۔ سارے بھائی مل کر باپ کی طرف چلے کہ باپ سے اجازت لیں کہ یوسفؑ کو ہمارے ساتھ بھیجو۔ راہ میں ہی یوسفؑ سے ملاقات ہو گئی۔ سب نے چہرے پر مسکراہٹ لاکر سامنا کیا۔ کسی نے سر پر ہاتھ پھیرا تو کسی نے گال پہ تھپکی دی۔ حال احوال پوچھنے لگے۔ یوسفؑ متاثر ہوئے آج میرے بھائی مجھ سے بڑا پیار کر رہے ہیں۔ کہنے لگے یوسفؑ ہم روز شکار پہ جاتے ہیں جنگل میں کھیلتے ہیں۔ بڑا مزا آتا ہے۔ تم بھی ہمارے ساتھ جایا کرو۔ سارا سارا دن ابو کے پاس بیٹھے بیٹھے تھک نہیں جاتے؟۔ روزانہ نہیں تو کبھی کبھی ہمارے ساتھ چلا کرو۔ وہاں کھیلیں گے۔ پھل کھائیں گے۔ تم فکر نہ کرو اگر تم تھک گئے تو ہم اپنے کندھوں پر اٹھالیں گے۔ یوسفؑ ان کی میٹھی میٹھی باتوں میں گم ہو گئے۔ کہنے لگے دل تو کرتا ہے پر ابو کو چھوڑنے کو دل نہیں کرتا۔ وہ میرے بغیر ایک پل نہیں گزار سکتے۔ اور مجھے یقین ہے وہ اجازت بھی نہ دیں گے۔ بھائی بولے اگر تمہارا من کرتا ہے تو اجازت لینا ہمارا کام ہے۔ یوسفؑ راضی ہو گئے۔ تمام بھائی اکٹھے ہو کر باپؑ کے پاس گئے (زیادہ آدمی ایک بات کریں تو اگلا متاثر ہوتا ہے) سب اپنے والد صاحب کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ باپؑ نے پوچھا "کدھر آئے ہو؟" ایک بیٹا بولا۔ ابو جی! لوگ ہمیں طعنہ مارتے ہیں تم اکیلے جاتے ہو بھائی کو ساتھ کیوں نہیں لے کر آتے۔ کیا تم نفرت کرتے ہو یا وہ نفرت کرتا ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہم آئے ہیں یوسفؑ کو ہمارے ساتھ باہر جانے کی اجازت دو۔ ہم وعدہ کرتے ہیں شام تک لوٹ آئیں گے۔ ابو جی! ہماری ہی مرضی نہیں یوسفؑ سے پوچھ لیں اس کا بھی دل کرتا ہے"

marfat.com

باپؑ سن کر چپ ہو گیا اور بیٹے یوسفؑ کے چہرے پر ایک سوالیہ نظر ڈالی اس کا جواب ڈھونڈ کر وہ واپس آئی۔ آپؑ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپؑ جان چکے کہ تقدیر اپنا کام دیکھانے لگی ہے۔ اب یعقوبؑ کیا کریں ؟ کیا تقدیر نے کسی کی آنکھ کو سلامت رکھا ؟

کیا کسی کو سننے دیا۔ ؟

کسی کو پکڑنے دیا۔ ؟

کسی کو سوچنے دیا۔ ؟

کسی کو چلنے دیا۔ ؟

تقدیر ایسی طاقت ہے اس کے آگے کوئی صلاحیت کوئی طاقت کچھ نہیں کر سکتی حالانکہ آپ کے پاس ہر چیز ہوتی ہے۔ باپؑ کی خاموشی کو بیٹوں نے اپنی آواز سے توڑا۔ ابا جی ! یوسفؑ کی طرف سے ہم پر بھروسہ کیوں نہیں کرتے ؟ ہم ہر طرح سے اس کی حفاظت کریں گے۔ باپؑ نے کہا " یہ تمہارے ساتھ جائے گا تو میں غموں کے بوجھ تلے دب جاؤں گا " " اور مجھے اندیشہ ہے کہ تمہاری غفلت کی وجہ سے اسے بھیڑیا نہ کھا جائے " سبحان اللہ نبی کی فراست پہ ابھی بیٹوں نے بہانہ لگانا ہے آپؑ نے پہلے ہی اظہار کر دیا کہ بھیڑیا نہ کھائے حالانکہ جنگل میں بھیڑیئے کے علاوہ بھی درندے ہوتے ہیں۔ آپ نے بھیڑیئے کا نام لیا کیونکہ بیٹوں نے بھی شام کو آکر اسی کا نام لینا تھا۔ اب بیٹے بولے " ہم تو اس لئے کہہ رہے تھے کہ یوسفؑ کا بھی دل کر رہا تھا۔ ھاں یوسفؑ بولو "۔ یوسفؑ نے کہا ھاں ابو میں باہر جانا چاہتا ہوں۔ " باپ نے اجازت دے دی۔ مگر حالت دیکھنے والی تھی آنسو یوں نکل رہے تھے جیسے سیلاب کا رخ آنکھوں کی طرف ہو گیا ہے۔ بیٹے کو تیار کیا۔ خود سر دھلایا۔ کپڑے پہنائے بار بار چومتے۔ چہ سیر کرنے ہی تو جا رہا ہے اس قدر تیاری کی اور بار بار چومنے کی کیا ضرورت تھی ؟ آپؑ جانتے تھے یہ عارضی نہیں ایک طویل جدائی

marfat.com

ہے۔باپؑ نے سر پر ہاتھ پھیرا اور ایک سرد آہ بھری اور روتے ہوئے کہنے لگا۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک دل کے قرار تمہاری خوشی کی خاطر اپنے دل پہ فراق کا بوجھ برداشت کرتا ہوں۔ میرے بیٹے تیرے ساتھ تھوڑی دور چلوں گا باپ بیٹے کا ہاتھ پکڑے اس درخت تک گئے جہاں لوگ اپنے رشتہ داروں کو رخصت کرنے کے لئے آتے ہیں۔ بیٹے کو سینے سے لگایا اور دوسرے بیٹوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اس کی حفاظت کرنا۔ اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ پیاس لگے تو پانی پلانا۔ زیادہ دھوپ میں نہ پھیرانا۔ تھک جائے تو کندھوں پر اٹھانا۔ اسے زیادہ نہ چلانا۔ تمام بیٹوں نے بار بار باپ کو یقین دلایا کہ ہم بہت خیال رکھیں گے۔ جب وہ جانے لگے تو بڑے بیٹے یہودا کو خصوصی طور پر فرمایا یہ تیرے سپرد کرتا ہوں اسے کوئی گزند نہ پہنچے اگر اسے کوئی تکلیف ہوئی تو تیرا باپ سخت بے چین ہوگا۔ بیٹوں نے باپؑ کو خوش کرنے کے لئے یوسفؑ کو کندھوں پہ اٹھالیا اور چلتے بنے۔ باپؑ بیٹےؑ کو دیکھتا رہا اور روتا رہا جو نہی بیٹا نظروں سے اوجھل ہوا تو باپؑ غش کھا کر گر پڑا۔ دو میل دور ہوئے تو بھائیوں نے یوسفؑ کو نیچے پٹخ دیا۔ کسی نے طمانچے مارے تو کسی نے مکے۔ کوئی ٹھوکریں مار رہا تو کوئی گھسیٹ رہا ہے۔ یوسفؑ رونے لگ گئے۔ ابو جی مجھے بچایئے۔ یہ بھائی مجھے مار دیں گے۔ ادھر باپؑ غم سے نڈھال پڑا ہے اور ادھر بیٹا درد سے نڈھال ہو رہا ہے۔ کسی کو رحم نہ آیا۔ مارتے مارتے چاہِ کنعان تک لے آئے۔ اس کنوئیں کے متعلق تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ "یہ کنواں شداد نے بنوایا تھا۔ اس کا منہ تنگ نیچے سے کھلا تھا" گھر سے تین میل دور اردن کے جنگل میں سر راہ واقع تھا بھائیوں نے سب سے پہلے قمیص اتارا۔ ہاتھ پاؤں باندھے تو یوسفؑ بڑے بھائی یہودا سے کہنے لگے بھائی جان ابو نے مجھے آپ کے سپرد کیا تھا۔ آپ ہی کچھ خیال کریں۔ یہ مجھے کیوں مار رہے ہیں؟ مجھے کیوں باندھا ہے؟ آپ مجھے ان سے بچائیں۔ یہودا کے دل

marfat.com

میں رحم پیدا ہوا۔ ایک دم بولے۔ "خبردار! کسی نے ہاتھ لگایا میں یوسفؑ کو واپس باپؑ کے پاس لے کر جاؤں گا۔" سارے بھائی اک دم رک گئے اور کہا بھائی جان! آپ کا حکم سر آنکھوں پہ لیکن بات یہ ہے اب اگر ہم نے یوسفؑ کو چھوڑ دیا تو باپو سے مار پیٹ کا ذکر ضرور کرے گا۔ ابو ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گے بہتر یہی ہے کہ اسے کنوئیں میں ڈال دیں ۔یہودا اس دلیل کے سنتے ہی ڈر گیا۔ بھائیوں نے فوراً یوسفؑ کی کمر میں رسہ باندھا اور کنوئیں میں لٹکا دیا اور آہستہ آہستہ رسہ چھوڑتے گئے جب کنوئیں کے درمیان میں پہنچ گئے تو رسہ کاٹ دیا۔ یوسف علیہ السلام پانی میں ڈوب جاتے جبرائیل علیہ السلام نے آکر پکڑ لیا اور کنوئیں کے اندر ہی ایک پتھر پہ بٹھا دیا۔ بھائی ایک غلام کو وہاں چھوڑ گئے جو کچھ یہاں رونما ہو ہمیں فوراً اطلاع دینا اور خود گھر کی طرف چل پڑے راہ میں یوسفؑ کا کرتہ نکالا بکری کے بچے کو ذبح کیا اس کا خون لگایا اور چل پڑے۔

باپؑ بیٹےؑ کی راہ دیکھ رہا ہے اور ابھی تک مکان کے دروازہ پہ کھڑا ہے۔ سورج غروب ہو گیا۔ جو بھی گزرتا ہے اس سے پوچھتے ہیں۔ ابھی تک میرا بیٹا یوسفؑ کیوں نہیں آیا۔؟ پھر راستے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگے میرے بیٹے آجا۔ اپنا چہرہ دکھا جا۔ تجھے کیا خبر میرا دن کیسے کٹا؟ ہر پل ہوئی محشر بپا۔ میرے لخت جگر آجا۔ کھڑے کھڑے رات ہو گئی عشاء کے وقت بھائی باپؑ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ یعقوب علیہ السلام نے پوچھا "کیا ھوا؟ کیا ھوا؟ کیوں رو رہے ہو؟ میرا بیٹا یوسف کدھر ہے؟" سب اونچی اور نیچی ملی جلی آواز میں بولے ابا جی! ہم آپس میں دوڑ لگا رہے تھے یوسفؑ کو سامان کے پاس بٹھا گئے ہم دوڑ میں دور نکل گئے۔ بھیڑیا آیا اور یوسفؑ کو کھا گیا۔ یہ دیکھئے' یہ دیکھئے خون آلود کرتہ لیکن ہمیں یقین ہے کہ آپ یقین نہیں کریں گے۔ یعقوبؑ سنتے ہی بے ہوش ہو گئے اور ساری رات بے ہوش رہے۔ بیٹے پریشان ہو گئے اب کیا ہو گا؟ صبح والد صاحب کو

marfat.com

ہوش آیا تو بیٹے کا کرتہ پکڑ کر چومنے لگے اور بار بار کرتے کو غور سے دیکھتے ہیں ایک دم سے بیٹوں کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے ہیں جو مجھے یہ تو سمجھاؤ بھیڑیا میرے بیٹے کو کھا گیا مگر کرتہ پر ایک نشان تک نہیں۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ بھیڑیئے نے نہیں کھایا۔ تم نے ہے ڈھونگ رچایا۔ میرے یوسفؑ کو نظروں سے ہٹایا۔ آپؑ بہت روئے نام لے لے کر پکارتے میری آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت۔ بول تو کدھر ہے؟ کس کنوئیں میں ہے؟ کس دریا میں ہے؟ آجا میری گود خالی ہے۔ انہوں نے تجھ سے کیا سلوک کیا۔ کہیں پھینکا یا مار دیا۔ آپؑ بیٹےؑ کی جدائی میں یوں روئے کہ ہر چیز رو پڑی۔ ایک نبی دوسرے نبی کے غم میں رو رہا ہے۔ کیا کہنے اس رونے کے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا صبر کیجئے۔

(تفسیر معالم التنزیل)

یعقوب علیہ السلام گھر لوٹ آئے اور خود کو ایک کوٹھری میں بند کر لیا۔ صبح و شام روتے رہتے اس واقعہ کو تین روز گزر گئے۔ ...... ادھر کنوئیں کے قریب سے ایک قافلہ گزرا یہ مدین سے چلا تھا اور مصر جا رہا تھا راہ بھٹک گیا اس قافلہ کا مالک تھا۔ مالک بن زعر الخزاعی۔ یہ کنواں دیکھ کر رک گئے چلو کچھ دیر دم لیکر چلتے ہیں۔ دو بندوں سے کہا جاؤ پانی لاؤ۔ انہوں نے پانی نکالنے کے لئے بڑا ڈول ڈالا۔ حضرت یوسفؑ کو جبرائیل علیہ السلام نے کہا ڈول پکڑ لیجئے۔ آپ نے ڈول پکڑ لیا باہر سے آدمی کھینچے تو کھینچا نہ جائے اس نے دوسرے سے بھی کہا کہ تم بھی زور لگاؤ۔ دونوں نے مل کر زور لگایا تو ڈول کے ساتھ ایک حسین لڑکا نکل آیا۔ انہوں نے پکڑ کر یوسف علیہ السلام کو نکالا۔ جس غلام کو چھوڑ گئے تھے وہ یہ سب دیکھ رہا تھا۔ وہ فوراً گھر کی طرف دوڑا اور بھائیوں کو بتایا کہ یوسفؑ کو ایک قافلہ والوں نے کنوئیں سے زندہ نکال لیا ہے۔ وہ سارے بھائی وہاں سے دوڑے۔ ادھر وہ دونوں یوسفؑ کو دیکھنے لگ گئے۔ انہوں نے آج تک ایسا حسین کبھی دیکھا ہی نہ

marfat.com

تھا۔ پوچھتے ہیں اے پیاری صورت والے تو کون ہے ؟ جن ہے ؟ فرشتہ ہے ؟ کیا ہے ؟
آپؑ نے سہمی سہمی آواز میں فرمایا۔ میں انسان ہوں۔ جب دیر ہو گئی تو سالار قافلہ مالک بن زغرالخزاعی اپنے بندوں کا پتہ کرنے خود آیا۔ یوسفؑ پہ نظر پڑی تو ایک قیمتی چیز سمجھ کر فوراً اپنے خیمے میں لے جا کر چھپا دیا۔ اتنے میں برادران یوسفؑ بھی پہنچ گئے اور قافلہ والوں سے کہا تم نے ہمارا ایک خوبصورت غلام پکڑا ہے۔ وہ بھاگ کر کنوئیں میں چھپ گیا تھا۔ ہم اس بھگوڑے غلام کو بیچنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ قیمت تم اپنی مرضی کی لگاؤ اور اسے یہاں سے لیجاؤ۔ مالک کے پاس صرف اٹھارہ درہم نقد تھے۔ اس نے وہی دیئے اک بیع نامہ لکھوایا۔ بھائیوں نے تاکیداً کہا اس کا خاص خیال رکھنا یہ بھاگ جاتا ہے۔ مالک نے زنجیروں سے باندھنے کا آرڈر دے دیا۔ اور کہا ابھی کوچ کی تیاری کرو۔ یوسف علیہ السلام کو اونٹ پہ بٹھایا اور چل دیئے۔ اس لمحے بیٹے کو اپنے ابو کا بہت خیال آیا۔ بڑی یاد آئی۔ قافلہ مصر کی طرف روانہ ہو گیا۔ یوسفؑ مڑ مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھ رہے ہیں شاید بھائیوں کو کچھ رحم آجائے۔ انہیں تو کچھ رحم نہ آیا پر یوسفؑ کی آنکھوں سے پانی بہت آیا۔ آخر کار یہ قافلہ مصر کے قریب پہنچا۔ شہر کے باہر ایک بڑے چشمے کے قریب قیام کیا۔ سب نے غسل کیا سفر کی تھکان اتاری۔ یوسفؑ کو مالک نے پہننے کے لئے نئے کپڑے دیئے غسل و لباس کے بعد آپ کا حسن اور نکھرا۔ جو دیکھتا آنکھ پھیرنا بھول جاتا۔ محرم کی نو تاریخ کو یہ قافلہ شہر کے اندر داخل ہوا اسی وقت عزیز مصر کی بیوی زلیخا بھی کسی کام سے ہاتھی پر بیٹھ کر کہیں جا رہی تھیں اچانک اس کی نظر یوسف علیہ السلام پر پڑی۔ وہ تاب نہ لا سکیں بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ نوکر و غلام اپنی مالکن کو لے کر محل چلے گئے۔ سالار قافلہ نے فوراً یوسفؑ کے چہرہ پر نقاب ڈال دیا۔ آپؑ کے حسن کی اور زلیخا کے بے ہوش ہونے کی خبر ایک دم سے مشہور ہو گئی۔ دس محرم کو صبح سویرے ہی لوگوں نے سالار

marfat.com

قافلہ کے گھر کو آگھیرا اور زور زور سے بولے ہمیں وہ لڑکا دکھاؤ جسے دیکھ کر عزیز مصر کی بیوی بے ہوش ہو گئی تھی۔ مالک نے کہا اگر تم لڑکے کو دیکھنا چاہتے ہو تو ایک ایک اشرفی لوں گا۔ سب راضی ہو گئے۔ ہر ایک سے ایک اشرفی لی اور سب کو بٹھا دیا۔ جب سب بیٹھ گئے تو ایک کرسی بچھائی گئی اس پہ یوسفؑ کو بٹھایا۔ چہرہ سے نقاب ہٹایا اور سب کو صورت دیکھائی گئی ہر ایک نشہ کی سی کیفیت میں ہے دماغ خیالات سے خالی ایک یوسف کی سوچ اپنالی۔ پورے مصر میں ایک غلام کا تذکرہ ہر مکین' ہر مکان پہ' ہر جگہ' ہر دفعہ' صبح ہو یا شام' فراغت ہو یا کام' بس ایک ہی نام' یوسف خیر الانام' مصر پہنچنے کے تیسرے روز اعلان کروا لیا گیا کہ مطلع کیا جاتا ہے ہر خاص و عام کو....... آج بیچا جائے گا کنعانی غلام کو۔ بڑے بڑے لوگ میدان میں جمع ہو گئے حتی کہ عورتیں بھی۔ جب زلیخا کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے اپنے خاوند سے کہا جس طرح سے بھی ہو سکے اسے آپ خریدیں فوراً حکومت کے کارندے پہنچے اور سالار سے کہا عزیز مصر کا حکم ہے کہ "میرے پہنچنے سے پہلے 'بولی'' شروع نہ کرنا" عزیز مصر تمام سامان لے کر میدان پہنچا۔ اسکے پہنچتے ہی بولی شروع ہوئی۔ صاحب قصص الانبیاء کہتے ہیں کہ ایک ہزار اشرفی سے بولی شروع ہوئی اور ایک لاکھ تک پہنچی۔ ایک آواز آئی۔ ایک لاکھ اشرفی اور کنعانی غلام کے وزن کے برابر کستوری۔ عزیز مصر نے بولی یوں لگائی۔

۱۔ دس لاکھ اشرفیاں

۲۔ چالیس لاکھ درہم

۳۔ سو ہار موتیوں کے

۴۔ ایک ہزار نافے

۵۔ ایک ہزار اطلس کے تھان

marfat.com

۶۔ ایک ہزار رومی مخمل کے تھان

۷۔ ایک ہزار تازی گھوڑے

۸۔ ایک ہزار رومی کنیزیں

۹۔ ایک ہزار غلام

دیکر یوسفؑ کو خرید لیا۔ اور محل کی طرف چل پڑا۔ گھر پہنچتے ہی اپنی بیوی زلیخا سے کہنے لگے اسے عزت واحترام سے محبت و پیار سے رکھنا۔ امید ہے ہمیں نفع ہوگا ہم اسے فرزندی میں لے لیں گے۔ وقت جب گزرتا ہے تو چھوٹوں کو بڑا کر دیتا ہے اور بڑوں کو ختم کر دیتا ہے۔ لیکن وہ خود جوان کا جوان رہتا ہے۔ وقت یوسفؑ پہ بھی گزرا آپ کی عمر بڑھی تو حسن کی رعنائی بھی بڑھی۔ حسن خاموش ہوتا ہے پھر بھی اس کی آواز دور دور تک جاتی ہے۔

تلوار سے آپ صرف جسم پر قبضہ کر سکتے ہیں مگر حسن جسم کے انگ انگ پر قبضہ جمالیتا ہے بلکہ لوگ حسن کے قدموں پہ خود بخود جان نچھاور کر دیتے ہیں اور جب حسین شرم وحیا اور خوفِ خدا کا پتلا ہو تو پھر حسن کے کیا کہنے؟ یوسفؑ نبی ابن نبی۔ حسین بھی زلیخا آپ کے حسن پر فریفتہ ہوگئی اور ہمہ وقت دل وجان سے خدمت کرنے لگی۔ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پیٹ کے ذریعے سے دل میں جانے والا پکا جاتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں سے کھانے پکا کر کھلاتی۔ پاس بٹھاتی۔ ہر راحت پہنچاتی۔ مگر آپ مطلق دھیان نہ دیتے۔ ہمہ وقت باپ کے غم میں روتے۔ عظیم لوگ خوشی میں رو پڑتے ہیں اور روتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ آنسو دل کی زمین کے لئے باران رحمت قہقہے دل کی زمین پر پتھروں کی بارش ہے۔ اس لئے عظیم لوگوں نے دکھوں کی زندگی کو پسند کیا اور جو جتنا عظیم ہوا وہ اتنا ہی مصائب میں مبتلا کیا گیا۔ دنیا میں سب سے عظیم محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں

marfat.com

اور آپؐ پر سب سے زیادہ دکھ آئے۔ یہی وجہ ہے کہ خوشی میں اتراؤ نہ اور غمی میں گھبراؤ نہ۔ یوسفؑ نے بادشاہ بننا ہے دکھوں سے اور امتحانوں سے گزر رہے ہیں۔ جوانی کا سب سے بڑا اور کڑا امتحان عورت کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ جوانی میں سب سے زیادہ مرغوب اور محبوب عورت ہوتی ہے۔ اور اگر عورت خوبصورت ہو۔ امیر ہو اور امراء سے ہو اور "دعوت" بھی خود دے تو جو بچ جائے سمجھ لو وہ لوگوں کا امیر بننے کے قابل ہے۔ یوسفؑ اس امتحان سے پورے نمبر لے کر کامیاب ہوئے۔ ہوا یوں کہ ایک روز شیطان نے پھر پرانا حربہ آزمایا عورت کے ذریعے نبی کو پھنسایا۔ زلیخا شیطان کے بھکاوے میں آگئیں وہ ہمیشہ کے لئے حسن کو اپنا بنانا چاہتی تھیں اور شیطان نے یہی طریقہ بتلا دیا کیونکہ وہ بت پرست تھیں۔ خدا پرست ہوتیں تو کوئی اور طریقہ بھی ذہن میں آجاتا۔ اس کے لئے انہوں نے یوسفؑ کو ساتھ لیا اور آخری کمرہ میں چلی گئیں۔ وہاں برائی اپنے جوبن پہ تھی ماحول اور قول شیطان کا ساتھ دے رہے تھے شیطان کو یقین تھا کہ ابھی گیا۔ نبی گیا۔ قریب تھا کہ شیطان کامیاب ہو جاتا یوسفؑ کو اپنے باپ کا چہرہ دکھائی دیا۔ ایک دم سے باہر کی طرف دوڑے۔ زلیخا پیچھے دوڑیں۔ دوڑ دونوں رہے ہیں مگر فرق ہے۔ ایک خود کو بچانے کے لئے۔ دوسرا پھنسانے کے لئے۔ زلیخا نے روکنے کے لئے پیچھے سے قمیص پکڑا تو وہ پھٹ گیا۔ یوسفؑ پھر بھی دوڑتے رہے۔ صحن میں پہنچے تو آگے سے عزیز مصر دروازہ میں داخل ہو رہا تھا۔ وہ دونوں کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔ یوسفؑ کا سانس پھولا ہے اور زلیخا کا بھی۔ ہر دوڑنے والے کا سانس پھولتا ہے۔ جب پاؤں تیز چل رہے ہوں تو دل بھی تیز چلتا ہے اور خون بھی مگر اس کی تیزی اس وقت تو بہت ہی تھکا دیتی ہے۔ جب آپ منزل سے رہ جائیں.... زلیخا کی حالت تو دیکھنے کے قابل تھی "منزل" بھی نہ ملی اور خاوند کے بولنے سے پہلے ہی بول اُٹھیں جو تیری بیوی سے بدنیت ہو اس کی کیا سزا ہے؟ سزا بھی خود

marfat.com

ہی تجویز کی۔ قید کر دو۔ یا کوئی خوفناک سزا دو۔ قید کا لفظ پہلے بولا اور خوفناک سزا کا بعد میں کہا۔ کیونکہ وہ خود بھی نہ چاہتی تھی کہ اسے کوئی دکھ پہنچے۔ لیکن زلیخا نے سزا کا کیوں کہا ؟ اس لئے کہ خاوند کو پتہ چلے کہ بیوی بے قصور ہے۔ یوسفؑ نے اپنی صفائی پیش کی۔ مگر کچھ پیش نہ چلی۔ حالانکہ ایک بچے نے گواہی بھی دی کہ اگر قمیص آگے سے لمبائی میں پھٹی ہے تو یوسفؑ کا قصور ہے۔ کیونکہ وہ عزت لوٹنے کے لئے آگے بڑھا ہوگا تو زلیخا نے قمیص پکڑ کر پیچھے کیا ہوگا اور اگر یوسفؑ کی قمیص پیچھے سے لمبائی میں پھٹی ہے تو زلیخا کا قصور ہے کیونکہ جب یوسفؑ بھاگا ہوگا تو اس نے پیچھے سے قمیص پکڑی ہوگی اور وہ پھٹ گئی۔ عزیز مصر نے دیکھا تو قمیص پیچھے سے ہی پھٹی ہوئی تھی مگر اس نے اپنی عزت بچانے کیلئے یوسفؑ کو قید کروا دیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے اس نے اپنی بیوی کو سرزنش کیوں نہ کی ؟۔ اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ خود نامرد تھا اب آپ ہی بتائیں یہ بیوی کو کیا ڈانٹتا ؟۔

یوسفؑ قید خانے میں چلے گئے دکھ میں آدھا سکھ ہوتا ہے۔ کیونکہ دکھ اور سکھ میں ''دال'' اور ''سین'' کا ہی فرق ہے اور دال کا عربی میں معنی ہی رہنمائی کرنیوالا ہوتا ہے اور یہ دکھ آدمی کو سکھ تک لے جاتا ہے۔ اللہ بھی فرماتا ہے ان مع العسر یسرا . ان مع العسر یسرا۔ تنگی کے بعد آسانی۔ دکھ کے بعد سکھ۔ اس دکھ میں یوسفؑ کے لئے ہمیشہ کے لئے سکھ ہی سکھ پوشیدہ تھا۔ یہ جب قید خانے میں گئے تو ان کے ساتھ دو شاہی قیدی بھی تھے۔ ایک بادشاہ کا ساقی اور دوسرا باورچی۔ ان پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے بادشاہ سلامت کو زہر دینے کی کوشش کی ہے۔

یوسفؑ جیل خانے میں بھی اللہ کی تبلیغ کرتے۔ میں نے اکثر مبلغوں کو دیکھا ہے انہوں نے غیر مسلموں کو جب بھی تبلیغ کی ایسا طریقہ اختیار کیا جس میں ان کی دلچسپی

marfat.com

ہو۔ آپ نے پڑھا ہو گا ہندوستان میں معین الدین اجمیریؒ نے آکر دیکھا کہ ہندوستانی تو ساز کے رسیا ہیں آپ نے قوالی کے ذریعے اللہ کی توحید کا پیام پہنچایا۔ یوسفؑ کو اللہ نے خوابوں کی تعبیر کا علم دیا۔ حوالات میں لوگ اکثر پریشان رہتے ہیں ان کو طرح طرح کی خوابیں آتی ہیں آپ ان سے خواب پوچھتے پھر انکو تعبیر بتاتے اور وہ تعبیر سچی ہوتی۔ ایک روز اسی طرح آپ حوالاتیوں کو خوابوں کی تعبیر بتا رہے تھے کہ ساقی اور باورچی بھی آئے ساقی نے کہا میں نے خواب دیکھا ہے کہ باغ میں انگور کی بیل ہے اس پہ تین خوشے ہیں اور میرے ہاتھ میں بادشاہ کا کٹورہ ہے میں تینوں خوشوں کا عرق نچوڑ رہا ہوں آپ نے پہلے اللہ کی توحید بیان کی وہ سارے غور سے سنتے رہے کیونکہ انہوں نے اپنی خوابوں کی تعبیر سننا تھی اللہ نے قرآن مجید میں جیل کے اندر بتائی گئی صرف دو خوابوں کا ہی ذکر کیا ہے حالانکہ آپ تو قیدیوں کو بتلاتے رہتے تھے اگر بتلاتے نہ ہوتے تو ان دونوں کو کیسے پتا چلتا؟ کہ ان کا ذکر اس لئے کیا کہ ان کی وجہ سے آپ قید سے رہا ہوئے۔ یہ خواب باپ بیٹا کی عظیم داستان میں ایک اہم سنگ میل ہے۔

توحید بیان کرنے کے بعد آپ نے باورچی سے کہا تمہاری خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تم دوبارہ اپنی نوکری پہ بحال ہو جاؤ گے۔ اور ہاں۔ جب تم اپنی ملازمت پہ بحال ہو جاؤ تو بادشاہ سے یہ ضرور کہنا کہ یوسفؑ بے گناہ قید کیا گیا ہے۔ قریب میں باورچی بھی بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی ایک خواب جڑ دیا کہ ”میرے سر پہ روٹیوں کا خوان ہے اور پرندے اچک رہے ہیں“ آپ نے فرمایا تیرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ ٹھیک آج سے تیسرے روز تمہیں پھانسی ہو جائے گی اور تمہارا گوشت گدھیں اور چیلیں کھائیں گی اس نے شور مچا دیا ”نہیں“ میں نے تو کوئی خواب نہیں دیکھا یہ تو میں نے خود گھڑا ہے۔ آپ نے فرمایا فیصلہ ہو گیا۔ یہی کچھ ہو کے رہے گا۔ جو کچھ یوسفؑ نے کہا وہی ہوا۔ تیسرے دن بادشاہ کے

marfat.com

دربار میں مقدمہ کی سماعت ہوئی گواہوں کی شہادت کی بنا پر ساقی بے گناہ ثابت ہوا' باورچی مجرم..... اسے پھانسی کا آرڈر ہوا۔ کئی دنوں تک اس کی لاش پڑی رہی چیلیں اور گدھیں نوچتی رہیں۔ ساقی اپنی ڈیوٹی پہ بحال ہو گیا۔ لیکن یوسفؑ کی سفارش کرنا بھول گیا 9 سال یوسفؑ جیل میں رہے۔ رہائی کا سبب یہ ہوا کہ بادشاہ نے ایک رات خواب دیکھا اور صبح تمام وزراء وامراء کو اکٹھا کیا اور خواب پیش کیا۔

کہ "سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور پھر دیکھا کہ سات ھری بالیں جن پر سات خشک بالیں چھائی ہوئی ہیں۔

اے درباریو! بتاؤ اس کی تعبیر کیا ہے؟" سب خاموش ہو گئے۔ بادشاہ نے کہا کچھ تو کہو۔ چند بڑوں نے عرض کی بادشاہ سلامت یہ پریشان خیالات ہوتے ہیں۔ ان کی حقیقت نہیں ہوتی۔ اس محفل میں ساقی بھی موجود تھا اس نے جب خواب سنا تو بادشاہ سے عرض کی حضور اگر آپ مجھے قید خانے تک جانے کی اجازت دیں تو میں واپس آکر تعبیر بتلادوں گا۔ بادشاہ نے کہا قید خانے کا کیا تعلق ہے۔ میری خواب سے تو ساقی نے ساری رام کہانی سنادی۔ بادشاہ نے حیرانی سے پوچھا وہ جوان اس قدر عالم ہے؟! ھاں حضور جو کہتا ہے وہی ہوتا ہے" بادشاہ نے کہا فوراً جاؤ جواب لاؤ۔ ساقی دوڑتا ہوا حوالات گیا۔ یوسفؑ سے پہلے معافی مانگی کہ میں بھول گیا تھا۔ یہ بھولا نہیں تھا بھلایا گیا تھا کیونکہ اگر اس کی سفارش سے یوسفؑ رہا ہو جاتے تو مصر کے ایک عام فرد ہوتے لیکن جب بادشاہ نے خود خواب دیکھا اور تعبیر کسی وزیر' مشیر اور باتدبیر کو نہ آئی۔ صرف یوسفؑ نے ہی بتلائی تو عام سے خاص بلکہ خاص الخاص بن گئے۔ علم میں آپ سب سے بڑھ گئے۔

یوسفؑ نے معاف کر دیا اور کہا بولو اب کیوں آئے ہو؟ ساقی کہنے لگا بادشاہ نے خواب دیکھا ہے آپ نے خواب سن کر تعبیر بتلائی۔

marfat.com

"سات موٹی گائیں اور سات ھری بالیں سے مراد یہ ہے کہ سات سال مصر میں خوشحالی کے ہونگے اور ان کے بعد سات سال قحط سالی کے ہونگے"

ساقی یہ سنتے ہی بادشاہ کی طرف دوڑا اور یہ خوفناک تعبیر بادشاہ کو سنائی یہ بات بادشاہ کے دل کو بھی لگی۔ اس جوان سے ملنے کی خواہش ہوئی۔ اس نے حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لایا جائے۔ ایلچی آپؑ کے پاس پہنچا اور کہا کہ چلئے آپ کو بادشاہ سلامت بلا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اس وقت تک جیل سے باہر نہیں آؤں گا جب تک اس مقدمہ کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ جس کی وجہ سے مجھے جیل ہوئی۔ ایلچی نے ہو بہو بادشاہ کے گوش گزار کر دیا۔ بادشاہ نے فوراً دربار میں زلیخا عزیز مصر اور ان عورتوں کو بلایا جنہوں نے دعوت کے دوران انگلیاں کاٹ لی تھیں۔ بادشاہ نے ان سب سے پوچھا سچ بتاؤ یوسفؑ کا معاملہ کیا ہے؟۔

عورتوں نے قسم اٹھا کر کہہ دیا کہ وہ بے گناہ ہے۔ قصور ہمارا ہی تھا۔ بادشاہ مصر کی نظر آپ کا مرتبہ اور بڑھ گیا فوراً زندان ہندے دوڑائے تشریف لے آیئے آپ کی بے گناہی ثابت ہو گئی ہے۔ یوسفؑ بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ جیل سے سیدھا بادشاہ کے دربار آئے۔ جونہی دربار میں داخل ہوئے بادشاہ تخت سے نیچے اترا ۔ بغل گیر ہوا اور ساتھ بٹھایا۔ تفسیر بحر المواج میں ہے کہ بادشاہ ستر زبانیں جانتا تھا اور یوسفؑ ہر بات کا جواب نئی زبان میں دیتے (واللہ اعلم) گفتگو ہوتی رہی آپ جواب دیتے رہے۔ بادشاہ آپ کی علمیت سے بہت متاثر ہوا۔ وھب بن منبہ کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت یوسفؑ کی عمر تیس سال تھی بادشاہ نے اپنا خواب خود سنایا آپ نے وہی تعبیر بتائی جو پہلے بتلا چکے تھے تو بادشاہ پوچھنے لگے پھر قحط سالی میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا مجھے "وزیر خزانہ" مقرر کیا جائے۔ بادشاہ نے فوراً حکم دیا آج کے بعد مصر کے خزانوں کا انتظام و انصرام یوسفؑ کے

marfat.com

حوالے میں انہیں سیاہ و سفید کا مالک بناتا ہوں۔"

وزارت کا قلمدان سنبھالتے ہی آپ نے مصر میں حکم جاری فرمایا سات سال تک کسان دگنا غلہ بوئیں۔ جو بھی کاشت کرنا چاہے زمین حکومت کی طرف سے ملے گی۔ دگنا غلہ اگاؤ۔ آدھا حکومت کو دو آدھا خود کھاؤ۔ نبی کی برکت سے اللہ کی رحمت شامل حال رہی پہاڑوں پہ بھی غلہ اگا۔ یوسفؑ نے اتنا غلہ جمع کیا کہ مزید سات سال تک تمام رعایا کے لئے کافی تھا۔ خوشحالی کے ساتھ سال گزر گئے۔ خشک سالی کے پہلے سال کا آغاز ہوا۔ بارش نہ ہوئی تو لوگوں نے مول لے کر غلہ کھایا۔

دوسرے سال زیورات دیکر غلہ خریدا۔

تیسرے سال اپنے غلام اور لونڈیاں دیکر یوسفؑ سے غلہ خریدا۔

چوتھے سال اپنے مویشی دیکر غلہ لیا۔

پانچویں سال مصر کی عوام نے اپنے مکان گروی رکھے اور غلہ لیا۔

چھٹے سال یہ نوبت آئی کہ لوگوں نے اپنے بچے دیکر غلہ خریدا۔

ساتویں سال مصر کی ساری عوام نے خود کو یوسفؑ کے آگے بیچ دیا اور غلہ خرید کیا۔

سبحان اللہ جس ملک میں یوسفؑ کا سودا ہوا تھا آج وہ تمام علاقہ اور علاقے والے یوسف علیہ السلام کی ملکیت ہو گئے۔ آپ نے اپنی عوام کا سب کچھ واپس کر دیا اور فرمایا رعایا کا خیال رکھنا حکمران کا فرض ہوتا ہے۔

ذخیرہ اندوزی حرام ہے یہ اس وقت حرام ہوتی ہے جب مہنگا کر کے بیچنا مقصود ہو اگر سستا بیچنا ہو یا مفت بیچنا ہو پھر چاہے سارے ملک کا مال ایک ہی فرد جمع کرلے۔ قحط کا اثر صرف مصر پر ہی نہیں بلکہ اردگرد کے علاقوں تک بھی ہوا۔ جب یوسف علیہ السلام کی حکمت عملی اور سخاوت کا چرچا مصر سے نکل کر دوسرے علاقوں تک بھی پہنچا تو وہ بھی

marfat.com

اس ملک میں سستا غلہ لینے کے لئے آئے۔ یوسفؑ کو معلوم تھا کہ کنعان شہر میں بھی غلہ ختم ہو گیا ہے۔ آج یا کل میرے بھائی ضرور آئیں گے۔ آپ نے کنعان کے راستے پر ایک چوکی بنا دی اور بندے بٹھا دیئے کہ جو بھی قافلہ آئے اس کے مکمل کوائف مجھے ارسال کئے جائیں پھر غلہ دیا جائے۔

ادھر بچوں نے اپنے باپ یعقوبؑ سے عرض کی لاباجی اناج ختم ہو گیا ہے۔ سنا ہے مصر کا بادشاہ بڑا سخی ہے اس کی رعایا اسی کے خزانے سے کھانا کھاتی ہے آپ اگر اجازت دیں تو ہم بھی وہاں سے اناج لے آئیں۔ ؟باپ نے اجازت دے دی اور دس افراد پر مشتمل یہ قافلہ مصر کی طرف روانہ ہوا۔ یہ جونہی چوکی پہ پہنچے تو انکے نام پتے لکھ لئے گئے اور فوراً یوسفؑ کے دربار پیش کئے۔ آپ نے جونہی نام پڑھے تو حکم صادر کیا ان کی خوب آؤ بھگت کی جائے اور صبح ہمارے دربار میں پیش کیا جائے۔ حکم کی تعمیل ہوئی۔ صبح کو اس قافلہ کو دربار میں پیش کیا گیا۔ یوسفؑ نقاب میں تھے۔ بھائی نہ پہچان سکے مگر آپ نے بھائیوں کو پہچان لیا۔ مگر اپنی باتوں سے پتہ نہ لگنے دیا کہ میں تم کو جانتا ہوں بلکہ پوچھا۔ مدعا بیان کیجئے ؟بادشاہ سلامت ہم یعقوب نبی کے بیٹے ہیں اور اناج لینے آئے ہیں کہ اپنے خاندان کو کھلا سکیں۔

آپؑ نے پوچھا "آپکے والد حیات ہیں ؟" بڑے بھائی نے جواب دیا "جی حضور"

آپ نے پوچھا "تم کتنے بھائی ہو ؟"

بڑے نے ہی جواب دیا "ھم بارہ بھائی ہیں۔ ایک کو بھیڑیا کھا گیا۔ ایک جس کا نام بنیامین ہے وہ باپ کے پاس ہے اور ہم دس آپ کے سامنے کھڑے ہیں۔

آپؑ نے پوچھا "اسے ساتھ کیوں نہیں لائے ؟" ایک نے جواب دیا "بادشاہ سلامت !والد صاحب نے ہمارے ساتھ نہیں بھیجا"۔

marfat.com

آپ ؑ نے حیرانی سے پوچھا چھوٹے بھائی کو بڑے بھائیوں کے ساتھ نہیں بھیجا!! تمہاری اس بات سے کچھ شبہ پیدا ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے میں تم دس بھائیوں کو غلہ کا ایک ایک اونٹ دیتا ہوں لیکن گیارہویں بھائی کا حصہ تب دوں گا جب اسے ساتھ لاؤ گے اور ہاں یہ یاد رکھنا اگر تم لوگ اسے ساتھ نہ لائے تو تمہیں بھی غلہ نہیں ملے گا... جایئے اناج لیجئے اور فوراً اپنے شہر پہنچئے۔ جونہی وہ اناج لینے گئے تو آپ نے اناج تقسیم کرنے والے سے کہا کہ ان سے جو قیمت لو اسے بعد میں ان کے اناج میں ہی رکھ دینا کیونکہ یہ بہت غریب آدمی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اب قیمت دے جائیں اور دوبارہ غلہ کی ضرورت پڑے تو وہ فاقوں نہ مر جائیں۔ انہی پیسوں سے پھر اناج لینے آجائیں۔ بھائی اناج لے کر خوشی خوشی کنعان روانہ ہوئے۔ باپ کے پاس پہنچتے ہی بادشاہوں کی تعریفوں کے پل باندھ دیئے۔ لباجی مصر کے بادشاہ نے ہماری بڑی خاطر مدارت کی کھانے کے ٹائم بادشاہوں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ ہمیں شاہی مہمان خانے میں ٹھہرایا گیا۔ سارا سامان والد صاحب کے سامنے اتارا گیا۔ بوریاں کھولیں تو دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ تحائف اور دی ہوئی رقم بھی ویسے کی ویسے ہی سامان میں تھی۔ سب حیران رہ گئے۔ بھائی بولے دیکھا لبا جی بادشاہ کتنا سخی ہے!!!؟ اس نے ہمیں مفت اناج دے دیا۔ لباجی بادشاہ نے کہا تھا میں اور بھی دوں گا مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لاؤ۔ لباجی یہ غلہ تو کم ہے اگر آپ ہمارے ساتھ بنیامین کو بھیج دیں تو ہم اور غلہ لائیں گے۔ آپ فکر نہ کریں۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں اس کی حفاظت کریں گے۔ باپ کو یاد نے پھر تڑپا دیا اور روتے ہوئے فرمانے لگے تم نے یوسف ؑ کی مرتبہ بھی یہی کہا تھا۔ بیٹے واپس چلے گئے۔ اناج ختم ہونے کے قریب آیا تو پھر باپ کے پاس حاضر ہوئے لباجی اناج ختم ہونے کو ہے آپ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجیں گے تو بادشاہ اناج دے گا۔ آپ نے اجازت دے دی۔ یہ

marfat.com

قافلہ ادھر سے روانہ ہوا ادھر یوسفؑ کیلئے ایک ایک دن ایک ایک سال کے برابر کہ آج آئے کہ آج آئے اور خدا خدا کر کے وہ دن بھی آگیا کہ شام کے وقت گیارہ افراد پہ مشتمل یہ قافلہ مصر شہر داخل ہوا آپ کو اطلاع دی گئی کہ کنعان کا وہی قافلہ آیا ہے۔ آپ فوراً سامنے نہ آئے۔ حکم دیا ان کو شاہی محل میں ٹھہرایا جائے کیونکہ یہ کنعان کے معزز قبیلہ کے افراد ہیں اور ان کی شاہی مہمانوں جیسی خاطر مدارت کی جائے اور صبح میرے دربار میں پیش کیا جائے۔ بھائیوں نے کھانا کھایا آرام کیا صبح تازہ دم ہو کر دربار میں پیش ہوئے تو تعظیماً نظریں جھکا کر کھڑے ہو گئے۔ آپؑ کی نظر اپنے ماں جائے بنیامین پہ پڑی تو آنسو ڈھلک آئے۔ فوراً کنٹرول کیا۔ انہوں نے خود ہی کہا بادشاہ سلامت یہ ہمارا چھوٹا بھائی بنیامین ہے آپؑ نے فرمایا ٹھیک ہے آج رات تم سب میرے خاص مہمان ہو اور میرے محل میں ہی ٹھہرو گے۔ ایک کمرہ میں دو دو بھائی ہو جاؤ یہودا اور شمعون ایک کمرے میں۔ روئیل اور لاوی دوسرے کمرہ میں تیسرے کمرے میں زبان اور رولون۔ دامن اور یغشانی چوتھے کمرے میں۔ کار اور اشیر پانچویں میں ٹھہرے۔ چھٹے کمرے میں اکیلے بنیامین۔ آپ کو معلوم تھا کہ سگے بھائی ہی اکٹھے رہیں گے بنیامین چونکہ سگا نہیں ہے اس لئے وہ تنہا ہو گا اور یہی آپ چاہتے تھے۔ چنانچہ رات کو آپ نقاب ڈالے بنیامین کے کمرے میں گئے تو بھائی کو روتے دیکھا تو کلیجہ منہ کو آیا۔ پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ بنیامین نے عرض کی آپ کا حکم تھا کہ ہر کمرہ میں دو دو بھائی سوئیں۔ سب دو دو سوئے ہیں میں تنہا رہ گیا آج میرا بھائی ہوتا تو میرے ساتھ سوتا۔ آپ نے فرمایا آج کی رات مجھے ہی بھائی سمجھ لو۔ آپ نے چہرہ سے نقاب الٹ دی۔ بنیامین نے غور سے دیکھا۔ خون کی کشش۔ اس قدر آؤ بھگت۔ پیسوں کا واپس کرنا۔ بنیامین کو ضرور لانا پھر غلہ دوں گا۔ اور بڑے پیار سے گفتگو ۔ ان سب باتوں نے بنیامین کو مجبور کیا کہ پوچھو تم میرے بھائی یوسف لگتے ہو۔ آپؑ نے

marfat.com

فرمایاہاں میں یوسفؑ ہی ہوں۔ دونوں بھائی خوب روئے۔ یوسفؑ پوچھتے ہیں ابو کا کیا حال ہے۔ کہنے لگے بھائی۔ ابو تو ہر وقت آپ کی یاد میں روتے رہتے تھے۔ رو رو کر ان کی بینائی چھن گئی۔ صبح تک باتیں کرتے رہے جب کہ سحری کو یوسفؑ جانے لگے تو بنیامین نے عرض کی اب میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا مجھے کسی طرح اپنے پاس رکھ لو۔ آپ نے فرمایا تم نے ان کو میرا بتانا نہیں ہے میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں رکھ لوں گا۔

آپ سوچ میں پڑ گئے بنیامین کو کیسے رکھوں؟ اور کس بنا پہ رکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے ایک طریقہ بتلا دیا۔

جب یہ قافلہ جانے لگا تو آپ نے خاص ملازم سے فرمایا جب ان کو غلہ دینے لگو تو وہ جو فلاں لڑکا ہے اس کی بوری میں ہمارا یہ پانی پینے والا کٹورہ ڈال دینا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ گیارہ افراد پر مشتمل یہ قافلہ اپنا غلہ لے کر روانہ ہونے لگا تو بنیامین نے یوسفؑ کی طرف دیکھا آپ نے سر مبارک کو دو مرتبہ نیچے کی طرف ہلایا۔ بھائی کو تسلی ہو گئی۔ ابھی قافلہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ آپؑ نے اپنا ایلچی دوڑایا۔ ان قافلہ والوں کو واپس لاؤ ہمیں ان پہ شبہ ہو گیا ہے۔ اس نے پیچھے سے آواز دی۔ اے قافلہ والو رک جاؤ تم چور ہو۔ تمہاری تلاشی لی جائے گی۔ واپس دربار میں آؤ۔ یہ سن کر دس بھائی پریشان ہو گئے۔ بنیامین سمجھ گئے کوئی چکر چل گیا ہے۔ بڑے بھائیوں نے قسمیں اٹھائیں ہم چور نہیں ہیں۔ ایلچی نے پوچھا اگر چوری ثابت ہو گئی تو کیا سزا؟ بڑا بھائی بولا ہماری شریعت میں چور کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان میں نکلے وہ بحق بادشاہ ضبط۔ قافلہ دربار میں پہنچا آپ نے فرمایا۔ ہمارا کٹورہ گم ہو گیا ہے ہم آپ کے سامان کی تلاشی لینا چاہتے ہیں انہوں نے بخوشی اجازت دیدی آپ نے پہلے بڑے بھائی کا سامان کھلوایا۔ جب کٹورہ نہ پایا تو فرمایا دوسرے کا سامان دیکھو۔ پانچ کا چیک کر بیٹھے تو فرمانے لگے ٹھیک ہے تم جاؤ ہمارا کٹورہ تم لوگوں کے پاس

marfat.com

نہیں ہے۔اب تھوڑا سا غصہ شامل کرتے ہوئے بولے۔ نہیں نہیں آپ ہم تمام کا سامان دیکھیں گے۔ آپؑ نے ان کے اصرار پر دس کا سامان دیکھ لیا۔بنیامین کو چھوڑ دیا اب وہ سب بولے ضرور دیکھئے جی۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ تلاشی لی تو کٹورہ نکل آیا۔بس اب حالت دیکھنے والی تھی۔ ندامت سے سر جھک گئے۔ آپؑ نے فرمایا پیامبر کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کرتے ہو یہ کیا کام کیا؟۔ کہنے لگے جی یہ ہی نہیں اس کا بڑا بھائی یوسف وہ بھی چور تھا حضرت یوسفؑ کا من چاہا کہ جواب دوں مگر آپ غصہ پی گئے۔ صرف دل میں اتنا ہی کہا تم بہت شریر ہو۔ آپ نے بنیامین کو ان کی شریعت کے مطابق اپنے پاس رکھ لیا اور فرمایا جا کر انکے والد سے کہہ دینا بادشاہ مصر نے روک لیا ہے۔اب سب کو ہاتھ پاؤں پڑ گئے۔بادشاہ سلامت ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے وہ اس کے بڑے بھائی کے غم میں بہت رویا تھا ہم بڑی منتوں سے اسے لائے تھے ہم سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ مہربانی کیجئے ہم میں سے کسی کو نوکر رکھ لیجئے۔اسے چھوڑ دیجئے۔

آپ نے فرمایا کیسے ؟چوری اس نے کی اور پکڑ تم کو لوں!!!؟میں ایسا نہیں کر سکتا جب انہوں نے کام بنتا نہ دیکھا تو بڑے بھائی نے کہا تم چلے جاؤ میں یہیں رہتا ہوں۔جب تک مسئلہ حل نہیں ہو جاتا ابا جی سے کہنا ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔بنیامین نے چوری کی ہے وہ پکڑا گیا نہیں یقین آتا تو قافلہ والوں سے پوچھ لو یا مصر کے لوگوں سے'' چنانچہ نو بھائی مصر پہنچے باپؑ اپنے بیٹوں کا منتظر تھا جو نہی بیٹے باپ کے پاس پہنچے انہوں نے بنیامین کا پوچھا۔ بیٹے چپ ہو گئے۔ آپ نے پھر پوچھا بنیامین کدھر ہے ؟کمزور آواز میں جواب دیا وہ چوری کے جرم میں پکڑا گیا ایک سال قید ہو گئی۔ یہوداوہیں ہے وہ اس کی خبر گیری کرے گا۔ آپ بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آیا تو فرمانے لگے اصل بات یہ نہیں۔ آپؑ نے فرمایا۔ اللہ میرے سب بیٹے مجھے ملائے گا۔ پھر وہی رونا۔ چہرے اور داڑھی کو بھگونا۔ایک روزنہ

marfat.com

جانے کیا خیال آیا۔ اپنے بچوں کو بلایا۔ کاغذ قلم منگوایا اور یہ لکھوایا۔

اے بادشاہ مصر!

میں خلیل اللہ کا پوتا ہوں۔ جس پر آگ گلزار ہوئی تھی۔ میرا نام یعقوبؑ ہے میں اللہ کا نبی ہوں۔ میرا ایک بیٹا آگے گم ہو گیا ہے۔ اس کی یاد مجھے بہت ستاتی ہے ے۔ تم میرے بنیامین کو چھوڑ دو میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ اللہ تیری نسل میں برکت دیگا۔

یعقوب نبی اللہ

بیٹوں سے کہا یہ خط لیکر ایک مرتبہ پھر مصر جاؤ اور یوسفؑ و بنیامین کو تلاش کرو۔ اللہ کی رحمت سے کافر ناامید ہوتے ہیں (القرآن) معلوم ہوا نبی کو یوسفؑ کی زندگی کا یقین تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ مصر میں ہیں تبھی مصر میں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ بیٹے باپ کا خط لیکر شاہی دربار پہنچے یوسفؑ کو خط دیا۔ خط لیکر آپ کمرے میں چلے گئے۔ باپ کا خط کھولتے ہی چومنے لگ گئے۔ چومتے چومتے بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آئے خط پڑھا باہر آگئے۔ آپ نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دی اور فرمایا مجھے پہچانو۔ غور سے دیکھو ۔ میں یوسفؑ ہوں۔ سب بھائی حیران و پریشان ہو گئے۔ اتنے میں بنیامین بھی آگئے اس موقعہ پر بھی یوسفؑ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا دیکھا تم نے اللہ نے ہم پہ کتنا احسان کیا۔ میں نے تم سب کو معاف کیا۔ میرا یہ کرتہ لے جاؤ اور ابو کی آنکھوں پہ ڈالنا وہ دیکھنے لگ جائیں گے اور تمام خاندانِ یعقوبؑ کو مصر لے آؤ میں یہاں اپنے والد صاحب کے استقبال کی تیاریاں کرتا ہوں۔

بڑے بھائی یہودا نے یوسفؑ کا کرتہ لیا اور تیز رفتاری سے کنعان کی طرف چلا ‘

ادھر مصر میں اعلان ہو گیا کہ بادشاہ مصر کے ابا حضور بڑے عرصہ کے بعد اپنے بیٹے سے ملنے مصر تشریف لا رہے ہیں۔ سارا شہر ان کے استقبال کو آئے۔ ادھر تیاریاں زور و شور

marfat.com

پہ تھیں ادھر جب شہر کے قریب بیٹا پہنچا تو یعقوب علیہ السلام اپنے ساتھیوں سے کہتے ہیں اگر تم یہ نہ کہو کہ میں سٹھیا گیا ہوں تو کہوں کہ آج میرے کھوئے ہوئے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد بڑا بیٹا ھانپتا ہوا کمرہ میں داخل ہوا ۔ لباجی۔ لباجی۔ کیا ہوا بیٹے ؟ لباجی یوسف بھائی مل گیا۔ مصر کا بادشاہ وہی ہے۔ یہ انہوں نے کرتہ بھیجا ہے آپ اپنی آنکھوں پہ ڈالئے ۔ جونہی ڈالا تو بینائی واپس آگئی۔ جن لوگوں کے پہنے ہوئے کرتے میں اتنی طاقت وبرکت ہے ان کا اپنا عالم کیا ہوگا؟ جب یعقوب علیہ السلام دیکھنے لگے تو خوشی سے اپنے بیٹے کو گلے لگالیا۔ باپ کو خوش دیکھا تو سارے بھائیوں نے التجا کی لباجی ہم خطاکار ہیں ہمیں معاف کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا ہم عنقریب اللہ سے تمہارے لئے استغفار کریں گے۔

بیٹوں نے عرض کی لباجی بھائی یوسف نے ہم سب کو مصر آنے کے لئے کہا ہے۔ باپؑ کے من میں ملن کا شوق۔ آگے کا سارا واقعہ محسوس تو کیا جا سکتا ہے محسوس کروایا نہیں جا سکتا۔ الفاظ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ مصر میں انتظار۔ کنعان سے رفتار۔ باہر میدان ہی میں تخت لگادیا گیا اور سرحد پہ فوج بھیج دی کہ شاہی خاندان کو شاہانہ انداز سے تخت تک لایا جائے۔ جونہی آل ابراہیم سرحد پہ پہنچے ایک عظیم الشان جلوس نے آپ کا استقبال کیا۔ آج ایک عظیم باپ بڑے عرصے کے بعد اپنے بیٹے سے ملنے آرہا ہے۔ بیٹا خود آگے بڑھا۔ باپ نے دور سے دیکھا تو یعقوب علیہ السلام نے پوچھا یہ سجے سنورے ہاتھی پہ کون آرہا ہے ؟ بڑے بیٹے نے عرض کی لباجی یہی تو آپ کا بیٹا یوسفؑ ہے۔ یہ منظر دیکھنے کے قابل تھا۔ مجھے یقین ہے کہ آسمان کے فرشتے بھی بغور دیکھ رہے ہوں گے کہ باپ بیٹا کیسے ملتے ہیں ؟ ایک ایک پل بھاری ہو رہا تھا یوسفؑ کی سواری قریب ہوئی تو آپ پہلے اترے اور اتر کر اپنے باپؑ کی سواری کی طرف بڑھے والد صاحب نیچے اترے باپؑ نے

marfat.com

ٹکٹکی باندھے بیٹے کو دیکھا پھر گلے سے لگالیا آگے الفاظ ساتھ نہیں دیتے میں لائنز خالی چھوڑ تا ہوں خود لکھ لیجئے۔

جب باپ اپنے بیٹے سے ملا تو آہ و بکا کا وہ شور اُٹھا کلیجے منہ کو آگئے۔ باپ بیٹا روتے روتے بے ہوش ہو جاتے تمام آنکھیں اشکبار تھیں۔ آنسوؤں نے جدائی کی آگ کو ٹھنڈا کیا تو سارا جلوس دربار کی طرف بڑھا۔ حضرت یوسفؑ تخت پہ جلوہ افروز ہوئے تو آپ کے والد سوتیلی والدہ اور گیارہ بھائیوں نے آپ کو سجدہ تعظیمی کیا۔ تو بیٹے نے باپ سے کہا ابا جی یہ ہے میرے خواب کی تعبیر۔

کَرَاؤْنَاسْ:۔ یہ لفظ آپ نے پہلی بار سنا ہے؟ میں نے بھی پہلی بار ہی پڑھا ہے۔ اس کا معنی ہے "دوغلی نسل" "مارکو پولو اپنے سفر نامہ میں لکھتا ہے کہ جب میں کامدین شہر گیا تو ان سے ملاقات ہوئی۔ ان کا پیشہ لوٹنا ہے۔ ان کو کَرَاؤْنَاس اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے باپ تاتاری ہیں اور مائیں ھندوستانی۔ انکے آباؤ اجداد کا کام بھی قتل و غارت تھا اولاد بھی ویسی ہی پیدا ہوئی۔ یہ ارد گرد کے قصبوں پہ رہزنی کرتے ہیں ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ انکے پاس ایک ایسا منتر ہے ڈاکہ ڈالنے سے پہلے اسے پڑھتے ہیں پورا گاؤں تاریکی میں ڈوب جاتا ہے۔ جو چیز آتی ہے لوٹ لیتے ہیں جانوروں اور بوڑھوں کو قتل کرتے ہیں نوجوانوں کو غلاموں کی منڈی میں جا کر بیچ دیتے ہیں۔

اے دیوتا میرے بچے سلامت رہیں:۔ "مارکو پولو" بیان کرتا ہے کہ میں

marfat.com

صحرائے گوبی میں 30 دن کے سفر کے بعد صوبہ تانگوٹ کے قصبہ ساچین میں پہنچا۔ یہاں کے لوگ بت پرست ہیں۔ لیکن اپنے بچوں سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں۔باپ چند مینڈھے لیتا ہے اسے خوب پالتا ہے۔ پھر سال کے پہلے دن باپ بیٹے دیوتا کے حضور پیش ہوتے ہیں۔ مینڈھوں کو ذبح کرتے ہیں پکاتے ہیں اور دیوتا کے قدموں میں رکھ دیتے ہیں۔باپ دیوتا کے سامنے مناجات کرتا ہے اور رو رو کر دعا کرتے ہیں اے دیوتا میرے بچوں کو صحت عطا کر اور لمبی زندگی عطا کر۔ مناجات کے بعد گوشت دیوتا کے سامنے سے اٹھا لیتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ دیوتا گوشت سے رس چوس لیتے ہیں۔باپ مینڈھوں کی سری، آنتیں اون اور گوشت کا کچھ حصہ پنڈتوں کو دیتے ہیں باقی گوشت گھر لیجاتے ہیں۔ خود بھی کھاتے ہیں اور رشتہ داروں کو بھی کھلاتے ہیں۔

مردہ میاں بیوی :۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ باپ بچوں کی شادی کرنے میں سختی کرتا ہے۔ حالانکہ کچھ غلط ہے۔ بچوں سے ضرور پوچھ لینا چاہیے کیونکہ شادی ان کی ہے نہ کہ باپ کی۔ حضور ﷺ نے بھی اپنی بچی فاطمۃ الزھرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا اور قرآن بھی کہتا ہے **فانکحوا ما طاب لکم** "نکاح کرو جو تم کو اچھی لگیں۔ یہ باپ کے لئے حکم نہیں ہے بلکہ خاوند کو کہا جا رہا ہے اور اچھی تبھی لگے گی جب نکاح سے قبل دیکھو گے۔ مارکوپولو نے تاتاریوں کی ایک عجیب رسم کا ذکر کیا ہے

"اگر کسی کا چار پانچ سال کا لڑکا مر جاتا اور اسی عمر کی کسی دوسرے کی لڑکی بھی فوت ہو جاتی تو دونوں بچوں کے ماں باپ مل کر ان کی شادی کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہ نکاح نامہ لکھتے اور جلا دیتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اس کا دھواں دوسری دنیا میں یہ خبر پہنچا دے گا کہ زمین پہ تمہارے والدین نے شادی کر دی ہے۔ پھر وہ ایک بہت بڑی ضیافت کا

marfat.com

اہتمام کرتے۔ ایک کھال کے اوپر غلاموں، گھوڑوں، عمدہ لباسوں اور گھریلو سامان اور طلائی سکوں کی تصاویر بنا دیتے۔ پھر کھال کو آگ لگا دیتے۔ ان کا عقیدہ ہوتا کہ اب یہ تمام اشیاء بچوں کو اصلی حالت میں مل جائیں گی ان دونوں خاندانوں کے درمیان ایسا مضبوط تعلق بندھ جاتا تھا جیسے زندہ میاں بیوی کے سسرال اور میکے کے درمیان۔

باپ ضمانت دیتا ہے :۔

اسلام کے اندر باپ کی عزت کرنا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا دونوں یا ان (والدین) میں سے کوئی ایک بوڑھا ہو جائے تو "اُف" تک نہ کہو نہ جھڑکو۔ ان کے سامنے بات کرو تو نرمی سے کرو۔ ان کے سامنے کھڑے ہو تو عاجزی سے سر جھکا کر" وہ زیادتی بھی کر جائیں تو خاموش رہو۔ مہذب قومیں خاندان کے صدر و وزیر اعظم یعنی باپ اور ماں کے حکم عدولی سے منع کرتی ہیں اور ان کا احترام کرنے کو کہتی ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں ایسی تعلیم نہ دی گئی تو قوم بگڑ جائے گی۔ آپ برطانیہ میں دیکھیں وہاں باپ، بیٹی سے پوچھ نہیں سکتا تم گھر دیر سے کیوں آئی ہو؟ اگر دو تھپڑ لگا دیے تو بیٹی پولیس کو بلا لے گی اور اندر کرا دے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اولاد بے راہ روی کی شکار ہے مارکو پولو لکھتا ہے کہ چین کے اندر بچے ماں باپ کی بے انتہا عزت کرتے ہیں اور قبلائی خان نے ایک ادارہ بنایا ہوا تھا جس کا کام یہ تھا کہ جو بچے اپنے ماں باپ کے گستاخ ہیں ان کی اصلاح کی جائے باز نہ آئیں تو سزا دی جائے۔ وہ کہتا ہے جیسا بچوں کو خصوصاً لڑکیوں کی چین میں تربیت کی جاتی ہے کسی جگہ نہیں ہوتی۔ لڑکی مرد سے بے تکلف نہیں ہو سکتی۔ نہ ہی وہ کھڑکیوں سے تانک جھانک کر سکتی ہے۔ نہ اخلاق باختہ گفتگو کرتی ہے۔ باہر نہیں نکلتیں۔ جائیں تو بس مندر، یا رشتہ داروں کے گھر۔ لیکن مائیں ساتھ ضرور ہوتی ہیں۔ بڑی بڑی ٹوپیاں پہنتی ہیں جن سے ان کے سر شرم سے جھکے رہتے ہیں۔ بزرگوں

marfat.com

کے سامنے احتراماً نہیں بولتیں۔ پردہ کی اتنی پابند ہیں کہ کمروں میں ہی رہتی ہیں۔ بھائیوں اور باپ سے بھی کم ہی ملاقات ہو پاتی ہے۔" جب بچی کی شادی ہونے لگتی ہے تو باپ کو ضمانت دینا ہوتی ہے کہ اس کی لڑکی کنواری ہے۔ باپ داماد کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کرتا ہے کہ اگر لڑکی کنواری نہ ہوئی تو شادی منسوخ ہو جائے گی۔ معاہدہ میں دونوں فریقوں کے دستخط ہو جاتے ہیں لڑکی کی ماں اور لڑکے کی ماں اور دیگر رشتہ دار اس کی جانچ کرتی ہیں۔ لڑکی کی دوشیزگی ثابت ہو جائے تو شادی برقرار رہتی ہے بصورت دیگر لڑکی کے باپ کو لڑکے والوں کو جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے لڑکیاں باپ کی عزت بچانے کے لئے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھاتیں۔

عجیب باپ :۔

"مارکوپولو" سیاحت کرتا کرتا تبت کے علاقہ میں پہنچا۔ تو بتاتا ہے کہ یہاں کے لوگ بت پرست ہیں مگر ایک رسم بڑی عجیب ہے۔ یہاں کے لوگوں میں "غیرت" نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ جب کوئی مسافر یہاں آکر اپنا خیمہ نصب کرتا ہے تو گاؤں کی مائیں اپنی نوجوان بیٹیوں کو لیکر ان مسافروں کے پاس آتی ہیں اور ان کے ساتھ رات بسر کرنے کی درخواست کرتی ہیں۔ ماں نہ ہو تو باپ یہ کام کرتا ہے اس علاقے کے لوگ معیوب نہیں سمجھتے کہ کوئی مسافر ان کی بیٹی 'بہن' ماں یا بیوی کے ساتھ رات بسر کر جائے۔ بلکہ خوش ہوتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ اس طرح دیوتا خوش ہوتا اور مال و دولت میں برکت ڈالتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ گاؤں کے لوگ اس لڑکی کی بڑی عزت کرتے ہیں جس کے پاس عاشقوں کے زیادہ سے زیادہ تحفے ہوں۔ اس لڑکی کو سارا گاؤں دل و جان سے عزیز رکھتا ہے۔ اسلئے جب کوئی مسافر آتا ہے والدین خود اپنی بچی کو پیش کرتے ہیں وہ مسافر جاتے ہوئے کوئی نہ کوئی زیور تحفہ میں دے جاتا ہے

marfat.com

وہ جب جاتا ہے تو یہ کھڑی ہو کر مذاق اڑاتی ہے کہ "یہ چیز مجھے دے کر چلا گیا اور خود کچھ نہیں لیکر گیا کیسا احمق ہے"

تاتاریوں کے سردار مونگو خان کے دور حکومت میں سختی سے مردوں کو منع کیا کہ اپنی عورتوں کو مت پیش کیا کرو اور سخت سزائیں مقرر کر دیں۔ 3 سال تک تو انہوں نے برداشت کیا۔ فصل میں کمی آگئی اور کوئی نہ کوئی آفت گاؤں پہ آتی رہتی انہوں نے مونگو خان سے درخواست کی کہ اجازت دیجئے ہم اپنے آباؤ اجداد کی روایت کے مطابق اپنی عورتیں مہمانوں کو پیش کر سکیں۔ کیونکہ تبھی ہمارے دیوتا خوش ہونگے اور ہماری کھیتیاں ہری ہوں گی۔ "مونگو خان نے کہا تھا کہ اگر یہ بے عزتی کی بات تمہیں اطمینان اور خوشی دیتی ہے تو پھر تمہیں اجازت ہے" ہے ناں عجیب باپ؟؟ بلکہ عجیب و غریب۔

باپ ماں بن جاتا ہے :۔

مارکوپولو کہتا ہے کہ "کارایانگ" کے آگے پانچ دن کی مسافت کے بعد "زرداندن" کا صوبہ شروع ہوتا ہے۔ یہاں کے لوگ بت پرست ہیں۔ دانتوں پر سونے کا خول چڑھاتے ہیں البتہ عورتیں ایسا نہیں کرتیں۔ مرد شکار کرتے ہیں اور عورتیں گھر کا کام۔ لیکن جب کوئی عورت بچہ جنتی ہے تو بچے کو اچھی طرح نہلاتی ہے اور کپڑوں میں لپیٹ دیتی ہے ماں اٹھ جاتی ہے اور باپ ماں کی جگہ چارپائی پہ لیٹ جاتا ہے اور پہلو میں بچے کو لٹا لیتا ہے۔ چالیس دن تک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ لیٹا رہتا ہے صرف رفع حاجت کے لئے اٹھتا ہے۔ دوست احباب آتے ہیں وہ ماں کو نہیں اسے مبارکباد دیتے ہیں۔ باپ یہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے کہ ماں نے طویل اذیت اٹھائی ہے۔ اب چالیس روز بچے کا بوجھ اٹھانا مرد کی ذمہ داری ہے۔۔ !!!!!

marfat.com

قدیم صوبہ معیر کا باپ :۔

ویسے تو بچہ ایک سال بعد ہی اپنے پاؤں پہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن حقیقی طور پر اس دن سمجھتے ہیں جس دن وہ خود کمانے لگ جاتا ہے۔ صوبہ معیر کے بارے میں مار کو پولو کہتا ہے۔ یہاں کا بادشاہ مر جائے تو بیٹا وارث بنتا ہے مگر وہ باپ کے خزانے کو چھیڑتا نہیں۔ وہ کہتا ہے میں خود اپنے لئے پیدا کروں گا۔ یہاں موتی بہت نکلتے ہیں۔ تاجر دور دراز سے موتی خریدنے آتے ہیں جب بچہ تیرہ سال کا ہو جاتا ہے تو اس کا باپ گھر سے باہر بھیج دیتا ہے اس کے نان و نفقہ سے فارغ ہو جاتا ہے۔ لیکن باپ بیٹے کو نئی زندگی کا آغاز کرنے کے لئے معقول رقم دیتا ہے۔ وہ ان پیسوں سے اشیاء خریدتے ہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ گھوم پھر کر بیچتے ہیں۔ یوں وہ ایک عیار و طرار تاجر بن جاتے ہیں اور موتیوں کے موسم میں جمع کی ہوئی رقم سے پانچ چھ موتی خریدتے ہیں اور بیچنے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ تاجروں سے کہتے ہیں کہ ہم نے اتنے میں خریدے ہیں آپ تھوڑی سی زائد رقم دیں تا کہ ہمیں بھی کچھ منافع ہو۔ تاجر کچھ زائد رقم دیکر موتی خرید لیتے ہیں اگر تاجر کو مزید چاہیے ہوں تو اور لا دیتے ہیں۔ یوں وہ تجارت کے رموز سیکھنے جاتے ہیں۔ شام کو گھر جاتے ہیں تو خود اپنی خوراک خرید کر لے جاتے ہیں ان کی مائیں انہیں پکا کر کھلاتی ہیں۔ پھر وہ کبھی باپ کی کمائی پر تکیہ نہیں کرتے۔

قدیم کچ مکرانی باپ :۔

نر جزیرہ مادہ جزیرہ یہ دونوں جزیرے کچ مکران کی بندرگاہ کے جنوب میں تقریباً **500** میل کے فاصلے پر واقع تھے۔ نر جزیرہ مادہ جزیرے سے **300** میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ نر جزیرہ پر صرف مرد رہتے ہیں اور مادہ جزیرہ پر

marfat.com

صرف عورتیں۔ مرد مارچ' اپریل اور مئی میں ہجرت کر کے اپنی بیویوں سے ملنے مادہ جزیرہ پہ جاتے ہیں ان تین ماہ میں وہ حق زوجیت بھی ادا کرتے ہیں اور کھیتی باڑی کرتے ہیں جنہیں پک جانے پر عورتیں کاٹ لیتی ہیں۔ تین ماہ کی مدت ختم ہونے کے بعد یہ واپس اپنے جزیرہ پہ چلے جاتے ہیں اور کام میں مشغول ہو جاتے ہیں ان سے پوچھا جائے کہ تم اپنی بیویوں اور بچوں کے ساتھ کیوں نہیں رہتے تو جواب دیتے ہیں اگر ہم سب جوان مرد وہاں رہیں گے تو اناج جلدی ختم ہو جائے گا۔ عورتیں چودہ سال تک بچے کو اپنے پاس رکھتی ہیں جو نہی وہ پندرہ سال میں قدم رکھتا ہے تو باپ کے پاس نر جزیرہ پہ بھیج دیا جاتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو چالیس دن تک وہ بیوی کے پاس ہی رہتا ہے۔

آئی یارک کا باپ :۔

''آئی یارک'' کا معنی ہے ''روشن مہتاب'' یہ قبلائی خان کے بھتیجے کائیدو خان کی بیٹی کا نام ہے۔ جب لڑکی بالغ ہوئی تو باپ کو فکر لاحق ہوئی کہ اب اس کا بیاہ کر دیا جائے بیٹی کو پتہ چلا تو باپ سے کہنے لگی لاجی میں اس سے شادی کروں گی جو مہذب ہو اور سب سے زور آور ہو۔ جو بھی مجھ سے نکاح کا خواہش مند ہو اسے پہلے مجھے ہرانا ہو گا اگر میں ہار گئی تو نکاح کر لوں گی۔ باپ نے بیٹی کی ہاں میں ہاں ملائی۔ مختلف ممالک میں اس بات کا اعلان ہو گیا کائیدو خان کی بیٹی اس سے شادی کرے گی جو اسے ہرائے گا۔ بڑے بڑے شہزادے قسمت آزمائی کے لئے آئے۔ مقابلے کا اہتمام ہوا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ اعلان ہوا جو بھی شہزادہ مقابلہ کرنا چاہتا ہے وہ سن لے کہ اگر وہ شہزادی کے دونوں کندھے زمین پر لگا دے تو جیت جائے گا اور شادی کرے گا اگر شہزادی اس کے شانے لگا دے تو شہزادہ کو سو گھوڑے تاوان میں دینے ہوں گے۔ اس شہزادی نے دس ہزار گھوڑے جیت لئے۔ 1280ء کا واقعہ ہے کہ ایک شہزادہ

marfat.com

ایک ہزار عمدہ گھوڑے لیکر آیا۔ جس نے بھی شہزادہ کو دیکھا یہی بولا اُسے جیتنا چاہیے حتی کہ باپ نے بیٹی سے کہا۔ بیٹی یہ لڑکا مجھے بڑا پسند ہے تم جان بوجھ کر ہار جاؤ۔ مگر بچی نہ مانی۔ مقابلہ شروع ہوا۔ تمام ہندوں کی ہمدردیاں شہزادہ کی طرف تھیں۔ مقابلہ شروع ہوا۔ کانٹے دار مقابلہ تھا کبھی کوئی غالب آتا تو کبھی کوئی۔ مقابلہ دیر تک جاری رہا آخر کار شہزادی نے شہزادہ کو پچھاڑ دیا وہ وہاں سے شرمندہ ہو کر لوٹ گیا۔ پھر شہزادی نے عمر بھر شادی نہ کی اور ساری زندگی باپ کے شانہ بشانہ جنگوں میں لڑتی رہی۔ اسے کبھی بھی کوئی نہ جیت سکا آخر موت نے پچھاڑ دیا۔

نائری باپ :۔

قوم نائر میں گھر کی سربراہ ماں ہوتی ہے باپ نہیں وراثت بہنوں اور بہنوں کی اولاد کو ملتی ہے۔ اولاد کو باپ کی وراثت نہیں ملتی ماموں کی ملتی ہے۔ ابن بطوطہ کہتا ہے کہ میں ایولاتن میں گیا وہاں ہر ایک شخص اپنے باپ کا بیٹا نہیں کہلاتا بلکہ ماموں کا بھانجا کہلاتا ہے۔ یعنی یوں تعارف کراتے ہیں کہ فلاں کا بھانجا ہے یوں تعارف نہیں کراتے کہ فلاں کا بیٹا ہے۔

سماٹرا کا باپ :۔

فقہ حنفی کے اندر تو باپ بیٹی کی شادی کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ لیکن ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ سماٹرا میں دستور ہے کہ جب رعایا میں سے کوئی بیٹی کی شادی کرنا چاہتا ہے تو باپ پہلے بادشاہ کو خبر کرتا ہے سلطان اسکے گھر عورتوں کو بھیجتا ہے وہ لڑکی کو دیکھتی ہیں اگر خوبصورت ہو تو بادشاہ خود نکاح کر لیتا ہے ورنہ باپ جہاں چاہے نکاح کردے۔ ہر باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ بادشاہ اس کی بیٹی کو پسند کرلے کیونکہ

marfat.com

نکاح ہوتے ہی باپ کا مرتبہ بڑھ جاتا ہے۔ عجیب باپ تھے صرف اپنی واہ واہ کے لئے بیٹی کی خوشیوں کو قربان کر دیتے تھے۔

مل جاوا کا باپ :۔

ابن بطوطہ کہتا ہے کہ میں "مل جاوا" پہنچا تو بادشاہ کے دربار میں حاضری دی۔ وہاں ایک عجب واقعہ دیکھا ایک شخص آیا اس نے گلے پر چھری رکھی اور ایسا دبایا کہ گلا کٹ گیا اور سر علیحدہ جا گرا۔ بادشاہ مجھ سے پوچھتا ہے تمہارے ملک میں کوئی ایسا کرتا ہے ؟ میں نے کہا نہیں۔ بادشاہ سن کر ہنسا اور کہا یہ میرے غلام ہیں مجھ سے اس قدر محبت رکھتے ہیں کہ اپنی جان تک قربان کر دیتے ہیں۔ پھر اس غلام کی لاش جلانے کے لئے تمام وزراء و امراء گئے اس کے بچوں کے لئے حکومت کی طرف سے وظیفہ مقرر ہوا۔ باپ کی قربانی کے سبب اس خاندان کی ملک میں عزت بڑھ گئی۔ اس کے باپ نے بھی یوں ہی گلا کاٹا تھا اور باپ کے باپ نے بھی۔

سوڈانی باپ :۔

ابن بطوطہ کہتا ہے کہ سوڈانیوں کی جو رسمیں مجھے پسند آئیں وہ نماز کے سخت پابند اور باجماعت اگر کسی کا لڑکا یا لڑکی نماز نہیں پڑھتی تو باپ سزا دیتا۔ قرآن مجید حفظ کرنے میں سخت محنت سے کام لیتے ہیں اگر کوئی بچہ قرآن حفظ کرنے میں کوتاہی سے کام لیتا ہے تو اسکے دونوں پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی جاتیں اور جب تک بچہ حفظ نہیں کر لیتا بیڑیاں نہیں اتاری جاتیں۔ عید کے دن قاضی سے ملنے گیا تو دیکھا کہ اس کے بیٹوں کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ میں نے کہا تم ان کو چھوڑتے کیوں نہیں ؟ اس نے کہا جب تک قرآن حفظ نہ کر لیں گے ہر گز نہ چھوڑوں گا۔ کہتا ہے ایک

marfat.com

بات ناپسند آئی کہ لونڈیاں اور نوکر عورتیں اور چھوٹی بچیاں عریاں پھرتی تھیں زیادہ تر ماہ رمضان میں کیونکہ ہر ایک امیر 'بادشاہ کے گھر روزہ کھولتا ہے اور سامان اس امیر کی لونڈیاں لاتی ہیں کم از کم 20 ہوتی ہیں اور سب کی سب عریاں اور میں حیران ہوں ان باپوں پر جس کی بھی بیٹی بادشاہ کے سامنے جاتی ہے وہ مادر زاد عریاں جاتی ہے۔ رمضان کی ستائیسوں شب کو بادشاہ کے محلوں سے کوئی 100 کے قریب لونڈیاں نکلیں اور ان کے ساتھ بادشاہ کی دو بیٹیاں تھیں تمام کی تمام ننگی تھیں۔ (عجائب الاسفار اردو۔ صفحہ 506)

امریکی باپ :۔

اس کا کام صرف بچے پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اولاد کو سنبھالنا ماں کام ہے یا داروں کا ۔ اور اگر خاندان کے ساتھ رہتا ہو تو پھر بھی ایک عام فرد کی سی حیثیت ہوتی ہے۔ یہ اپنی اولاد کو مار نہیں سکتا۔ مارے گا تو اولاد پولیس بلالے گی اور باپ کو اندر کروا دے گی۔ خون کا رشتہ محض رسمی ہوتا ہے۔ باپ نے اگر اپنے ہی بچے سے کام لینا ہو تو بیٹا سودے بازی کرے گا اور بچے کا یہ عالم ہے کہ وہ بالغ ہوتے ہی باپ سے زیادہ کتے سے پیار کرتا ہے جوان بچی کے کمرہ میں اگر کوئی غیر آدمی موجود ہے تو باپ اندر نہیں جاسکتا۔ بیٹی کو اتنا پوچھنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ تم رات کو دیر سے گھر کیوں آئی ہو؟ اور امریکہ کے اکثر علاقوں میں ایسے ایسے مقدمات بھی پیش ہوئے ہیں جس میں باپ نے بیٹی سے جنسی خواہش پوری کی۔ اس معاشرہ میں ماں باپ اپنا سکون دیکھتے ہیں اولاد خواہ تباہ ہو جائے۔ معمولی بات پہ جھگڑا ہو جاتا ہے مثلاً تم رات کو خراٹے لیتے ہو میرا تمہارے ساتھ رہنا دشوار۔ اور طلاق ہو گئی بچے کدھر جائیں؟ (The kids, book of divorce) میں ایک بارہ سالہ بچی لکھتی ہے ماں باپ طلاق کے بعد الگ الگ رہنے لگے ایک روز میرے Father نے مجھے نیکر لیکر دیا میں وہ پہن کر Mother کے پاس آئی تو انہوں نے اس سے

marfat.com

بھی قیمتی لیکر دیا۔ میں ڈیڈی کے پاس گئی تو انہوں نے جوتے لے دیئے بس پھر کیا تھا ماں باپ میں مقابلہ شروع ہو گیا چند دن بعد میرے پاس جوتوں اور نیکرز کا ڈھیر لگ گیا۔ مجھے اشیاء تو پسند آئیں مگر یہ سوچ کر نفرت ہونے لگی کہ میرے ماتا پیتا میری محبت کی وجہ سے نہیں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے کر رہے ہیں۔ گورے باپ تو کم ہی تعداد بڑھاتے ہیں البتہ کالوں کا تو شاید کام ہی یہی ہے۔ چند ایام کے لئے کسی عورت سے تعلق قائم کیا اور آگے چل دیئے پیچھے بچہ پیدا ہوا حکومت کی سر دردی یا عورت سنبھالے۔ یہ مسئلہ بھی امریکہ کیلئے درد سر بنا ہوا ہے۔

لائسی باپ Lycians Father :۔

قدیم مؤرخ هیروڈوٹس کہتا ہے کہ

اس قوم میں باپ کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی بچے کا نام ماں کے نام پہ رکھا جاتا ہے جتنی معاشرہ میں ماں کی عزت ہوگی اتنی ہی بچے کی ہوگی باپ صرف ایک آلہ ہے۔

دارجلنگ کے کوہستانی علاقوں کا باپ :۔

شمالی هند کے بعض

کوہستانی علاقے، بھوٹان اور تبت کے بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ ایک گھر میں اگر پانچ بھائی ہیں تو شادی صرف بڑے بھائی کی ہوتی ہے لیکن "فائدہ" دوسرے بھی اٹھاتے رہتے ہیں۔ جب اولاد ہوتی ہے تو پہلے بچے کا باپ بڑا بھائی ہوتا ہے۔ دوسرے بچے کا باپ اس سے چھوٹا بھائی، تیسرے بچے کا باپ تیسرا بھائی۔ جو کچھ یہ اجتماعی باپ کما کر لاتے ہیں عورت کو دیتے ہیں اس خاندان میں باپ کا راج نہیں ماں کا راج چلتا ہے۔

marfat.com

نیوزی لینڈ کا باپ :۔

قدیم زمانہ میں یہاں کا باپ بڑا ظالم تھا۔ اولاد کو جانوروں کی طرح پالتا تھا بیٹی سے انتہائی نفرت کرتا تھا اور جب اپنی بیٹی کی شادی کرتا تو داماد سے کہتا دیکھو اگر تم اس سے مطمئن نہ ہو تو تمہیں اختیار ہے فروخت کر دو یا مار ڈالو۔ الغرض تم اسکے مالک و مختار ہو۔

قدیم چینی باپ :۔

ڈاکٹر موراشے لکھتے ہیں کہ یہاں لڑکے بھی عصمت فروش ہیں۔ ان کا باپ پانچ چھ سال کی عمر میں فروخت کر دیتا ہے۔ پھر خریدار ان کو تعلیم سکھلاتے ہیں۔ گانا بجانا' ڈانس' شعر گوئی و شعر خوانی کی بھی تعلیم دلوائی جاتی ہے۔ پھر یہ بچے بڑے بڑے امراء کے گھر دعوتوں پہ مدعو کئے جاتے ہیں۔ وہاں پہ ڈانس کرتے ہیں اپنی بذلہ سنجیوں سے لوگوں کا دل خوش کرتے ہیں اور امراء ان سے متلذذ بھی ہوتے ہیں۔ تعجب تو یہ ہے کہ یہ تمام کام باپ کی مرضی سے ہوتا ہے۔ آجکل کا چینی باپ بہت مہذب ہو گیا ہے۔ وہ صرف کام کو ترجیح دیتا ہے۔ اپنے بیوی بچوں سے مل جل کر رہتے ہیں۔ پاکستان میں میں نے جتنے گھرانے دیکھے ہیں وہ بالکل ہماری ہی طرح باپ اور ماں کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کی بڑی عزت کرتے ہیں۔

LAPP باپ :۔

Lapp خاندان کی اکائیاں ماں' باپ اور بچے جب تک شادی نہیں ہو جاتی باپ' بیٹوں کو اپنے ساتھ ہی رکھتا ہے۔ شادی کے بعد اگر بیٹا غریب ہو مکان نہ بنا سکے تو باپ ساتھ ہی رکھتا ہے لیکن کھانا پکانا علیحدہ۔ باپ سربراہ کی حیثیت رکھتا

marfat.com

ہے۔ تمام خرچہ وہ خود ہی برداشت کرتا ہے۔ بچے جوان ہو جاتے ہیں تو باپ کا ہاتھ بٹاتے ہیں یوں باپ کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

قدیم TROBRIAND باپ :۔

Trobriand سوسائٹی کے اندر باپ کی کچھ حیثیت نہیں ہوتی۔ ماں اور بچوں کو بڑا مقام دیا جاتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ارواح مرتی نہیں۔ ارواح کچھ دیر کے لئے عالم ارواح میں رہتی ہیں پھر کسی بچے کی صورت میں واپس آجاتی ہیں۔ بچہ میں جو روح آتی ہے وہ اس بچے کے خاندان میں سے کسی بزرگ کی ہوتی ہے۔ جسم ماں کے پیٹ میں بنتا ہے۔ بس ماں اور بچہ ہے۔ باپ اور بیٹے کا تعلق واجبی سا ہوتا ہے۔ (Our Changing Word)

بدوی باپ :۔

بدو باپ کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ وہ صبح سویرے گھوڑے پہ سوار ہوتا اور جانور ہانک کر لے جاتا سارا دن چراتا اور غروب آفتاب کے وقت خیمے میں لوٹتا ہے۔ اسکی بیوی اسکے سامنے خرمے۔ دودھ اور شہد لاکر رکھ دیتی ہے۔ ماں کا کام صرف بچوں کو پالنا' پڑے بننا اور دانے پیسنا ہوتا ہے۔ بیٹا اپنے نام کے ساتھ باپ کا نام لکھتا ہے جیسے محمد بن عبداللہ' فلاں ابن فلاں' خالد بن ولید' ھشام بن عبدالملک اور بعض باپ بیٹے کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ جیسے ابوذر' ابوسفیان' باپ بیٹیوں کی کڑی نگرانی کرتا ہے اگر بالفرض لڑکی بدچلن ہو جائے تو باپ خود اسے قتل کر دیتا ہے۔ جب کھانا کھانے لگتے ہیں تو پہلے باپ کھاتا ہے پھر بچیاں کھاتی ہیں' (تمدن عرب از ڈاکٹر گستاولی بان) عرب کا باپ قبل از اسلام تھا ہی بڑا ظالم خصوصاً بچیوں کے حق میں۔ اگر کسی کا راہ

marfat.com

میں جوتا ٹوٹ جاتا تو وہ بلند جگہ پر کھڑے ہو کر اعلان کرتا جو مجھے جوتا دے گا میں اسے اپنی لڑکی بیاہ دوں گا اور بعض تو بیاہنے کی نوبت ہی نہ آنے دیتے۔ بچیوں کو پیدا ہوتے ہی یا تھوڑا سا بڑا ہونے پر اپنے ہاتھوں سے زندہ گاڑ دیتے۔ لیکن موجودہ حالات پھر عجیب سے ہیں گھر کا اندر کا ماحول مکمل مغربی ہو چکا ہے۔ لباس مختصر اور گفتگو طویل۔ باپ اپنی بیٹیوں کی موجودگی میں ہر طرح کی گفتگو کر لیتے ہیں۔ بداعتمادی کا یہ عالم ہے کہ باپ اپنے بیٹے کے گھر نہیں آسکتا بیٹے کی عدم موجودگی میں اور بیٹا' باپ کی عدم موجودگی میں اس کے گھر نہیں آسکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں شادی مرتے دم تک کرتے رہتے ہیں باپ 70 سال کا ایک باپ کی نئی بیوی 20 سال کی۔ کئی واقعات ایسے ہوئے کہ بڑا لڑکا باپ کی اس بیوی کو سنبھالتا ہے۔

قدیم ھندوستانی باپ :۔

اس باپ کو خاندان میں افضلیت حاصل ہے۔

ان کے نزدیک چڑھاوا چڑھانا بڑی عبادت ہے۔ چڑھاوا باپ ہی چڑھاتا ہے۔ پہاڑوں سے بوٹیاں لاتے ہیں ان کا عرق نکالتے ہیں۔ آگ روشن کی جاتی ہے سب ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں اور باپ ہی اس عرق کو آگ پر چھڑکتا ہے تو وہ بھڑکتی ہے۔ باپ گھر کا پروھت ہوتا ہے اور بچے باپ کی نہایت تکریم کرتے ہیں۔

جاپانی باپ :۔

جاپانی خاندان کے سماجی ڈھانچے میں باپ کی بنیادی حیثیت ہے تمام بڑے فیصلے یہی کرتا ہے۔ باپ کے بعد اتھارٹی بڑے بیٹے کے پاس ہوتی ہے۔ انکے خاندانی ڈھانچے میں بیٹیوں کا مقام بیٹوں کے بعد آتا ہے خواہ وہ لڑکوں سے بڑی ہوں۔

(Our Changing) World)

marfat.com

روسی باپ :۔

روایتی روسی معاشرہ میں خاندان کی بنیادی اکائیاں آدمی' اس کی بیوی اولاد نرینہ اور اس کی غیر شادی شدہ بیٹیاں ہیں۔جب کمیونسٹوں نے طاقت پکڑی توانھوں نے خاندان میں سے باپ کی اتھارٹی کو توڑ دیا۔

قدیم مصری باپ :۔

اس معاشرہ کے اندر ماں' باپ اور اولاد کا آپس میں کوئی تعلق نہ تھابس جس طرح جانور بچے پیدا کرتا ہے اسی طرح یہ بھی پیدا کرتے۔جس طرح جانوروں کے اندر ماں باپ 'بہن بھائی 'والدین اور اولاد کا کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔اسی طرح ان میں اور اولاد کا جو تصور آج ہے وہ اس معاشرہ میں نہ تھا۔ **(In the shadows of pyramids)**

پاکستانی باپ :۔

گھر کا اہم اور بڑا رکن ہوتا ہے۔اکیلا گھر کے تمام افراد کا خرچہ چلاتا ہے۔ صبح و شام تک کام کرے گا تھک کر سو جائے گا۔ تھوڑا سا وقت ملا تو بچیوں کی فکر۔ان کی شادی کی ہی فکر میں عمر گزر جاتی ہے۔لیکن ایک بات ہے وہ اپنے جیتے جی اپنی اولاد کو خصوصاً بچیوں کو آوارہ اور بے حیا نہیں ہونے دیتا۔نہ رفتار میں 'نہ گفتار میں 'نہ کردار میں اور کچھ ایسے بھی باپ ہیں جو اولاد کو بیوی کے بھروسہ پہ چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔اس گئے گزرے دور میں بھی اس معاشرہ میں باپ کی عزت ہے اور اولاد ڈرتی ہے اور پاکستانی باپ ایک مثالی باپ ہے جو ساری زندگی اولاد کے لئے ہی وقف کر دیتا ہے۔

marfat.com

کولوں باپ :۔

یہ قدیم ھندوستان کی ایک فیملی کا نام ہے "کولوں" اس خاندان میں بچہ شادی کے بعد بھی مدت دراز تک باپ کے تابع ہی زندگی گزارتا ہے۔ کیونکہ جب بچہ شادی کے قابل ہو جاتا ہے تو باپ اسکے لئے لڑکی خریدتا ہے۔ اس قوم میں بھی باپ بچیوں کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ صرف دو بچیاں رکھتے ہیں۔ زیادہ ہوں تو ایک مٹی کے برتن میں رکھ کر زندہ دفن کر دیتے ہیں۔

(تمدن ھند از گستاولی بان)

یا اللہ مجھے باپ کے سامنے رسوا نہ کرنا :۔

بصرہ کے قاضی کی ایک نیک سیرت لڑکی تھی۔ اس نے خیرات کی فضیلت سنی تو ایک سائل کے مانگنے پر گیسو میں ھیرا تھا وہ گیسو ہی کاٹ کر جلدی میں سائل کو دے دیا اور خود گھر چل دی۔ سائل نے ھیرا تو نکال لیا لیکن گیسو پھینک دیا.... ایک بدکردار یہ سب دیکھ رہا تھا اس نے وہ گیسو پکڑا اور لڑکی کے باپ کے پاس گیا اور کہنے لگا تیری لڑکی نے برا کام کیا اور گیسو کٹ گیا ہے۔ یہ گیسو ہے۔ باپ غصہ میں گھر آیا بیٹی سے یہ سنایا۔ تو وہ بولی معاذ اللہ کہ ایسا ہوا ہو۔ باپ نے کہا پھر سر دکھاؤ اگر گیسو ہوا ھیرا ہوا تو تم سچی نہیں تو وہ بندہ سچا لڑکی بولی آپ یہیں ٹھہریں میں دو رکعت پڑھ لوں۔ جب سجدہ میں پہنچی تو عرض کرتی ہے اے اللہ! آپ ہی کیلئے میں نے خیرات کی۔ مجھے میرے باپ کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ اس کا سر ابھی سجدہ سے نہ اُٹھا تھا کہ اللہ نے اس کے سر پر دس گیسو ڈال دیئے اور ہر گیسو میں ایک ایک ھیرا۔ وہ باپ کے سامنے آئی باپ دیکھ کر بڑا متعجب ہوا۔ پھر لڑکی نے سارا ماجرا سنایا۔

marfat.com

باپ کی دعا سے نبوت مل گئی :۔ حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام نے کنعان کے سردار کی بیٹی سے شادی کی اللہ تعالیٰ نے ان کو عیص اور یعقوبؑ دو بیٹوں کا باپ بنایا۔ عیص کے بعد یعقوب پیدا ہوئے۔ دونوں بیٹے اپنے باپ کے انتہائی تابع فرمان "عیص اپنے باپؑ کے کھانے کا بہت خیال رکھتے جو بھی شکار سے لاتے پہلے ابا حضور کو پیش کرتے۔ جب باپ کی زندگی کے آخری ایام میں عمر مبارک **160** برس ہو چکی۔ بصارت جاتی رہی۔ تو ایک روز بیٹے عیص سے کہنے لگے بڑا دل چاہ رہا ہے اگر آج تم مجھے بکری یا ہرن کے کباب کھلاؤ۔ میں تمہارے لئے اللہ سے نبوت کی دعا کروں گا۔ یہ سن کر عیص باپ کے لئے شکار کرنے چل پڑے۔ والدہ ماجدہ نے اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب سے کہا تیری جو موٹی تازی بکری ہے تو اسے ذبح کر کے کباب بنا کر باپ کو کھلا دے۔ وہ تمہارے لئے دعا کریں گے۔ فوراً حضرت یعقوب علیہ السلام نے کباب ابا حضور کے سامنے پیش کر دیئے۔ باپ نے کباب کھاتے ہی دعا کی یا اللہ جس بیٹے نے باپ کے لئے کباب تیار کئے ہیں اس کو اور اس کی اولاد کو پیامبر بنا دو' دعا قبول ہوئی۔ جب بیٹا عیص آیا اس نے ہرن کے کباب پیش کئے تو ابا نے جانا مگر فیصلہ ہو چکا تھا۔ باپ نے کہا بیٹے عیص غم مت کرو تمہاری دعا تمہارے بھائی نے لے لی ہے۔ ہم تیرے لئے ہی دعا کرتے ہیں اللہ تمہاری نسل میں برکت ڈالے۔ اللہ نے برکت دی۔ (ملخص از قصص الانبیاء)

کیا آپ جانتے ہیں :۔

0۔ حضرت محمد ﷺ کے باپ کا نام " عبداللہ " ہے

1۔ حضرت آدم علیہ السلام کا باپ " نہیں " ہے

2۔ حضرت شیث علیہ السلام کے باپ کا نام "آدم علیہ السلام" ہے

3۔ حضرت نوح علیہ السلام کے باپ کا نام " لمک " ہے

marfat.com

4۔ حضرت ادریس علیہ السلام کے باپ کا نام " قابیل " ہے

5۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام " تارخ " ہے

6۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے باپ کا نام " ابراہیمؑ " ہے

7۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے باپ کا نام " اسحاقؑ " ہے

8۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کا نام " یعقوبؑ " ہے

9۔ حضرت الیاس علیہ السلام کے باپ کا نام " سنان " ہے

10۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے باپ کا نام " عمران " ہے

11۔ حضرت یوشع علیہ السلام کے باپ کا نام " نون " ہے

12۔ حضرت یسع علیہ السلام کے باپ کا نام " افطوب " ہے

13۔ حضرت لوط علیہ السلام کے باپ کا نام " حاران " ہے

14۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے باپ کا نام " داؤد " ہے

15۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے باپ کا نام " ایشی " ہے

16۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے باپ کا نام " آموس " ہے

17۔ حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام " متی " ہے

18۔ حضرت ثمود علیہ السلام کے باپ کا نام " جیثر " ہے

19۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے باپ کا نام " میکیل " ہے

20۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے باپ کا نام " ازن " ہے

21۔ حضرت یحیٰی علیہ السلام کے باپ کا نام " زکریاؑ " ہے

22۔ حضرت حزقیل علیہ السلام کو " ابن عجوز " کہتے ہیں

23۔ حضرت مریم علیہا السلام کے باپ کا نام " عمران " ہے

marfat.com

؟
★بُخْتْ نَصَّرْ

اس نے پوری دنیا پہ حکومت کی۔ بخت کا معنی ہو تا ہے "بیٹا" اور نَصَّرْ ایک بت کا نام ہے۔ اس کی ماں جن کر اس بت کے پاس ڈال آئی تھی چنانچہ یہ بخت نصر یعنی بت کا بیٹا مشہور ہو گیا

؟
★کرامیہ فرقہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کے بانی محمد کے باپ کا نام کرام تھا اور وہ ایک انگور کے باغ کا محافظ تھا۔

؟
★ــــــ حضرت ابو عبیدہؓ نے جنگ اُحد میں اپنے کافر باپ "جراح" کو قتل کیا۔

؟
★ــــــ باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص نہیں ہے۔

؟
★ــــــ بچہ ماں کا بھی ہو تا ہے اور باپ کا بھی۔ اس کی ہڈیاں باپ کے نطفہ سے بنتی ہیں اور گوشت پوست ماں کے نطفہ سے

؟
★ــــــ ایران کے بادشاہ پرویز نے حضور ﷺ کا خط مبارک پھاڑ دیا حضور ﷺ نے بد عا کی۔ اس کے بیٹے شیرویہ نے اسے قتل کر دیا۔

؟
★ــــــ مجوسیوں کے مذہب میں ماں، بہن اور بیٹی سے شادی کرنا جائز ہے اگر وہ اسلام لے آئے اور اس کے نکاح میں مندرجہ بالا کوئی عورت نکاح میں ہے تو علیحدہ کرنا ہو گا اور جو بچے ہو چکے ہیں وہ حلالی ہونگے اور یہ ان کا باپ تسلیم کیا جائے گا۔

؟
★ــــــ جو زنا کرنے سے باپ بنا۔ بچہ پیدا ہوا اور یہ مر گیا تو اسکے مر جانے سے

marfat.com

بچہ یتیم نہ ہوگا کیونکہ شریعت نے اس شخص کو اس بچہ کا باپ ہی نہیں مانا۔ یہ بچہ جانور کے بچے کی طرح ہے۔

؟

★ ___ نمرود کے باپ کا نام "کنعان" ہے اور قارون کے باپ کا نام "اظہار" ہے پسند کیا اس سے شادی کی نتیجے میں یہ دیوی پیدا ہوئی۔۔۔!!!!! گویا کہ اس دیوی کا باپ اور ماں مرد ہی ہوئے

؟

★ ___ RUSSEL نے یورپین معاشرہ پر طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ زمانہ میں اخلاقی معیار بدل جائے گا اور ایک ہی شخص مختلف عورتوں سے خاندان کے خاندان بنا تا جائے گا۔ لیکن اس کا اختیار ہر شخص کو نہ ہو گا بلکہ خاص خاص لوگوں کو حاصل ہو گا اور اس لئے آئندہ لوگوں کی آبادی کے باپ صرف پادری اور وزراء ہوں گے۔ اس معاشرہ میں ہر آدمی باپ بننے سے ڈرتا ہے اور ہر عورت ماں بننے سے ڈرتی ہے۔

؟

★ ___ کیا آپ جانتے ہیں کہ صحابہ کا حضور ﷺ کے سامنے تکیہ کلام کیا تھا؟

فداك ابی و امی (میرا باپ اور میری باپ آپؐ پر قربان)

حضور ﷺ نے یہ جملہ صرف دو صحابہ کو کہا پہلے زبیرؓ بن العوام دوسرے سعدؓ بن ابی وقاص۔

؟

★ ___ ترمذی شریف باب علامات الساعۃ میں سرکارؐ کا بیان ہے جب میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہوں تو ان پر مصائب نازل ہونا شروع ہونگے۔۔۔۔ ان میں پانچویں خصلت یہ بیان فرمائی کہ "بیٹا

marfat.com

'دوستوں سے بھلائی کرے اور باپ پہ ظلم ڈھائے''

★____حضور ﷺ نے فرمایا۔ اَنتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ ''تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے''

★____حضور ﷺ نے فرمایا''کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا

★____ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ''ماں باپ کو رولانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔''

★____امام غزالی فرماتے ہیں کہ ''باپ کا بیٹے کے مال پر جبراً تصرف کرنا ظلم نہیں ہے۔

★____ابو اللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ ''باپ کا اپنے بچے کے رخسار کا بوسہ لینا بوسۂ مودت کہلاتا ہے اور بچے کا اپنے باپ کے سر کا بوسہ لینا بوسۂ رحمت کہلاتا ہے

★____حضرت لقمانؑ فرماتے ہیں کہ ''باپ کا اپنے بچے کو مارنا ایسا ہے جیسے کھیتی کیلئے آسمان کی بارش۔''

★____نالائق بیٹا چھٹی انگلی کی طرح ہوتا ہے اگر کاٹا جائے تو درد ہو اور رکھا جائے تو ہاتھ کو عیب دار کرے

★____مارکوپولو اپنے سفر نامہ میں لکھتا ہے ''قبلائی خان چین کا بادشاہ چار جائز بیویوں سے اسکے 22 لڑکے ہیں۔ کنیزوں سے 25 لڑکے ہیں

marfat.com

اس کے علاوہ بھی 21 جائز بیٹے ہیں" گویا کہ یہ جناب 68 بچوں کے باپ ہیں۔

★___ چامبا CHAMBA (جس کا نام ویت نام Vietnam ہے) مارکوپولو کہتا ہے میں 1285ء میں اس شہر گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اسکے بادشاہ کے 362 بچے ہیں۔!!!!

★___ شیخ الاسلام احمد جامؒ 39 لڑکوں اور 30 لڑکیوں یعنی 69 بچوں کے باپ تھے۔

★___ سب سے پہلے ساؤل نامی ایک یہودی نے (جو بعد میں پولس پھر سینٹ پال کے نام سے مشہور ہوا) عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہا۔

★___ امام شافعیؒ نے فرمایا امام اعظم ابو حنیفہؒ فقہ میں تمام لوگوں کے باپ ہیں

باپ کے سامنے بیٹوں کا سر :۔

1857ء کی جنگ آزادی میں جب مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انگریزوں نے مجاہدوں کو چن چن کر مارا۔ خواجہ حسن نظامی فرماتے ہیں کیپٹن ھڈسن نے بہادر شاہ ظفر کے بیٹوں مرزا مغل، مرزا خضر سلطان، مرزا ابو بکر اور مرزا عبد اللہ چاروں شہزادوں کو گولیوں سے مارا پھر سر قلم کیے اور باپ کے سامنے پیش کیے باپ نے بچوں کے سر دیکھے حیرت انگیز استقلال سے کہا۔

"الحمد للہ تیمور کی اولاد ایسی ہی سرخ رو ہو کر باپ کے سامنے آیا کرتی ہے"

marfat.com

؟
★ ____ براہیم کا معنی ہے مہربان "باپ" آدمؑ۔ شیثؑ۔ ادریسؑ۔ نوحؑ۔ صالحؑ۔ ھودؑ اور لوطؑ ان سات انبیاء کے علاوہ ابراہیم علیہ السلام تمام انبیاء کے باپ ہیں کتاب پیدائش باب 17 ص 5 میں ہے کہ........ "اللہ نے ابراہیم نام رکھا اس کا معنی ہے "قوموں کا باپ" آپ کو ابوالانبیاء کہتے ہیں" اور حضور ﷺ کو ابوالارواح۔

؟
★ ____ قابیل۔ آدم علیہ السلام کے بڑے بیٹے کا نام ہے۔ ایک روز اس نے اپنے چھوٹے بھائی ھابیل کو قتل کر دیا جب آدم علیہ السلام حج سے واپس آئے تو آپ اس سے ناراض ہو گئے اور اسے بد دعا دی۔ یہ باپ کو دکھ دینے والا جب خود باپ بنا تو اس کی اولاد اسے پتھر مارا کرتی تھی آخر کار ایک بیٹے نے اسے قتل کر دیا۔

؟
★ ____ عبدالرحمانؓ بن ابو بکرؓ قبول اسلام سے قبل کا ایک روز اپنے باپؓ سے واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ابا جی! جنگ بدر میں کئی بار آپ میری تلوار کی زد میں آئے مگر میں نے باپ سمجھ کر چھوڑ دیا حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اگر تم میری زد میں آجاتے تو تمہاری گردن اڑا دیتا۔

؟
★ ____ کانسٹنٹائن اعظم روم کا پہلا عیسائی بادشاہ جس نے اپنے بیٹے کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

؟
★ ____ "یونان کے لوگ کہتے ہیں ہماری افردوتیہ دیوی بغیر ماں کے پیدا ہوئی ہے اس کے باپ یورنیوس دیوتا نے اپنی ہی جنس کے ایک فرد کو

marfat.com

بیٹے کا بوسہ لینا ثواب :۔

باپ کا اپنے بچے کو چومنا "بوسہ شفقت" کہلاتا ہے۔ اگر یہ حضور ﷺ کے فرمان کی وجہ سے لیا جائے تو باپ جتنی بار اپنے بچے کو چومے گا اللہ اسے اجر عطا کرے گا۔ بخاری شریف کتاب الادب کے باب رحمة الولد و تقبیله میں ہے حضرت ابو ھریرہؓ بیان فرماتے ہیں۔

اقرع بن جابس تمیمیؓ کی موجودگی میں حضور ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چوما۔ تو اقرعؓ نے کہا میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان کو کبھی بھی نہیں چوما۔ حضور ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا "جو رحم نہیں کرتا رحم نہیں کیا جاتا" اس پس منظر میں اس جملہ کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے اگر آج تم اپنے بچوں سے پیار نہ کرو گے کل کو یہ بھی تم سے پیار نہ کریں گے۔ اور ایک یہ بھی مطلب نکلتا ہے کہ جو اپنے بچوں سے پیار نہیں کرتا اللہ بھی اس سے پیار نہیں کرتا۔

باپ کی فریاد :۔

ابو حفص سکندریؒ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا "میرے لڑکے نے مجھے مارا ہے" آپ نے حیران ہو کر پوچھا۔ "واقعی مارا ہے؟" آپ نے باپ سے پوچھا۔ بیٹے کو ادب سکھایا تھا؟ "جی نہیں"

بیٹے کو قرآن پڑھایا تھا؟ جی نہیں۔ آپ نے پوچھا وہ کام کیا کرتا ہے؟ جی وہ کاشتکاری کرتا ہے۔ ابو حفصؒ نے فرمایا تجھے معلوم ہے کہ تیرے بیٹے نے تجھے کیوں مارا ہے؟ باپ نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم۔ آپؒ نے فرمایا۔ وہ صبح ہی صبح گدھے پر سوار ہو کر کھیت کی طرف جا رہا ہو گا۔ آگے بیل ہو نگے پیچھے کتا ہو گا۔ چونکہ تو نے قرآن تو

marfat.com

پڑھایا ہی نہیں جو وہ راہ میں پڑھتا جاتا۔ اس لئے گاتا گاتا جارہا ہوگا۔ تو نے منع کیا ہوگا۔ اس پر اس نے تجھے بیل سمجھ کر مار دیا ہوگا۔ اللہ کا شکر ادا کر اس نے تیرا سر نہیں پھوڑ دیا۔

(تنبیہ الغافلین)

میرے باپ کو لڑکی دیدو:۔ قدیم ہندوستان میں ہستناپور بہت بڑی ریاست تھی۔ اس ریاست کا بادشاہ تھا مہاراجہ شن تنو۔ اس کا ولی عہد راجکمار بھیشم بڑا بیٹا اپنے باپ کا تابع فرمان اور باپ کے مرنے کے بعد اسی نے گدی کا وارث بننا تھا۔ مگر باپ کو بڑھاپے میں شادی کا شوق ہوا اس نے قریب ریاست کی راجکماری سیتہ وتی سے شادی کرنے کے لئے اس کے باپ سے بات کی۔ اس نے یہ شرط ٹھہرائی کہ میں اپنی بیٹی تمہارے عقد میں دے دیتا ہوں مگر وعدہ کرو جو اسکے بطن سے بیٹا پیدا ہوگا وہ تمہارے بعد راجہ بنے گا۔ مہاراجہ شن تنو نے انکار کر دیا اور کہا میں اپنے بیٹے بھیشم کا حق نہیں ماروں گا۔ جب بھیشم کو یہ معلوم ہوا تو وہ سیتہ وتی کے باپ کے پاس گیا اور کہا تم میرے باپ کو اپنی لڑکی دے دو اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں مرتے دم تک میں شادی نہیں کروں گا۔ اور تمہاری بیٹی کی ہی اولاد راج کرے گی۔ بھیشم نے اپنا وعدہ نبھایا جب باپ مر گیا تو خود گدی پہ نہیں بیٹھا سیتہ وتی کے بڑے بیٹے کو راج دے دیا اور خود ان کی مدد کرتا رہا۔ تابع فرمانی کا مزا تو آیا۔ باپ کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اپنی خواہشات پر پانی پھیر دیا۔ نہ شادی کی نہ راج لیا۔

☆☆☆ امریکہ کا صدر ابراھام لنکن کہتا ہے۔ ”مجھے وہ آدمی کبھی نہیں بھول سکتا جس نے اپنے باپ کو قتل کیا اسے عدالت نے موت کی سزا سنادی۔ اس نے میرے پاس رحم کی اپیل ان الفاظ میں کی مجھے معاف کر دیا جائے کیونکہ میں یتیم ہوں“۔

marfat.com

باپ ہی بچے کے دل میں استاد کا احترام ڈالتا ہے :۔

میرے نظریہ

کے مطابق باپ کی تربیت سے بیٹا استاد کا احترام سیکھتا ہے اور استاد کی تربیت سے بچہ باپ کا ادب کرنا سیکھتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے اگر استاد نے مارا اور بچے نے گھر آکر شکایت کی تو باپ فوراً استاد کے خلاف ایکشن لے لیتا ہے۔ اس سے بچے کی نظر میں استاد کا احترام ختم ہو جاتا ہے اور بچہ علم سے محروم رہ جاتا ہے۔ خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے لڑکے مامون کو علم و ادب کی تعلیم کیلئے امام اصمعی رحمتہ اللہ کے سپرد کیا اور ایک دن اتفاقاً ھارون الرشید وہاں پہنچا۔ تو دیکھا کہ اصمعیؒ پاؤں دھو رہے ہیں اور شہزادہ پانی ڈال رہا ہے۔ تو بادشاہ بڑا برھم ہوا۔ اور کہا میں نے تو آپ کے پاس بھیجا تھا کہ اسے ادب سکھائیں۔ یہ تو بے ادبی کر رہا ہے اسے چاہیے کہ یہ ایک ہاتھ سے پانی ڈالے اور اپنے دوسرے ہاتھ سے استاد کے پاؤں دھوئے۔ سبحان اللہ جب باپ بچے کو ایسی تلقین کرے گا تبھی بچے استاد کے مقام کو سمجھیں گے۔ پھر انہیں علم آئے گا۔

ہزار لڑکوں کا باپ :۔

کعب بن اخبارؒ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح بادشاہ تھا اللہ نے نبی کے ذریعے اس سے پوچھا کہ تیری کون سی تمنا ہے؟ اس نے کہا میری یہ آرزو ہے کہ میں مال اور اولاد سے جہاد کروں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ہزار لڑکے عطا کیے وہ ہر ماہ ایک لڑکا جہاد پر بھیجتا وہ شہید ہو جاتا یہ دوسرا بھیجتا وہ شہید ہو جاتا یوں ایک ہزار مہینہ گزر گیا اور اس کے تمام بچے بھی شہید ہو گئے۔ آخر کار باپ خود جہاد کے لئے نکلا اور جام شہادت نوش کر لیا۔ (نزھتہ المجالس)

marfat.com

آج کا باپ کل کا بچہ :۔

یہ جملہ تو آپ نے سنا ہوگا کہ آج کا بچہ کل کا باپ ہے اسی طرح جو آج باپ ہے اگر یہ 70 سال تک زندہ رہا تو بالکل بچہ بن جائے گا۔ وہ اس طرح کہ

بچہ کے منہ میں دانت نہیں ہوتے	اسکے منہ سے بھی دانت گر جاتے ہیں ۔
بچہ چل نہیں سکتا	اسکے لئے بھی چلنا دشوار ہو جاتا ہے ۔
بچہ ضد کرتا ہے	یہ بھی ضد کرے گا ۔
بچے کو چیز یاد نہیں رہتی	اس کا حافظہ بھی کمزور ہو جاتا ہے ۔
بچے کو سہارے کی ضرورت ہوتی ہے	یہ بھی سہارے کے بغیر نہیں چل سکتا ۔
بچہ کسی کی نہیں مانتا	اس کا بھی یہی حال ہوتا ہے ۔
بچہ بستر اور کپڑوں پیشاب کرتا ہے ؟	یہ بھی چارپائی پہ پاخانہ کر دیتا ہے ۔
بچے کی دیکھ بھال کیلئے ایک عورت کی ضرورت ہے	اسکی دیکھ بھال کیلئے ایک نوکر کی ضرورت ہے ۔
بچہ یہ چاہتا ہے کہ لوگ میری طرف متوجہ ہوں	اسکی بھی آرزو ہوتی ہے کہ بچے مجھ سے باتیں کریں ۔
بچہ تھوڑی سی ڈانٹ کا اثر لیتا ہے	یہ بھی تھوڑی سی بات پہ رنجیدہ ہو جاتا ہے ۔
بچے کو زیادہ ڈانٹا جائے تو گھر سے بھاگ جاتا ہے	اسے زیادہ نظر انداز کیا جائے تو یہ دنیا سے بھاگ جاتا ہے ۔
بچے کو پالنے سے مستقبل سنورتا ہے	اور باپ کو پالنے سے عاقبت سنورتی ہے ۔

marfat.com

ایک باپ گیارہ بچوں کو پالتا ہے مگر گیارہ بچے ایک باپ کو نہیں پالتے۔ یہ گیارہ بچے اپنے اپنے بچوں کو پال لیتے ہیں ایک بوڑھے کو نہیں پال سکتے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے باپ کو بچے پالتے ہوئے تو دیکھا ہے بوڑھا پالتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اگر انکے باپ نے اپنے باپ کو پالا ہوتا تو یہ گیارہ ضرور پالتے...... سمجھے۔؟

☆☆☆☆☆

marfat.com

دیگر تصانیف

- ☆ بسم اللہ اور ہماری زندگی
- ☆ امریکی سکالر کے چار سوالوں کے جواب
- ☆ بات سے بات
- ☆ سپر مین ان داورلڈ
- ☆ محبت کیا ہے؟
- ☆ ماں
- ☆ توحید (زیر طبع)
- ☆ باپ
- ☆ قتل ہی قتل
- ☆ آہ
- ☆ حبل اللہ (زیر طبع)
- ☆ زندگی کیا ہے؟ (زیر طبع)
- ☆ 52 مقالات (زیر طبع)

marfat.com

باپ کا احترام کرو — تاکہ تمہاری اولاد تمہارا احترام کرے

باپ کی عزت کرو — تاکہ اس سے فیضیاب ہو سکو

باپ کا حکم مانو — تاکہ خوشحال ہو سکو

باپ کی سختی برداشت کرو — تاکہ باکمال ہو سکو

باپ کی باتیں غور سے سنو — تاکہ دوسروں کی نہ سننی پڑیں

باپ کے سامنے اونچا نہ بولو — ورنہ اللہ تم کو نیچا کر دے گا

باپ کے سامنے نظر جھکا کر رکھو — تاکہ اللہ تم کو دنیا میں بلند کر دے

باپ اِک کتاب ہے — جس پر تجربات تحریر ہوتے ہیں اسے دو

باپ ایک زمہ دار ڈرائیور ہے — جو گھر کی گاڑی کو اپنے خون سے چلاتا

باپ ایک مقدس محافظ ہے — جو ساری زندگی خاندان کی نگرانی کرتا

باپ کے آنسو تمہارے دکھ سے نہ گریں — ورنہ اللہ تم کو جنت سے گرا دے گا

باپ اللہ کی صفتِ ربوبیت کی مظہر ہے

باپ اللہ کی رحمت کا سایہ ہے

باپ کی تعلیم سو استادوں کی تعلیم سے بہتر ہے

باپ اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے

باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے

marfat.com